ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دُنیا
اپریل ۲۰۱۲ء
APR.2012
جنّات کی تباہ کاریاں
موکل تابع کرنے کا ذوق
جادو، اُلٹ دینے کا قیمتی فارمولہ
عاطف ہاشمی
Rs.25/=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

چیک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں
سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI-DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

بقلم خاص

فبای آلاءِ ربکما تکذبان

فروری کے آخری ہفتے میں دارالعلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحبؒ کے پوتے عبداللہ میاں کے ساتھ شاہ جہاں پور جانے کا اتفاق ہوا، وہاں اُن کے خسر جناب مبشر حسن خاں صاحب سے ملاقات ہوئی، جو بہت ہی خلیق اور ملنسار قسم کے انسان ہیں اور جن کی مہمان نوازی اپنے علاقہ میں ضرب المثل بنی ہوئی ہے۔ ان کے ہمراہ گاؤں جانے کا موقع ملا، جہاں آموں کے باغات ہیں اور ان باغات میں طرح طرح کے اور قسم قسم کے آم پیدا ہوتے ہیں جن کی رنگت اور لذت اللہ کی قدرت کا کرشمہ بن کر سامنے آتی ہے اور یہ اندازہ کرلینا بہت آسان ہوجاتا ہے کہ اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ نے اپنے بندوں کے لئے طرح طرح کے پھل اور نوع بہ نوع قسم کی نعمتیں اور لذتیں اس دنیا میں پیدا کی ہیں۔ آموں کے باغات میں چہل قدمی کرتے ہوئے یہ معلوم ہوا کہ ایک آم کا نام 'لب معشوق' ہے، یہ آم انتہائی میٹھا اور لذیذ ہوتا ہے، آموں کی کسی تقریب میں اس آم کو عمومی طور پر لڑکیوں نے بہت پسند کیا تھا اور اسی وقت سے اس کا نام لب معشوق مشہور ہوگیا۔ ایک آم کا نام شیر حیات ہے یہ بھی حد سے زیادہ میٹھا اور خوش رنگ ہوتا ہے، پکنے کے بعد یہ زرد رنگ کا ہوجاتا ہے، یہ دیکھنے میں بھی خوبصورت لگتا ہے اور اس میں مٹھاس بھی بہت ہوتا ہے، اسی لئے اس کو شیر حیات کہتے ہیں۔ ایک آم کا نام آبِ حیات ہے یہ بناوٹ میں لمبا سا ہوتا ہے اور اس کا ذائقہ سب آموں سے الگ تھلگ ہوتا ہے، اس کو کھا کر زندگی کو تقویت ملتی ہے، ایک آم خاص الخاص کہلاتا ہے، یہ لنگڑے کی طرح ہوتا ہے لیکن اس کا ذائقہ انناس سے ملتا جلتا ہوتا ہے، ایک آم گلاس کے نام سے مشہور ہے، یہ دیکھنے میں بہت چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کے رس سے گلاس بھر جاتا ہے، شاید اسی لئے اس کو گلاس کہتے ہیں، ایک آم دودھیا حکیم الدین کے نام سے منسوب ہے، یہ محض اس بنا پر کہ اس کی یہ قسم سب سے پہلے انہوں نے ہی ایجاد کی تھی، اس کا ذائقہ دوسرے آموں سے مختلف ہوتا ہے، ایک آم ملک پسند ہے یہ کسی بادشاہ کی یادگار ہے، اس کا ذائقہ بھی بالکل الگ طرح کا ہے۔ ایک آم کا نام ہے حُسن آرا یہ دسہری آم کی طرح ہوتا ہے لیکن دسہری آم سے کچھ زیادہ خوبصورت محسوس ہوتا ہے، اس کا نصف حصہ پیلا اور نصف حصہ سرخ ہوتا ہے، اسی لئے اس کو حسن آرا سے تشبیہ دی جاتی ہے، اب یہ اسی نام سے مشہور ہے۔ اس کا ذائقہ بھی دسہری سے ملتا جلتا ہے لیکن اس کی خوشبو دسہری آم سے الگ ہے۔ ایک آم ہاتھی جھول کے نام سے معروف ہے، یہ بالکل ہاتھی کی طرح ہے، اس میں کوئی خاص ذائقہ نہیں ہے لیکن اس کا رس بعض بیماریوں میں کام آتا ہے، ایک آم کو رٹول کہتے ہیں، یہ سب سے پہلے میرٹھ کے ایک گاؤں جس کا نام رٹول ہے پیدا ہوا تھا، اسی لئے آج تک یہ رٹول کے نام سے ہی پہچانا جاتا ہے، اس میں زبردست خوشبو ہوتی ہے، اس کو کھانے کے دو گھنٹے کے بعد بھی اگر ڈکار آئے تو منہ سے عجیب قسم کی خوشبو آتی ہے۔ ایک آم کا نام ہے گلاب خاص، اس آم کا ذائقہ تو کسی قدر قلمی آم سے ملتا جلتا ہوتا ہے لیکن اس کی خوشبو گلاب کے پھول جیسی ہوتی ہے، اس کو کھانے سے ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم گلاب کے پھول کو منہ میں رکھ رہے ہوں، ایک آم کا نام ہے امرپالی، اس کا درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے لیکن آم کا سائز عام آموں جیسا ہوتا ہے، اس کا ذائقہ اور خوشبو سب سے جدا ہوتی ہے، ایک آم ملکہ کہلاتا ہے یہ آم بہت بڑا ہوتا ہے، تقریباً آدھا کلو کا ایک آم ہوتا ہے، اس کا ذائقہ لنگڑے جیسا ہوتا ہے اور خوشبو سنترے جیسی، ایک آم آمن عباسی کہلاتا ہے، یہ پیلے رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر سفید چتیاں ہوتی ہیں اس کا ذائقہ دسہری جیسا ہوتا ہے، لیکن اس کی خوشبو بہت نفیس ہوتی ہے، ایک آم سبزہ کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ سب سے آخیر میں یعنی ستمبر کے مہینے میں پکتا ہے، اس میں بے پناہ رس ہوتا ہے اور اس کا ذائقہ اور خوشبو تمام آموں سے مختلف ہوتی ہے، اس گاؤں میں تقریباً انیس قسم کے آم درختوں پر لگتے ہیں جن کی بناوٹ، رنگت اور جن کا ذائقہ اور خوشبو اللہ کی قدرت کاملہ کا تعارف اس کے بندوں سے کراتی ہیں، اگر آپ جائزہ لیں تو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ہزاروں قسم کے آم پیدا ہوتے ہیں ان آموں کا سائز اور صورت ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہے اور ان کا ذائقہ اور خوشبو بھی ایک دوسرے سے جدا ہوتا ہے، یہ سب اللہ کی قدرت کا آئینہ دار ہیں۔ اور یہ سب اپنی خاموش اور نہ بولنے والی زبان سے اللہ کے سب بندوں سے یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور کس کس نعمت کی ناقدری کروگے؟ سچ تو یہ ہے کہ ہم سر سے پیر تک اور آغاز سے انجام تک اللہ کی نعمتوں میں گھرے ہوئے ہیں، ہمیں اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہئے جس نے ہمارے لئے قدم قدم پر پھل اور پھول پیدا کئے، گل اور غنچے اُگائے، ان پھل اور پھولوں میں اور ان گلوں اور غنچوں میں لذت بھی ہے، غذائیت بھی ہے، خوشبو بھی ہے اور خوبصورتی بھی ہے، ہم ایک نعمت کی ناقدری کرتے ہیں تو دوسری نعمت ہمارے سامنے آکر کھڑی ہوجاتی ہے اور اللہ کی شانِ کریمی کی نشاندہی کرنے لگتی ہے۔ ذرا سوچئے ہم اللہ کی کس کس نعمت کو نظر انداز کرسکتے ہیں؟

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

''ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، اس دروازے سے قیامت کے دن روزے دار داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا، اس موقع پر کہا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ (یہ سن کر) روزے دار کھڑے ہوجائیں گے (اور وہ اس دروازے سے جنت میں داخل ہوجائیں گے) پھر جب وہ سب داخل ہوجائیں گے تب وہ دروازہ بند کردیا جائے گا۔
(صحیح بخاری)

سنہری باتیں

☆ جھوٹ بول کر جیت جانے سے بہتر ہے کہ سچ بول کر ہار جاؤ۔

☆ کردار ایسا ہونا چاہئے کہ پتھر بھی موم ہوجائے۔

☆ زندگی بہت حسین ہے لیکن اسے حسین تر آپ کے اعمال بناتے ہیں۔

☆ چلتے وقت خیال رکھو کہ تمہارے قدموں سے اٹھنے والی دھول سے کسی چیونٹی کا راستہ نہ رک جائے۔

☆ ہر شئے کا ایک حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً اور بروقت کی جائے۔

☆ کسی کو اس کے جرم کی سزا دینے میں جلدی نہ کرو بلکہ اسے معذرت کا موقع دو۔

☆ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے۔

☆ سفر کرنے سے پہلے ہم سفر کو پرکھ لو۔

☆ جو شخص دوسروں کے غم سے بے پرواہ ہو، وہ آدمی کہلانے کا مستحق نہیں۔

☆ دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے اس وقت جب وہ تمہارے منہ پر تمہاری تعریف کرنے لگے۔

☆ اگر چڑیوں میں اتحاد ہوجائے تو وہ شیر کی کھال اتار سکتی ہیں۔

☆ شیریں کلامی اور نرم زبان انسان کے غصے کی آگ پر پانی کا سا اثر کرتی ہیں۔

☆ مصیبت صبر وایمان کا امتحان لینے آتی ہے جب کہ مایوسی کمزوریٔ ایمان کی دلیل ہے۔

☆ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا نام باقی رہے تو اولاد کو اچھے اخلاق سکھاؤ۔

فکر ونظر

☆ سچائی کی خوبی یہ ہے کہ یہ سادہ لفظوں میں ظاہر ہوکر دل کو مسخر کرلیتی ہے۔

☆ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے لیکن جہاں علم کی روشنی ہو وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آسکتا۔

☆ بزدل لوگ موت سے پہلے کئی بار مرتے ہیں لیکن بہادروں کو صرف ایک بار موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ جو شخص دوسروں کو اپنی بے عزتی کرنے کی اجازت دیدے وہ واقعی اس کا مستحق ہے۔

☆ سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

☆ جو بات حکمت سے خالی ہو وہ آفت، جو زبان خاموشی سے خالی ہو، وہ غفلت اور جو نظر حیا سے خالی ہو، وہ ذلت ہے۔

☆ محبت ہمیشہ اپنی گہرائی سے بے خبر رہتی ہے، جب تک اسے جدائی کے لئے بیدار نہ کریں۔

☆ مجھے دنیاوالوں کے بنائے قوانین سے نفرت ہے جوقتل کرنے والوں کوتو موت کی سزا دیتے ہیں مگر جوروح کوکچل دیتے ہیں وہ آزاد رہتے ہیں۔

☆ مایوسی سے مت گھبرائیں کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

فکر وعمل

☆ ایسے شخص کودوست رکھو جونیکی کر کے بھول جائے۔

☆ دنیاوالوں کی محبت فقیر کے دل کوپریشان کردیتی ہے۔

☆ جوآدمی دعائیں نہ مانگے وہ بدقسمت ہے۔

☆ قیامت کے دن غریب ہمسایہ دامن گیر ہوگا۔

☆ عزت کرنے سے عزت ہوتی ہے۔

☆ قسمت انسان اور جدوجہد کے درمیان ایک متحرک لنگر ہے۔

☆ دوستی کنول کا پھول ہے، جوخلوص کی جھیل میں کھلتا ہے۔

☆ دنیا کوایک سرائے سمجھو، جس میں کچھ دیر قیام کرنا ہے۔ کسی کوحقیر مت سمجھو۔

☆ زندگی اور موت میں سانس کا فرق ہے۔

☆ تکلیفیں انسان کوسوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔

☆ برداشت کرنا زندگی کا ایک اصول ہے، نہ کہ کمزوری۔

☆ جتنا بڑا شہر ہو، اتنی بڑی تنہائی ہوتی ہے۔

☆ خود پسندی سب سے بڑی تنہائی ہے۔

☆ مقصد حاصل ہونہ ہو، زندگی کوعظیم بنادیتا ہے۔

☆ غرور سے بچیں کہ یہ جہنم کی نشانی ہے۔

☆ کل کے دعوے آج آج کی معذرت بن جاتے ہیں۔

☆ ہمیشہ پھولوں کی طرح رہو، جو ہاتھوں میں مسل جانے کے بعد بھی خوشبو دیتے رہتے ہیں۔

☆ نفرت اور محبت دونوں اگر حد سے بڑھ جائیں تو جنون میں داخل ہوتی ہیں اور جنون کسی بھی چیز کا اچھا نہیں ہوتا۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ ہرنئی چیز اچھی ہوتی ہے مگر دوستی جتنی پرانی ہو مضبوط ہوتی ہے۔

☆ زندگی کے سفر میں کسی کو اتنا مت چاہو کہ وہ تمہاری چاہتوں کا قاتل اور وفاؤں کا سوداگر بن جائے۔

☆ ماں کی محبت چٹان سے زیادہ مضبوط اور پھول سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے۔

☆ دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنی خوشی قربان کردینا ہی انسانیت کی معراج ہے۔

☆ بہتر زندگی گزارنا چاہتے ہوتو عقل کا ساتھ مت چھوڑو۔

☆ اگر کسی کی تعریف نہیں کر سکتے تو برائی بھی مت کرو۔

☆ مسکراہٹ محبت کی تخلیق ہے اور محبت کا اظہار اس کی ملکیت ہے۔

☆ محبت کے لئے اظہار ضروری نہیں بلکہ دل کے جذبات کو آنکھوں سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

☆ پہاڑ سے گر کر انسان دوبارہ کھڑا ہوسکتا ہے لیکن کسی کی نظر سے گر کر دوبارہ کھڑا نہیں ہوسکتا۔

☆ کبھی ادھوری محبت نہ کرو کیونکہ یہ دوزندگیوں کا معاملہ ہے۔

دوستی کا رشتہ

☆ دوستی پاک اور مقدس رشتے کا نام ہے۔
☆ سچی اور پاک دوستی خوش نصیبوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔
☆ اچھی دوستی قدرت کا بہترین تحفہ ہے۔
☆ دوستی صورت دیکھ کر نہیں بلکہ سیرت دیکھ کر کرنی چاہئے۔
☆ دوستی کی پہچان آزمائش یا مصیبت میں ہوتی ہے۔
☆ دوستی اس سے کرو جو سچا ہو جب کہ مطلبی دوست سے تنہائی بہتر ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ تمہاری عقل ہی تمہاری استاد ہے۔ (شیکسپیر)
☆ نعمتیں ان کو ملتی ہیں جو نعمتوں کی قدر کرتے ہیں۔
(حکیم محمد سعید)
☆ غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہو کر ندامت پر ختم ہوتا ہے۔
(ارسطو)
☆ دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک غصہ جوانی کا ہے۔
(شیکسپیر)
☆ علم کے بغیر انسان اللہ کو نہیں پہچان سکتا۔
☆ زندگی اس طرح بسر کرو کہ دیکھنے والے تمہارے درد پر افسوس کرنے کے بجائے تمہارے صبر پر رشک کریں۔
☆ علم سے محبت کرنا، عقل سے محبت کرنا ہے۔
☆ گالی کا جواب نہ دو کیونکہ کبوتر کوے کی بولی نہیں بول سکتا۔
☆ ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے اور انسان کی قیمت اس کی خوبیاں ہوتی ہیں۔
☆ جو اچھی باتیں پڑھو وہ لکھ لو جو لکھ لو بیان کرو اور جو بیان کرو اس پر عمل کرو۔

انمول موتی

☆ جب دوست مانگے تو کل کا سوال ہی نہیں ہوتا۔
☆ سچی بات کہنے سے پہلے اگر اسے بار بار تولا جائے تو اس کا وزن گھٹ جاتا ہے۔
☆ خاموشی اعلیٰ ترین تقدیر ہے۔
☆ ایک لمبی زبان عمر کو چھوٹا کر دیتی ہے۔
☆ پسو مارنے کے لئے قالین نہ جلاؤ۔
☆ جس کا پیٹ بھرا ہو وہ کچھ نہیں سیکھتا۔
☆ شدید خواہشات لاحاصل ہوتی ہیں اور یہ ان لوگوں کا مقدر بنتی ہیں جنہوں نے کبھی ان کی حسرت بھی نہ کی ہو۔
☆ تنہائی میں کوئی بھی شخص کبھی گھٹن کا شکار نہیں ہوتا کیونکہ اس وقت اپنی پسند کے سبھی لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے۔
☆ عشق وہ مقام ہے جہاں "کچھ پانے" کے بجائے "سب کچھ لٹانے" کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
☆ بعض رشتے ایسے ہوتے ہیں جنہیں نبھاتے ہوئے پلصراط سے گزرنے کا گمان ہوتا ہے۔
☆ کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جنہیں جوڑے رکھنا توڑ دینے سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے۔
☆ کچھ لوگ ان گھروں کی طرح ہوتے ہیں جن میں رہنے کو دل کرتا ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ اعمال کے میزان میں جو چیز سب سے زیادہ بھاری ثابت ہوگی وہ حسن خلق ہے۔
☆ خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ بات آدمی کی سچی بات ہے۔
☆ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا، اس لئے زمین پر فساد نہ کرو۔
☆ کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ، اس میں برکت ہے۔
☆ حیا خوب ہے اور عورتوں میں اس کا ہونا خوب تر۔
☆ سب سے بہتر انسان وہ ہے، جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔
☆ پیار ایک ایسا ہتھیار ہے، جس کے آگے ہر دیوار ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔
☆ جب تک حقیقت سے آگاہ نہ ہو جاؤ کوئی فیصلہ نہ کرو۔
☆ جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔

☆ جب غصہ تم پر غلبہ پائے تو خاموشی اختیار کرو۔

سنہری باتیں

☆ زندگی ایک پتھر ہے اس کو تراشنا انسان کا کام ہے۔

☆ کسی کا دل نہ دکھاؤ کیونکہ تیرے پہلو میں بھی دل ہے۔

☆ وقت، عزت اور اعتماد ایسے پرندے ہیں جو اڑ جائیں تو پھر واپس نہیں آتے۔

مہکتی کلیاں

☆ آزادی کے چراغ تیل سے نہیں لہو سے روشن ہوتے ہیں۔

☆ زندگی کو جتنا تکلیف دہ بناؤ گے اتنی ہی تکلیف دور ہوگی۔

☆ تم کسی سے اس طرح ملو کہ وہ تمہیں دوبارہ ملنے کی خواہش کرے۔

☆ کبھی کسی کی برائی نہ کرو کیونکہ یہ برائیاں تمہاری اچھائیوں پر بھی پانی ڈال دیتی ہیں۔

☆ دوست کو اپنے حال سے اتنا ہی واقف رکھو کہ اگر وہ تمہارا دشمن بھی ہو جائے تو تمہیں نقصان نہ پہنچائے۔

☆ ہر چیز کا حسن اجنبیت کی حد تک ہے، چاہے وہ نادیدہ خطے ہوں یا صورتیں۔

☆ ایسے کام کرو تا کہ مرنے کے بعد لوگ اچھے لفظوں میں یاد کریں۔

☆ جو زمین والوں پر رحم نہیں کرتا، آسمان والا اس پر رحم نہیں کرتا۔

☆ وہ گھر زمین پر ستاروں کی طرح چمکتے ہیں جن میں قرآن پاک پڑھا جاتا ہے۔

☆ جو شخص دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ روز قیامت نڈر ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ انسان عظیم ہے جس کا کردار اچھا ہے۔

☆ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی۔

دس باتیں دس باتوں کو ختم کر دیتی ہیں

☆ توبہ .... گناہ کو

☆ دکھ .... زندگی کو

☆ غصہ .... عقل کو

☆ صدقہ .... مصیبت کو

☆ چغلی .... دوستی کو

☆ نماز .... بے حیائی کو

☆ نیکی .... بدی کو

☆ جھوٹ .... رزق کو

☆ ظلم .... انصاف کو

☆ تکبر .... اعمال کو

امیدیں اور خواہشیں

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص امیدوں کو مختصر رکھے، حق تعالیٰ شانہ چار قسم کے اکرام اس پر کرتے ہیں۔

(۱) اپنی اطاعت پر اس کو قوت عطا فرماتے ہیں اور جب اس کو عنقریب موت کا یقین ہوتا ہے تو عمل میں خوب کوشش کرتا ہے اور ناگوار چیزوں سے متاثر نہیں ہوتا۔

(۲) اس کا غم کم ہو جاتا ہے۔

(۳) روزی کی تھوڑی مقدار پر راضی ہو جاتا ہے۔

(۴) اس کے دل کو منور کر دیتے ہیں۔

اور جس شخص کی امیدیں لمبی لمبی ہوتی ہیں اس کو حق تعالیٰ شانہ چار قسم کے عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

(۱) عبادت میں کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲) دنیا کا غم زیادہ سوار ہو جاتا ہے۔

(۳) مال کو جمع کرنے اور بڑھانے کی فکر ہر وقت مسلط رہتی ہے۔

(۴) دل سخت ہو جاتا ہے۔

علماء نے کہا ہے کہ دل کا نور چار چیزوں سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱) خالی پیٹ رہنے سے۔

(۲) نیک آدمی کے پاس رہنے سے۔

(۳) گزرے ہوئے گناہوں کو یاد کرنے سے اور ان پر ندامت سے۔

(۴) اور امیدوں کو مختصر کرنے سے۔

دل کی سختی چار چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔

(۱) زیادہ شکم سیری سے۔
(۲) بری صحبت سے۔
(۳) گناہوں کو یاد نہ کرنے سے۔
(۴) امیدوں کو لمبی ہونے سے۔

خوشیاں اور غم

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا بنایا تو اس کو بنانے کے بعد اس پتلے پر انتالیس دن رنج، غم اور پریشانی کی ہوائیں چلائیں اور صرف ایک دن خوشی اور بے فکری کی ہوا چلائی، یہی وجہ ہے کہ انسان غمگین زیادہ اور خوش کم رہتا ہے، کبھی کبھی کوئی وجہ بھی نہیں ہوتی اور دل اُداس ہوجاتا ہے، دولت، عزت شہرت ہونے کے باوجود تفکرات اور پریشانیاں انسانوں کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔

بات چیت کرنے کی سنتیں

☆ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے تھے کہ سننے والا بہ آسانی یاد کرلیتا اور اگر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک شمار کرنا چاہے تو شمار بھی کرسکے۔

☆ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کرنا سنت ہے۔

☆ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مودبانہ لہجہ رکھئے، انشاء اللہ دونوں کے نزدیک آپ معزز رہیں گے۔

☆ چلا چلا کر بات کرنا جیسا کہ آج کل بے تکلفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں، خلاف سنت ہے۔

☆ دوسروں کے سامنے بار بار ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔

☆ جب تک دوسرا بات کررہا ہو، اطمینان سے سنیں، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کردیں۔

☆ کوئی ہکلا کر بات کرتا ہو تو اس کی نقل نہ اُتاریں، کہ اس سے اس کے دل کی آزاری ہوسکتی ہے۔

☆ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا، (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے)

اقوال زرّیں

☆ تین چیزوں کو اپنا مشغلہ بنائے رکھو۔
(۱) خدمت (۲) ذکر اللہ (۳) تلاوت کلام پاک (۴)
تین چیزیں سوچ سمجھ کر اٹھائیں۔
(۱) قدم (۲) قسم (۳) قلم۔
تین چیزیں ہر ایک سے جدا ہوتی ہیں۔
(۱) صورت (۲) سیرت (۳) قسمت۔
تین چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔
(۱) موت (۲) وقت (۳) عمر۔
تین چیزوں کا احترام کریں۔
(۱) والدین (۲) استاد (۳) علمائے کرام۔
تین چیزوں کو کبھی حقیر نہ سمجھو۔
(۱) قرض (۲) مرض (۳) فرض۔
تین چیزوں کو پاک وپاکیزہ رکھو۔
(۱) جسم (۲) لباس (۳) روح۔
تین چیزیں دل سے کریں۔
(۱) رحم (۲) کرم (۳) دعا۔
تین چیزیں زندگی میں ایک بار ملتی ہیں۔
(۱) والدین (۲) حسن (۳) جوانی۔

علم کا راستہ

ارسطو، سکندر اعظم کو پڑھانے لگا تو سکندر اعظم اُکتا گیا، اس نے ارسطو سے پوچھا۔

''علم کے حصول کا کوئی آسان راستہ نہیں؟''

''ہمارے ملک میں دو قسم کے راستے ہیں۔'' ارسطو نے کہا۔ ''ایک قسم کچے اور دشوار راستوں کی ہے جس پر کسان، مزدور اور عام لوگ چلتے ہیں، دوسری قسم کے راستے شاہی خاندان کے لئے مخصوص ہیں، یہ راستے پکے اور خوبصورت ہیں۔''

لیکن علم کی منزل تک ایک ہی راستہ جاتا ہے جس پر شاہ وگدا اکٹھے چلتے ہیں۔

کام کی باتیں

☆توحید مسلمانوں کے لئے ایمان کی جڑ ہے۔
☆اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسلمانوں کی کامیابی ہے۔
☆شریعت پر عمل کرنا مسلمانون کے لئے امن ہے۔
☆جہالت پر چلنا انسان کے لئے بربادی ہے۔
☆اتفاق واتحاد سے رہنا مسلمانوں کی خاص شان ہے۔
☆تقویٰ سے انسان مغفرت تک پہنچ سکتا ہے۔
☆نفسانی خواہش آدمی کو تباہ کردیتی ہے۔
☆توبہ کرلینا آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔
☆ضد پر اڑے رہنا ابلیس کا عمل ہے۔
☆منزل تک وہی پہنچتا ہے جس کو حق کی تلاش ہے۔

زندگی کے زرّیں اصول

☆ہر کام کی ابتداء بسم اللہ سے کرو۔
☆زندہ رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کے لئے رہو۔
☆لینا چاہتے ہو تو بزرگ کی دعائیں لو۔
☆پڑھنا چاہتے ہو تو قرآن پڑھو۔
☆بچنا چاہتے ہو تو جھوٹ سے بچو۔

منتخب اشعار

لوگ خاروں سے بچ کے چلتے ہیں
ہم نے پھولوں سے زخم کھائے ہیں

☆

نو مہینوں تک جسے رکھا تھا اپنے پیٹ میں
آج کونے میں پڑی ہے ماں اسی بیٹے کے گھر

☆

پھول ہو خوشبو ہو آخر کیا ہو تم
نام سے جن کے گھر معطر ہوگیا

☆

یادوں کی جڑیں پھوٹ ہی پڑتی ہیں کہیں سے
دل سوکھ بھی جائے تو بنجر نہیں ہوتا

☆

اپنے حالات سے میں صلح تو کرلوں لیکن
مجھ میں روپوش جو اک شخص ہے مرجائے گا

☆

دو وقت کی روٹی بھی نہیں جن کو میسر
کب تک وہ عقیدے کی غذا کھا کے جئیں گے

☆

شام کی دھوپ میں دیوار سے پھسلوں تو مجھے
تم دیا لے کے بھی ڈھونڈو گے تو کہاں پاؤ گے

ذرا ہنس لیں

ذمہ دار شخص.........

☆منیجر (نوجوان سے) ہمیں اس عہدے کے لئے کسی ذمہ دار شخص کی تلاش ہے۔
نوجوان۔"تب تو میں اس عہدے کے لئے پوری طرح فٹ ہوں۔"
منیجر۔"وہ کیسے؟"
نوجوان۔"کیونکہ ہر جگہ میں غلطی کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہوں۔

کتے کے کھانے کے بسکٹ.........

☆ایک شخص ایک جنرل اسٹور میں گیا اور چلا کر بولا۔"آپ کے پاس کتے کے کھانے کے بسکٹ ہیں؟"
دکان مالک بولا۔"ہاں ہیں یہاں کھائیں گے یا پیک کردوں؟"

سمجھ لو.........

☆دو شخص آپس میں لڑ رہے تھے، ایک نے غصے میں دوسرے سے کہہ دیا۔"میرے خیال میں تم بالکل گدھے ہو۔"
دوسرا بھی غصے سے بولا۔"اگر تم نے دوبارہ مجھے گدھا کہا تو تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔"
پہلا بولا۔"مان لو میں نے تمہیں گدھا کہہ دیا، اب بتاؤ میرا کیا کروگے؟"
دوسرا بولا۔"تو سمجھ لو میں نے بھی تمہاری زبان کھینچ لی۔"

''آپ خاتم الانبیاء تھے، افضل رسل تھے، محبوب خاص تھے، تاہم خشیت الٰہی کا یہ اثر تھا کہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو کچھ نہیں معلوم کہ میرے اوپر کیا گزرے گی۔'' (سیرۃ النبی، مولانا شبلی، حصہ دوم، ص، ۲۱۱)

آپ کو بھی اپنے انجام سے متعلق کوئی فکر وتشویش پیدا ہوتی ہے یا آپ کو اپنے متعلق اطمینان ہے کہ جس طرح آج چین سے گزر رہی ہے، اسی چین اور بے فکری کے ساتھ ہمیشہ گزرتی رہے گی؟ ''جب کبھی زور سے ہوا چلتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہم جاتے، کسی ضروری کام میں ہوتے تو اس کو چھوڑ کر قبلہ رخ ہو جاتے اور فرماتے، خدایا تیری بھیجی ہوئی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں۔'' (ایضاً، ص، ۲۱۲) آپ کی ''روشن خیالی'' کا اس عادت مبارک سے کیا فتویٰ ہے؟ آلۂ بیرومیٹر کے اتار چڑھاؤ پر نظر رکھنے کے بجائے قبلہ رخ ہو جانا، تغیر موسمی کے طبعی اسباب کو بھلا کر ایک ان دیکھی ہستی کو یاد کرنے لگنا، اسی کا نام تو شاید آپ نے اپنی اصطلاح ''ضعیف الاعتقادی'' رکھا ہے؟

''فرمایا کرتے تھے، لوگو، جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تم جانتے ہوتے تو تم کو ہنسی کم آتی، اور رونا زیادہ آتا'' (ایضاً) یہ کیسا علم تھا، جو بجائے ہنسی کے رونے کو بڑھاتا تھا؟ آپ کے ''علوم وفنون'' تو اس کے بالکل برعکس آج رونے کو مٹانے اور ہنسی کے سامان بڑھانے کے دعویدار ہیں! ''خشیت الٰہی'' سے اکثر آپؐ پر رقت طاری ہوتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جب آپ کے سامنے یہ آیت پڑھی فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ الخ. تو بے اختیار چشم مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔ اکثر نماز میں رقت طاری ہوتی اور آنسو جاری ہو جاتے۔ (ایضاً، ۲۱۳) ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں شریک تھے، قبر کھودی جا رہی تھی، آپؐ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور آپؐ پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ آنسوؤں سے زمین نم ہو گئی، پھر فرمایا بھائیو! اس دن کے لئے سامان کر رکھو۔ (ایضاً) آپ کے ڈاکٹروں اور ماہرین فن نے تو شاید طے کر دیا ہے کہ زیادہ رونا صحت کے لئے مضر ہے اور ہنسی صحت کے لئے مفید ہے، پھر آپ کے رسولؐ جو ساری دنیا کے لئے معلم بن کر آئے تھے، (نعوذ باللہ) اتنی موٹی بات سے بھی واقف نہ تھے؟

تہذیب فرنگ اور تعلیم جدید پر مٹے ہوئے دوستو اور عزیزو، ذرا سوچو کہ اس جدید زندگی کو اس نظام زندگی سے کوئی مناسبت ہے، جو اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے تمہارے لئے پسند کیا تھا؟ کسی ایک جزئیہ کے صحیح یا غلط ہونے کا سوال نہیں، کسی ایک معاملے کے جائز وناجائز ہونے کی گفتگو نہیں، تمدن جدید اور اس کے علوم وفنون کی ساری اسپرٹ، ساری روح، تمہاری اسلامی زندگی کی روح سے کتنی بدلی ہوئی ہے! جو باتیں تمہارے ہاں انتہائی دانائی کی سمجھی اور بتائی گئی ہیں، وہ جدید معیار کی رو سے قابل مضحکہ ہیں اور جو چیزیں تمہارے ہاں نافہمی اور بے عقلی کی مترادف قرار دی گئی تھیں، انہی کو آج منتہائے ترقی وکمال عقل سمجھا جا رہا ہے! پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ تم ایک طرف اپنے خدا اور اپنے رسولؐ، اپنے قرآن اور اپنی حدیث، اپنے عقائد اور اپنے شعائر اور دوسری طرف ان علوم وفنون، ان نظریات واکتشافات کے ساتھ قلب کا یکساں ومساوی تعلق قائم رکھ سکو، ایک کو دوسرے کا ماتحت یقیناً کرنا پڑے گا اور آخری معیار کے طور پر دونوں میں سے ایک کو رد کر کے صرف ایک ہی کو انتخاب کرنا ہوگا، اللہ سے دعا ہے کہ میرے بھائیو، ہم تم کو سب کو انتخاب صحیح کی توفیق عطا کرے۔ رسول کی پیمبری پر اگر دل سے عقیدہ ہے تو عمل میں پیروی کرنی چاہئے اور اپنی زندگی کو اسی نمونہ پر ڈھالنا چاہئے، یہ تو نہیں کہ صرف انجمنوں اور مجلسوں میں یا مضمون نگاری وانشاء پردازی کے وقت آپ کا نام بار بار زبان پر لایا جائے اور عمل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے ساتھ تحقیر وتمسخر کا سلوک جاری رہے!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر ۱۴۹

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ والتین

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ والتین قرآن حکیم کی ۹۴ویں سورت ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس سورت کا روزانہ تلاوت کرنا انسان کے چہرے پر شگفتگی اور بشاشت، پیدا کرتا ہے۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی حاملہ عورت اس بات کی خواہش مند ہو کہ اس کی اولاد خوبصورت پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ اس سورت کو ایک طشتری پر گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر پیتی رہے اور کم سے کم اس عمل کو حمل کے دوران ۴۰ دن تک پیئے، انشاء اللہ حسین ترین اولاد پیدا ہوگی۔

سورۂ والتین کا نقش تمام امور اور مہمات میں آسانی پیدا کرنے کے لئے اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو نوچندی جمعہ کو لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۵۹	۲۵۶۲	۲۵۶۵	۲۵۵۱
۲۵۶۴	۲۵۵۲	۲۵۵۸	۲۵۶۳
۲۵۵۳	۲۵۶۷	۲۵۶۰	۲۵۵۷
۲۵۶۱	۲۵۵۶	۲۵۵۴	۲۵۶۶

سورۂ علق

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ علق قرآن حکیم کی ۹۵ویں سورت ہے۔

ترقی علم کے لئے اور امتحان میں کامیابی کے لئے اس سورت کی ان آیات کا روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھنا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے، علم میں اضافہ ہوتا ہے اور امتحانات میں زبردست کامیابی ملتی ہے۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ○

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس سورت کا نماز اشراق کے بعد سات مرتبہ پڑھنا پھر ایک بار سجدۂ تلاوت کرنا اور حالت سجدہ میں یہ پڑھنا ۷ مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ط نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر ○ جوڑوں کے درد کو زبردست فائدہ کرتا ہے، اس عمل کو لگاتار ۷ دن تک جاری رکھنا چاہئے۔

تانبہ کی تختی پر اگر یہ سورت کندہ کرا کر بچے کے بستر کے نیچے رکھنا بچے کو ام الصبیان سے نجات دلاتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی بڑی بیماری میں مبتلا ہو اور علاج کے بعد اس کو مرض سے نجات نہ مل رہی ہو تو ۴۱ سکے ایک ایک روپے والے حاصل کر کے ہر ایک سکے پر یہ سورۃ ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں، اس کے بعد ایک بار سجدۂ تلاوت کریں اور پھر ان سکوں کو ۴۱ ہی بار مریض کے اوپر سے سر سے پیروں کی طرف اُتار کر ۴۱ فقیروں میں تقسیم کرا دیں، کوشش کریں کہ ایک فقیر کے پاس ایک ہی سکہ جائے، لیکن اگر کوئی فقیر کسی طرح دو سکے لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ خود سے کوشش کریں کہ ایک فقیر کے پاس ایک سکہ جائے، انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بیماری سے نجات مل جائے گی، اس عمل کو صرف ایک بار کرنا ہے۔ اس سورۃ کا نقش کسی بھی مقدمہ اور لڑائی میں فتح اور کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے، اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۳۲	۵۶۳۵	۵۶۳۹	۵۶۲۵
۵۶۳۸	۵۶۲۶	۵۶۳۱	۵۶۳۶
۵۶۲۷	۵۶۴۱	۵۶۳۳	۵۶۳۰
۵۶۳۴	۵۶۲۹	۵۶۲۸	۵۶۴۰

☆☆☆☆☆☆

قارئین متوجہ ہوں

کسی بھی طرح کے خاص نقش کا ہدیہ جب بھی روانہ کرنا ہو تو ''ہاشمی روحانی مرکز'' کے نام ڈرافٹ بنوائیں اور ڈرافٹ پر صرف
Hashmi Roohani Markaz ہی لکھیں ... ڈرافٹ کسی بھی بینک کا ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر رقم آن لائن ادا کرنی ہو تو ... ڈالیں

(S.B.I.) HASAN AHM...

A/c No. 200...

Branch ...

ماہنامہ طل... طلسماتی دنیا کے نام ڈرافٹ بنوا کر بھجوائیں، ڈرافٹ پر صرف
...ATI DUNYA ... میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر رقم آن لائن ا...

(P...

تمام قارئین ماہنامہ طلسماتی دنیا ... قومات اس اکاؤنٹ میں ڈال سکتے ہیں

کسی بھی طرح کی وضاحت طلب کرنے ... کے لئے ان فون نمبروں پر
بات کریں اور **تحقیق کئے بغیر** کبھی ہدیہ روانہ ...

09358002992 (مولانا حسن الہاشمی)

09756726786 (ابوسفیان عثمانی)

...8 09634011163 (حسان عثمانی)

کسی بھی طرح کے نقش اور معاملے کی کوئی بھی بات ان فون نمبرو... **...نہیں ہوگی)**
ضروری نہیں ہے کہ یہ اشتہار ہر ماہ چھاپا جائے لیکن آپ اپنی رقومات ... ہمیشہ پیش نظر رکھیں تاکہ آپ
کسی بھی طرح کے **دھوکے اور نقصان** سے محفوظ رہیں۔ منی آرڈ بھیجـ... ...رنے کے لئے یہ پتہ یاد رکھیں۔

نوٹ : کسی بھی طرح کی رقم روانہ کرنے کے بعد ان دو نمبروں پر ایس ایم ایس کریں 09756726786, 09358002992

ھاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 ضلع سہارنپور یوپی

امداد روحانی

بذریعہ آیاتِ ربّانی

تیرہویں قسط

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ.
(سورہ صٰفّٰت، آیت ۷۹)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا روزانہ ورد کرنے سے انسان زہریلے جانوروں کی اذیت رسانی سے محفوظ رہتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا ورد روزانہ ۶۲ مرتبہ کرنا یا کم سے کم ۱۵۰ مرتبہ روزانہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں، اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس آیت کا ورد کرنے والا اگر جنگل بیابان میں بھی ہوگا تو اللہ کے فضل وکرم سے وحشی جانوروں کی ایذارسانی سے محفوظ رہے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کے کسی جانور نے کاٹ لیا ہو تو اس آیت کو پندرہ مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کردیں تو فوراً آرام ملے گا اور اگر کسی زہریلے جانور نے کاٹا ہو، مثلاً بچھو اور سانپ وغیرہ نے تو اس آیت کو پڑھ کر دم کرنے کے بعد زہر پھیلنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ اگر کسی شخص کے کتا کاٹ لے تو اس آیت کو ہر گھنٹے پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھ کر دم کرتے رہیں اور اس عمل کو تین دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ سگ زدہ کو آرام ملے گا اور کتے کے کاٹے کے برے اثرات ظاہر نہیں ہوں گے۔ اس آیت کا نقش وحشی جانوروں، اذیت پہنچانے والے جانوروں اور جنات وغیرہ کی ایذارسانیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، ف، م یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۹	۱۶۳	۱۵۹	۱۵۶
۱۶۰	۱۵۵	۱۵۰	۱۶۲
۱۵۴	۱۵۷	۱۶۵	۱۵۱
۱۶۴	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۸

نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

سلام	علیٰ	نوحٍ	فی العالمین
۶۵	۳۲۱	۱۳۲	۱۰۹
۳۲۰	۶۲	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۳۱۹	۶۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱۲	۲۰۵	۲۱۰
۲۰۷	۲۰۹	۲۱۱
۲۰۸	۲۱۳	۲۰۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن، یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۳	۱۵۵	۱۵۷	۱۵۲
۱۴۹	۱۶۰	۱۵۴	۱۶۴
۱۵۶	۱۶۲	۱۵۱	۱۵۸
۱۵۹	۱۵۰	۱۶۵	۱۵۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۱۰	۲۱۱	۲۰۶
۲۰۵	۲۰۹	۲۱۳
۲۱۲	۲۰۷	۲۰۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے، اور ایک ٹانگ اُٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۹	۱۵۶	۱۴۹	۱۶۳
۱۵۰	۱۶۲	۱۶۰	۱۵۵
۱۶۵	۱۵۱	۱۵۴	۱۵۷
۱۵۳	۱۵۸	۱۶۴	۱۵۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰۶	۲۱۱	۲۱۰
۲۱۳	۲۰۹	۲۰۵
۲۰۸	۲۰۷	۲۱۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، خ، ر، ل، یا غ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۸
۱۵۴	۱۵۷	۱۶۵	۱۵۱
۱۶۰	۱۵۵	۱۵۰	۱۶۲
۱۴۹	۱۶۳	۱۵۹	۱۵۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰۶	۲۱۳	۲۰۸
۲۱۱	۲۰۹	۲۰۷
۲۱۰	۲۰۵	۲۱۲

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ''سَلٰمٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ'' ۱۵۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی افادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ سَلٰمٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی.

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا بہ کثرت پڑھنے والا ہمیشہ راہ راست اور راہ ہدایت پر گامزن رہتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس آیت کا ورد روزانہ بعد نماز عشاء دوسو مرتبہ کرے، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے تو شیطان لعین کی چالوں سے ہمیشہ محفوظ رہے اور راہ حق سے اس کے قدم کبھی ڈگمگانے نہ پائیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو بچے گمراہ ہوگئے ہوں یا ماں باپ کے نافرمان ہوگئے ہوں یا راہ راست سے بھٹک گئے ہوں تو ان کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے اس آیت کو دوسو مرتبہ پڑھ کر روزانہ ان بچوں پر دم کرنا چاہئے، انشاء اللہ اس عمل کو ۲۰ دن کرنے سے ان بچوں میں سدھار پیدا ہوگا اور وہ راہ راست پر آجائیں گے۔

اس آیت کا نقش گمراہ لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے اور نافرمانوں میں فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے بہت

مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۰	۲۲۴	۲۲۷	۲۱۳
۲۲۶	۲۱۴	۲۱۹	۲۲۵
۲۱۵	۲۲۹	۲۲۲	۲۱۸
۲۲۳	۲۱۷	۲۱۶	۲۲۸

نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

التبع الہدیٰ	من	علی	سلام
۱۰۹	۱۳۲	۵۵۲	۹۱
۱۳۳	۱۱۲	۸۸	۵۵۱
۸۹	۵۵۰	۱۳۴	۱۱۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۹۶	۲۹۰	۲۹۸
۲۹۷	۲۹۵	۲۹۲
۲۹۱	۲۹۹	۲۹۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۶	۲۲۲	۲۱۹	۲۲۷
۲۲۸	۲۱۸	۲۲۵	۲۱۳
۲۲۳	۲۱۵	۲۲۶	۲۲۰
۲۱۷	۲۲۹	۲۱۴	۲۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۹۱	۲۹۷	۲۹۶
۲۹۹	۲۹۵	۲۹۰
۲۹۴	۲۹۲	۲۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اُٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۷	۲۱۳	۲۲۰	۲۲۴
۲۱۹	۲۲۵	۲۲۶	۲۱۴
۲۲۲	۲۱۸	۲۱۵	۲۲۹
۲۱۶	۲۲۸	۲۲۳	۲۱۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۹۶	۲۹۷	۲۹۱
۲۹۰	۲۹۵	۲۹۹
۲۹۸	۲۹۲	۲۹۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، خ، ل یا غ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۳	۲۱۷	۲۱۶	۲۲۸
۲۱۵	۲۲۹	۲۲۲	۲۱۸
۲۲۶	۲۱۴	۲۱۹	۲۲۵
۲۲۰	۲۲۴	۲۲۷	۲۱۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۹۴	۲۹۹	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۵	۲۹۷
۲۹۸	۲۹۰	۲۹۶

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سَلاَمٌ عَلٰی مَنِ التّبع الْھُدیٰ دوسو مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی افادیت دگنی ہو جائے۔

عامل کو چاہئے کہ مردوں کو نقوش دائیں بازو پر اور عورتوں کو نقوش بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں اور ان نقوش کو کالے کپڑے میں پیک کرنے کی ہدایت کریں۔ گلے میں ڈالنے والے نقوش کے اثرات جلد ظاہر ہوتے ہیں۔ یوں ہر حال میں اور ہر صورت میں کارساز حق تعالیٰ ہے اور اسی ہی کے فضل وکرم سے کشتیاں تیرتی ہیں اور اسی کے فضل وکرم سے دواؤں اور تعویذوں میں اثر پیدا ہوتا ہے۔

نقوش ہمیشہ باوضو لکھنے چاہئیں، بالخصوص وہ نقوش جو اسماء الٰہی یا آیات قرآنی کے ہوں، کیونکہ جب تک عامل ادب اور احترام کو ملحوظ نہیں رکھے گا اثرات ظاہر نہیں ہوں گے، اور بے ادبی سے کوئی عظیم نقصان بھی سامنے آسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیو بند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

چند سوال چند اشکال

سوال از: محمد ریاض الدین مظفر پوری ـــــــــ گوپال گنج

حضور اپنی محدود معلومات وتجربے کی روشنی میں چند چیزوں کی طرف توجہ مبذول کرا رہا ہوں، اس یقین کے ساتھ کہ آپ سے بہتر کون جان سکتا ہے، مگر اعادہ کرنے کے بعد وہ باتیں ضبط تحریر میں لا رہا ہوں۔ اس فن سے شغف رکھنے والا اور طلسماتی دنیا کے قارئین خاص توجہ دیں۔

(۱) آج قرآن شریف بہار کے مکتب میں مجہول لحن جلی میں تعلیم دی جاتی ہے، فن تجوید کی روشنی میں اذان ونماز، تعلیم قرآن کا جو سلسلے ایک مدت سے جاری وساری ہیں، اس سے کئی نسل برباد و گناہ گار ہو رہی ہے۔ اس طرز تلاوت سے سورۂ یٰسین کی چلہ کشی کی جائے گی تو کیا حشر ہوگا، سب سے بڑی بات لوگوں کے اندر علم ہی نہیں ہے اس لئے تلاوت کے اصول وضوابط کے خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

(۲) فن عملیات کے اسباق وہدایات پر آپ کی تحریر وہدایت کی روشنی میں اپنی استعداد بھر عمل لوگ کر رہے ہیں، مگر علم ونجوم سے بھرپور استفادہ نہیں ہو رہا ہے، سب سے مشکل علم نجوم میں ہی سیکھنے کو سمجھنے میں لگتا ہے، چند سوالات کے جو علم نجوم پر مشتمل ہے، جواب عنایت فرمادیں۔ تو ہم سبھی کا بھلا ہوگا۔

(۳) احتیاط وپرہیز میں (۱) جمالی (۲) جلالی اکثر لوگ بچھڑ جاتے ہیں۔

(۴) طالع کسے کہتے ہیں اور کس طرح نکالا جاتا ہے، ننگا نقش لکھنا قطعی جائز نہیں، کوئی بھی نقش لکھیں اس کے اضلاع قائم کر کے بسم اللہ شریف لکھیں، بقول حضرت کاش البرنی صاحب آخری لکیروں سے نقش بند کر دیں۔ چینی کی طشتری کے برعکس اسٹیل، المونیم اور سپاٹ اور سید ھے شیشے پر پینے والا نقش لکھنا کیسا ہے نیز اس میں بھی اسماء رجال کا خیال رکھنا پڑے گا۔

(۵) کوئی استخارہ کر کے شادی کرنا چاہتا ہے اس سے جو رہنمائی حاصل ہوئی مگر علم نجوم، علم الاعداد، طالعین وکوکبین سے متصادم ہے تو وہ کام، وہ شادی کر سکتا ہے کہ نہیں یا وہ یہ سمجھے کہ استخارہ کے اشارے کو ہم نہیں سمجھے، کیا ایسا بھی ہوتا ہے۔ شرف شمس، شرف عطارد، شرف زہرہ ہر سال اسی تاریخ، دن میں آتا ہے کہ ان میں تبدیلی ہوئی اور ہر سال کئی گھنٹے کتنے منٹ رہتا ہے۔

تربیع، قران، مقابلہ کی فہرست ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری وفروری ۲۰۱۱ء صفحہ ۱۵۸ سے نقل کر رہا ہوں اسے سمجھا دیں۔

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۳ر جنوری	قمر ومشتری	۷۔۱۹
۴ر جنوری	قمر وزحل	۲۰۔۳۰
۷ر جنوری	شمس وزحل	۱۹۔۲۹

قران

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۲ر جنوری	قمر وعطارد	۱۹۔۳۲

۴/جنوری	قمروشمس	۱۴-۳۳
۵/جنوری	قمرومریخ	۵-۱۹

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۲/جنوری	قمروزحل	۷-۱۷
۱۸/جنوری	قمروعطارد	۱۱-۱۳
۲۰/جنوری	قمروشمس	۲-۵۰

جواب

آپ نے جس مکتب کا ذکر کیا ہے اس کی تعلیم وتربیت کے بارے میں ہمیں کچھ اندازہ نہیں ہے تاہم ہمارا اپنا اندازہ یہ ہے کہ ہندوستان میں جو دینی مدارس قائم ہیں ان میں قرآن حکیم کی تعلیم صحیح طریقوں کے ساتھ چل رہی ہے اور اکثر و بیشتر مدارس میں تلفظ اور تجوید کا اہتمام قابل اعتبار ہے۔ غالباً آپ کو ان مدارس کے بارے میں کچھ غلط فہمی ہوگئی ہے یا پھر آپ کی تحقیق نامکمل قسم کی ہے، جس نے آپ کو مغالطہ میں ڈال دیا ہے، البتہ یہ مسلم ہے کہ جو بچے قرآن حکیم گھروں میں خواتین سے پڑھتے ہیں وہ قرآن حکیم کی تعلیم صحیح طور پر حاصل نہیں کر پاتے، ایسے بچے یقیناً قرآن حکیم مجہول پڑھتے ہیں کہ مخارج کی تو انہیں کچھ خبر ہی نہیں ہوتی بلکہ انہیں تو کھڑے پڑے کا بھی کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ہمارے خیال میں آپ کا اندازہ ان دینی مدارس کے بارے میں کچھ غلط ہے لیکن آپ کے خط سے یہ تو مترشح ہوتا ہے کہ آپ قرآن حکیم کی تعلیم کے سلسلے میں بہت حساس ہیں اور یہ بات آپ کے اخلاص اور آپ کی نیک نیتی کو ظاہر کرتی ہے تاہم ہمارا مشورہ یہ ہے کہ دینی مدارس میں قرآن حکیم کی تعلیم کا جو سلسلہ جاری ہے اس کا آپ سنجیدگی سے ایک بار پھر جائزہ لیں تاکہ ان مدارس کے بارے میں جو رائے آپ قائم کریں وہ کسی جلد بازی کی وجہ سے غلط نہ ہو اور ہمارے علماء اور ہمارے قرا حضرات کی جدوجہد پر پانی نہ پھر جائے۔

رہی علم نجوم سے ناواقفیت کی بات تو اس سلسلے میں ہماری رائے یہ ہے کہ ہم علم نجوم کو فروغ دینے کی جدوجہد نہیں کررہے ہیں، کیونکہ علم نجوم کو اہل اسلام نے پسند نہیں کیا ہے البتہ علم نجوم کا وہ حصہ جو صرف ساعتوں کی نشاندہی کرتا ہے اور صرف ستاروں کی نظرات کی رہنمائی تک محدود ہے ہم اسی کو اہمیت دیتے ہیں اور ہم بھی دوسرے ارباب علم وادب کی طرح علم نجوم کی لامحدود تعلیم کو جائز نہیں سمجھتے کیونکہ حدِ عقیدہ کی آگے کی تعلیم انسانوں کو گمراہ کرسکتی ہیں اور ہمارا کام مسلمانوں کو گمراہی سے روکنا ہے نہ کہ ان کو گمراہی کے صحراؤں میں لے جاکر چھوڑ دینا۔ ہمیں اس کا بھی احساس ہے کہ ساعتوں کی پابندی اور ستاروں کی رجعت واستقامت کے مسئلے کو لے کر علماء دین ایک دوسرے سے الجھتے ہیں اور ناواقف قسم کے علماء اتنی سی بات کو بھی شدت کے ساتھ منع کرتے ہیں، ان کے نزدیک یہ بات بھی علم نجوم کو فروغ دینے کے مترادف ہے، ان علماء سے ہمارا بھی اختلاف ہے لیکن ہم اس مسئلے میں الجھنے اور اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے کے بجائے روحانی عملیات کے طلباء کو جو بات درست اور قرین عقیدہ ہے اس کی تعلیم دیتے ہیں اور غیرضروری باتوں سے احتیاط برتنے کی تاکید کرتے ہیں۔ جہاں تک پرہیز جمالی اور جلالی کی بات ہے تو یہ ہرگز ہرگز علم نجوم کے دائرے میں نہیں آتی لیکن روحانی عملیات کی راہوں میں چلنے والے طلباء کے لئے یہ پرہیز ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس پرہیز کے بغیر روح کی کثافتیں دور نہیں ہوتیں اور اس میں لطافت پیدا نہیں ہوتی۔ یہ پرہیز عوام کے لئے ناگزیر ہے، اس کے بغیر روحانیت پیدا نہیں ہوسکتی، البتہ وہ حضرات جن کی روح میں پہلے ہی سے لطافت موجود ہو، جو صاحب تقویٰ ہوں اور جن کی پرہیزگاری کسی شک کے دائرے میں نہ آتی ہو وہ اگر کوئی عمل کریں گے خواہ وہ عمل باموکل کیوں نہ ہوں تو ان کو پرہیز جمالی اور جلالی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان کی روح میں لطافت پہلے ہی سے موجود ہے اور انہیں کسی بھی روحانی مخلوق سے رابطہ کرنے کے لئے کثافت دور کرنے کی احتیاج نہیں ہوتی، یہ حضرات کثافت اور اس انارکی سے پوری طرح محفوظ ہوتے ہیں جو گناہوں کی گندگی کی وجہ سے قلب اور روح میں پیدا ہوجاتی ہے اور روحانی سفر کے دوران قدم قدم پر حارج بنتی ہے۔

پرہیز جمالی یا پرہیز جلالی کوئی ناممکن سی چیز نہیں ہے اور پرہیز صرف وقتی ہوتا ہے اس کو اختیار کرنا ناممکنات میں سے نہیں ہوتا، جو لوگ کسی بڑی دولت پر قبضہ کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں ان کے لئے یہ پرہیز ناممکن نہیں ہوتے، شوگر کے مریضوں کو ڈاکٹر عمر بھر کا پرہیز کا بتاتے ہیں اور جن لوگوں کو اپنی تندرستی سے دلچسپی ہوتی ہے وہ عمر بھر پرہیز کرتے ہیں اور شوگر کے اُتار چڑھاؤ سے محفوظ رہتے ہیں۔ روحانی عملیات کے میدان میں لمبی دوڑ لگانے والے طلباء کو اگر پرہیز جمالی یا جلالی بتادیا جائے تو اس میں کونسی آفت کھڑی ہوجاتی ہے کہ ان کے بھٹکنے اور بچھڑنے

کی بات آجائے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ جو لوگ استقلال کے ساتھ کوئی عمل نہ کرسکیں اور جنہیں پرہیز کرنے سے وحشت ہوتی ہو ان کو اس میدان میں کوئی دوڑ لگانی ہی نہیں چاہئے، ایسے لوگ اگر سیدھے سادے عمل کرتے رہیں تو اسی میں ان کی بھلائی ہے، پر ہوں تو پرندے کو اڑنے کی کوشش کرنی چاہئے، پر نہ ہوں تو پرندے کے لئے اسی میں بہترائی ہے کہ بس وہ کسی منڈیر پر بیٹھا رہے، بغیر پروں کے وہ اڑے گا تو کہیں بھی گر پڑے گا اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

آپ نے پوچھا ہے کہ طالع کیسے نکالا جاتا ہے؟ کسی بھی شخص کا طالع نکالنا کوئی مشکل نہیں ہے، طالع دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک شمسی اور ایک قمری۔ عام طور پر لوگ شمسی طالع کا لحاظ رکھتے ہیں، آپ کو معلوم ہوگا کہ سورج ایک برج میں ایک مہینہ رہتا ہے اور وہ ۱۲ برجوں کا سفر ایک سال میں تہہ کرتا ہے اس کے برعکس قمر ایک برج میں تقریباً ڈھائی دن رہتا ہے اور قمر ۱۲ برجوں کا سفر ایک مہینہ میں پورا کرلیتا ہے۔ ہمیں زید کا طالع نکالنا ہے تو سب سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ زید کی تاریخ پیدائش کیا ہے، اگر زید کی تاریخ پیدائش ۱۷ر اگست ہو تو ۱۷ر اگست کو شمس برج اسد میں تھا اس لئے زید کا شمسی طالع اسد ہوگا، صرف زید ہی نہیں وہ تمام حضرات جن کی پیدائش ۲۴ر جولائی سے ۲۳ر اگست کے درمیان کی ہوگی ان کا شمسی طالع اسد ہی ہوگا، اسی طرح قمری طالع کا اندازہ کرنا آسان ہے، مثلاً اگر کوئی بچہ ۱۵ر جون ۲۰۱۲ء میں پیدا ہوا ہے تو دیکھئے ۱۵ر جون ۲۰۱۲ء میں قمر برج میزان میں تھا اس لئے ۱۵ر جون کو پیدا ہونے والا بچے کا قمری طالع میزان ہوگا۔ بس یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ سورج ایک بروج میں ایک ماہ تک رہتا ہے اور چاند ایک برج میں صرف ڈھائی دن مقیم رہتا ہے، تاکہ طالع اخذ کرنے میں کوئی غلطی نہ ہوجائے۔

یہ بات بھی پلے باندھ لیں کہ پیدائشی زائچہ بتانا ذرا مشکل ہوتا ہے کیونکہ اس میں یہ اندازہ کرنا ضروری ہے کہ نومولود کی پیدائش کے وقت قمر کس برج میں موجود تھا اور یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ چاند اور سورج کے نکلنے کے اوقات اور گھڑیوں کے اوقات ہر ملک اور تقریباً ہر شہر کے جداگانہ ہوتے ہیں اس لئے بچہ جہاں پیدا ہوتا ہے وہاں کا صحیح وقت دیکھ کر ہی نومولود کا پیدائشی طالع نکالنا ضروری ہے، یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ زائچے کے ۱۲ خانہ ہوتے ہیں اور ان ہی خانوں کو ۱۲ گھروں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم ایک نقشہ بطور تمثیل دے رہے ہیں اور ان میں ۱۲ گھروں کی ترتیب بھی مقرر کررہے ہیں اس وضاحت کے ساتھ کہ زائچے کے ۱۲ گھروں کی ترتیب ہمیشہ یہی رہتی ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، اگر تبدیلی ہوتی ہے تو وہ برج کے اعتبار سے ہوتی ہے، نمبروں کے اعتبار سے نہیں ہوتی۔ ملاحظہ کیجئے۔

زائچے کے اور گھروں کی طرح بروج کے ۱۲ گھر بھی ہوتے ہیں، جن کی ترتیب اس طرح سے قائم کی جاتی ہے

ایک بات یاد رکھیں کہ گھروں اور بروج میں بنیادی فرق یہ ہے کہ گھروں کی درجہ بندی مستقل ہوتی ہے اس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور بروج کی درجہ بندی عارضی ہوتی ہے، یہ بدلتی رہتی ہے، گھر ہمیشہ ایک جگہ ساکن رہتے ہیں البتہ برج گھومتے رہتے ہیں یہ کبھی ساکن نہیں رہتے اس لئے ایک شخص کا زائچہ دوسرے شخص سے مختلف ہی ہوگا۔

مثلاً ایک شخص جب پیدا ہوا تو اس وقت شمس برج اسد میں تھا، تو اس کا زائچہ اس طرح بنے گا۔

سرطان
سنبلہ
جوزا
اسد
میزان
ثور
عقرب
حمل
دلو
قوس
حوت
جدی

اس کے برعکس اگر کوئی شخص ۲۵ نومبر کو پیدا ہوا تو اس کا زائچہ اس طرح بنے گا۔

ان دونوں نقشوں سے آپ نے یہ اندازہ کر لیا ہوگا کہ پیدائش کے وقت جو برج ہوتا ہے اس کو زائچے کے پہلے گھر میں رکھ کر باقی بروج کو بالترتیب نقل کر دیا جاتا ہے۔ ان دونوں نقشوں سے آپ پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ترتیب خانوں کی ہمیشہ ایک ہی رہتی ہے البتہ برج بدلتے رہتے ہیں، اس لئے کہ ہر شخص کی پیدائش کی تاریخ دوسروں سے مختلف ہوتی ہے اس لئے زائچے کے ۱۲ خانے بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔

نقش کے اضلاع قائم کرتے وقت اگر اس کے چاروں طرف قولہ الحق، ولہ الملک لکھ دیں تو افضل ہے، بعض ماہرین کی رائے یہ ہے کہ اس کے بغیر نقش مکمل نہیں ہوتا اور یہی رائے حضرت کاش البرنیؒ کی بھی تھی، لیکن اس سلسلے میں ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ نقش لکھتے وقت اللہ کا تصور ہونا ضروری ہے اور بسم اللہ پڑھ لینا بھی ضروری ہے، اس کے ساتھ ساتھ عاملین کے لئے یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ اللہ کی بات ہی حق ہے اور تمام تر اختیارات اسی کے دست قدرت میں ہیں، لکھنا ضروری نہیں ہے البتہ یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ اللہ ہی قادر مطلق ہے، وہی وکیل ہے وہی کفیل ہے، وہی مختار کل ہے اور اسی کی اجازت اور حکم سے مؤکلین کام کرتے ہیں اور اسی کے اشاروں پر اس کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ آپ اس بات کو اس طرح سمجھئے کہ کوئی بھی تحریر لکھتے وقت بسم اللہ کا لکھنا ضروری نہیں ہے البتہ بسم اللہ کا پڑھنا ہر تحریر سے پہلے اور ہر کام سے پہلے ضروری ہے۔ ۷۸۶ کا لکھنا بھی اس بات کی علامت ہے کہ تحریر کی ابتدا کرنے والا بسم اللہ کے تصور سے بے پرواہ نہیں ہے، اگر کسی بھی کتابت سے پہلے بسم اللہ پڑھ لی جائے تو کافی ہے، البتہ افضل یہ ہے کہ بسم اللہ لکھی جائے، نقوش کے معاملے بھی اگر کسی عامل نے نقش بناتے وقت بسم اللہ پڑھ لی اور اس نے اس کا تصور کر لیا کہ اللہ کا کلام حق ہے اور تمام سلطنتیں اسی کے حکم کے تحت ہیں تو کافی ہے، لیکن افضل ترین بات یہ ہے کہ بسم اللہ نقش کے طور لکھ دی جائے یا ۷۸۶ رقم کر دیا جائے اور نقش کے چاروں طرف قولہ الحق، ولہ الملک بھی لکھ دیا جائے، نقش کو مزید ضابطوں سے بہرہ ور کرنے کے لئے مؤکلین کے نام بھی اگر لکھ دیئے جائیں تو بہتر ہے۔

پینے والے نقش اگر چینی کی پلیٹ ہی پر لکھے جائیں تو بہتر ہے، باقی دوسری پلیٹوں پر مناسب نہیں ہیں۔ رجال الغیب کا لحاظ رکھنا صرف بامؤکل اعمال میں ضروری ہے، باقی نقوش وغیرہ لکھتے وقت ضروری نہیں ہے۔ بامؤکل والے اعمال میں یہ ضروری ہے کہ رجال الغیب کا اور عامل کا آمنا سامنا نہ ہو، اگر ہوگا تو پھر رجعت اور انقلاب عمل کا احتمال رہے گا۔

استخارے کے متعدد طریقے اکابرین سے منقول ہیں، استخارہ اللہ سے مشورہ کرنے کا نام ہے اور علم الاعداد وغیرہ سے کسی بات کا اندازہ کرنا استخارے کے درجے میں نہیں آتا، اگر کسی نے استخارہ کیا ہے اور علم اعداد اور علم نجوم کے ذریعہ بھی کوئی نتیجہ نکالا ہو اور ان دونوں کے درمیان کسی طرح کا فرق ہو رہا ہو، مثلاً استخارہ کا نتیجہ مثبت ہو اور علم الاعداد وغیرہ سے جو نتیجہ نکالا ہو وہ منفی ہو تو ایسی صورت میں استخارہ والی رہنمائی پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ ایک طرح سے اللہ سے مشورہ کرنے کے برابر ہے اس کے خلاف کرنا گناہ ہے اور استخارہ کی توہین ہے۔

استخارہ میں صاف طور پر رہنمائی بہت کم ہوتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر خواب میں کوئی سفید، ہری یا خوشنما چیز نظر آئے تو جواب مثبت ہے اس پر عمل کرنا چاہئے اور اگر خواب میں سیاہ، سرخ یا کوئی بدنما چیز دکھائی دے تو اشارہ منفی ہے اور اس کام سے پرہیز کرنا چاہئے اور یقین کرنا چاہئے کہ اس کام میں اللہ کی مرضی نہیں ہے۔ بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ استخارہ تین دنوں تک کرنے کے بعد جس طرف بھی دل مائل ہو جائے اس کو ترجیح دینی چاہئے، کیونکہ ہر صاحب ایمان کا دل بجائے خود ایک مفتی ہوتا ہے اور غلط کام کرنے پر وہ کھٹکتا ہے۔

آپ نے معلوم کیا ہے کہ شرف شمس اور نظرات وغیرہ ہر سال ایک تاریخ میں پیش آتے ہیں یا ان میں کوئی تبدیلی ہوتی رہتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ شمس بارہ بروج کا سفر ۳۶۵ دن میں تہہ کرتا ہے اس لئے شرف شمس کا وقت تقریباً ہر سال ایک ہی ہوتا ہے اور اگر اس میں کوئی تبدیلی بھی ہوتی ہے تو بہت ہی معمولی، باقی دوسرے سیاروں کا معاملہ

دگرگوں ہے۔

عطارد ۱۲ برجوں کا سفر ۱۸۰ دن میں پورا کرتا ہے، اس لئے شرف عطارد کا وقت بدلتا رہتا ہے، زہرہ ۱۲ برجوں کا سفر تین سو دن میں پورا کرتا ہے اس لئے اس کے شرف وغیرہ کے اوقات ہر سال مختلف ہوتے ہیں، مریخ بارہ برجوں کا سفر ۵۴۰ دنوں میں پورا کرتا ہے، اس لئے اس کے شرف، اوج اور ہبوط وغیرہ کے اوقات ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔

مشتری بارہ برجوں کا سفر ۱۲ سال میں اور زحل بارہ برجوں کا سفر ۲۹ سال میں پورا کرتا ہے ان کے شرف وغیرہ کے اوقات ایک جیسے نہیں رہتے۔ قمر اگر چہ ۲۸ دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر تہہ کرتا ہے لیکن چونکہ قمر کبھی ۲۹ تاریخ کا ہوتا ہے، کبھی ۳۰ کا، اس لئے اس کے اوقات بھی ہر ماہ ایک جیسے نہیں رہتے۔

نظرات وغیرہ میں ہر سال ادل بدل ہوتا ہے، ان کا ایک ہی وقت اور ایک ہی تاریخ باقی نہیں رہتے۔ آپ نے ۲۰۱۱ء کا چارٹ پیش کیا ہے، جب کہ ۲۰۱۲ء میں اس چارٹ میں کافی تبدیلی ہوگئی ہے۔ تفصیل جاننے کے لئے اس سال کی روحانی تقویم کا مطالعہ کریں اور عزیزم اتنی بات تو آپ کو خود بھی سمجھ لینی چاہئے کہ اگر نظرات ہر سال ایک جیسے ہی رہیں یا سیاروں کی صورت حال ہر سال ایک ہی جیسی رہے تو پھر ہر سال نئی جنتری چھاپنے کی کیا ضرورت ہے اور یہ بات بھی یاد رکھئے کہ نظرات کا وقت تقریباً دو گھنٹے رہتا ہے، احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جو وقت ہم چھاپتے ہیں اس نصف گھنٹے کے بعد اور وقت ختم ہونے سے نصف گھنٹے قبل ہی کو قابل قدر سمجھیں، کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں انہیں اپنی عقل سے بھی سمجھنا چاہئے، ہر بات کو احاطۂ تحریر میں لانا ضروری نہیں ہوتا۔

خیر اتنی بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ جب سے طلسماتی دنیا کی تحریک شروع ہوئی ہے لوگوں میں ایک شعور بیدار ہوا ہے اور لوگ غلط سلط قسم کے نقوش اور دھوکہ دینے والے عاملین سے بھی پرہیز کر رہے ہیں اور صحیح اور غلط کو سمجھنے کی صلاحیتیں بھی لوگوں میں پیدا ہو رہی ہیں۔ آپ نے بھی بذات خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مضامین سے زبردست فائدہ ہو رہا ہے اور قارئین کا شعور بیدار ہو رہا ہے ان میں روحانی صلاحیتیں سر اُبھار رہی ہیں، دعا کیجئے کہ یہ چراغ یوں ہی جلتا رہے اور اس کی روشنی تا حدِ نظر پھیل جائے اتنی کہ یہ کسی جغرافئے کی پابند نہ رہے اور اس کی روشنی کے طفیل میں گمراہی اور جہالت کی وہ تاریکیاں چھٹ جائیں جس نے امت مسلمہ کو زبردست نقصان پہنچایا ہے، یہ بھی دعا کیجئے کہ اللہ ہماری ان روحانی خدمات کو قبول کرلے تاکہ ہماری محنت ٹھکانہ لگ جائے، اصل چیز شرف قبولیت ہی ہے اگر ان کی بارگاہ میں کسی کو شرف قبولیت حاصل نہ ہو تو ساری بھاگ دوڑ اور ساری محنت بیکار اور رائیگاں ہوجاتی ہے۔ اللہ ہم سب کو اچھے کاموں کی توفیق دے اور ہمارے اچھے کاموں کو شرف قبولیت سے سرفراز کرے، آمین۔

اُف یہ زندگی کے پیچ وخم

سوال از: احمد محی الدین قادری ــــــــــ حیدرآباد

بندۂ ناچیز ماہنامہ طلسماتی دنیا کا بہت شوقین، مطالعہ تقریباً ایک سال سے کر رہا ہوں، روحانی تقویم ۲۰۱۲ء کا مطالعہ تقریباً کیا ہوں، انشاء اللہ ماہ فروری ۲۰۱۲ء امراض روحانی نمبر جو ۱۵ فروری تک آنے والا ہے از حد انتظار ہے، خاکسار حفظ ماتقدم، خوف خدا اور قرب کی دل میں کثرت تڑپ لیکن اٹھارہ شرائط ناممکنات کا احساس دلا رہی ہے، لغت کا بھی سہارا لینا پڑتا ہے، نیز کریمی بڑی تقویم ممبئی ۱۳۸۳ء کا بھی مطالعہ کرچکا ہوں، لیکن ناکامی ہاتھ لگ رہی ہے۔ عالی جناب سے قوی امید ہے کہ امسال طریقہ کار ہو تو خلق خدا کی کچھ خدمت کر کے ثواب کا مستحق ہوں، عالی جناب کی خدمت میں چند سوالات ترسیل ہیں، انشاء اللہ ماہ فروری یا مارچ کے ماہنامہ طلسماتی دنیا یا امراض روحانی میں درج فرمائیں، ضرور بالضرور جوابات سے نوازیں گے، خاص کر منتظر رہوں گا۔

(۱) ادارہ ہٰذا سے نقش گہن وتصویر منگوانا ہے تو کیا خرچ آئے گا۔

(۲) تحفۃ العاملین، کشکول عملیات، اعداد کا جادو، اعداد بولتے ہیں یہ چار کتابیں ادھر ملتی ہیں یا پارسل سے منگوایا جائے تو قیمتوں میں کچھ کمی ہوگی۔ (۳) ایجنٹ بننے کے کیا شرائط ہیں۔ (۴) حروف ابجد اصلی نام سے یا عرفیت سے جیسے احمد محی الدین قادری عرفیت گورے میاں، احمد کے نام سے نکالنا یا محی الدین قادری بھی لینا ضروری ہے، گورے میاں صرف گورے سے نکالنا یا میاں لینا ضروری ہے۔ (۵) ایک نام میں دو دو حروف آتے ہیں، دونوں حروف شامل کرنا یا ایک کو نکال دینا۔

(۶) (را) کے ۲۰۰ حروف مخصوص ہیں، (ڑا) کے ۲۰۰ مخصوص ہیں دونوں کو شامل کرنا یا ایک کو نکال دین۔ (۷) روحانی تقویم ۲۰۱۲ء صفحہ نمبر ۶۳ صفر ربیع الاول ۲۹ رمنگل کا چاند ہوگیا۔ چہارشنبہ کی پہلی کے بجائے

جمعرات کو پہلی تقویم بتا رہی ہے اس طرح چاند سورج سیارے، ستاروں کی گردش میں کافی فرق آ جائے گا، تقویم غلط ہو جائے گی، آئندہ طلسماتی دنیا یا امراض روحانی میں صحیح فرمائیں (۸) صفحہ نمبر: ۶۴ شرف زہرہ ۵ر فروری رات ۲ بج کر ۳۹ منٹ سے ۵ر فروری رات ۱۰ بج کر ۴۵ منٹ پہلے ۲ بجتے ہیں یا ۱۰ بجتے ہیں سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ (۹) صفحہ نمبر: ۷۵ امسال زہرہ کا وقت ۵ر فروری رات ۲ بج کر ۳۹ منٹ سے ۵ر فروری رات ۱۰ بج کر ۴۵ منٹ تک رہے گا۔ ۶ر فروری بروز ہفتہ لکھا گیا ہے جب کہ ۶ر فروری پیر کا دن ہے۔ (۱۰) صفحہ نمبر: ۴۵ پر علم الاعداد کی روشنی میں سال ۲۰۱۲ء کا مفرد عدد ۵، اقبال احمد سے حاصل ہوا، لیکن ۷ کیسے حاصل ہوا (۱۱) صفحہ نمبر: ۱۰ نوروز سے ۲۳ دن کے بعد آب نیساں کا مہینہ شروع ہوتا ہے جو ۳۱ روز کا ہوتا ہے، جنتری کیلنڈر سے پتہ نہیں چل رہا ہے، صراحت کا طلب گار (۱۲) استنطاق کا قاعدہ ۴ اور ۲،۳ ہوئے کیسے؟ کیا ۶ دوگنی ۱۲ جمع ۲،۱۴ کھلا، حساب ۱۴-۲-۱۶ ہوتے ہیں۔ (۱۳) صفحہ نمبر ۴۰ پر نام کا ستارہ معلوم کرنا اپنے حالات جاننے کے لئے سمجھ میں نہیں آرہا ہے، آئندہ امراض روحانی نمبر یا ماہنامہ طلسماتی دنیا سے صراحت فرمائیں۔ (۱۴) صفحہ نمبر: ۱۵۰ ج خ گ اور س ش ص ث ان سات حروف کا ستارہ زحل ہے کیا؟ (۱۵) آئندہ ماہنامہ طلسماتی دنیا یا امراض روحانی میں عربی دونوں کے اور مہینوں کے حروف ابجد نکالیں تو نوازش ہوگی۔

چھ ماہ قبل ماہنامہ طلسماتی دنیا سے سوال روانہ کیا تھا، جواب بھی آیا آیت شریفہ مجھے جواب ملا۔ بعد ورد کے کامیابی نصیب نہ ہوئی، اردو میں تحریر کر رہا ہوں (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ) بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آگے پیچھے درود شریف کے، شاید ہوسکتا ہے گزرے ہوئے دنوں کے گناہ معاف ہونے کے بعد کامیابی انشاء اللہ نصیب ہوگی یا قبول ہو کر عرش معلیٰ میں رکھی جائے گی، لیکن اللہ پاک رحم و کرم کرے صبر کا مادہ ختم ہو چکا ہے، میری عمر تقریباً ستر سال ہے، گزرے ہوئے دلوں کے گناہ معاف کروا لینے کے لئے ہمیشہ عصر کی نماز سے عشاء تک وظائف درود شریف وغیرہ پڑھتا ہوں، میری بیوی مجھ پر تہمت لگاتی ہے، شور یہ ہے کہ میں بد کام جادو عملیات کر رہا ہوں، بڑی بہو، بیوی میرے دشمن بنے ہوئے ہیں اور چھوٹے بیٹے کے زیر پرورش میں بڑا بھی دشمنی دل سے کرتا ہے، چھ سال سے بڑے کا ایک روپیہ بھی ہم پر خرچ نہیں ہوا، ہاں البتہ چھ ماہ، سال میں ہم کو مجھے دعا کرنے کے لئے ہزار دو ہزار باہر سے بھیجتا ہے، وہ بھی کماتا ہے، بیٹا بھی کماتا ہے، بہو ۱۲ ماہ بھیک مبادلہ اپنے اخراجات چلا لیتی ہے، خیر بددعا میں تباہ ان کا پیسہ ڈاکٹروں عاملوں کو جاتا ہے، بیٹا کہتا ہے بیمار رہتا ہوں، نوکری نہیں کر رہا ہوں۔

میری ہوئی کا تقریباً ۴۰، ۵۰ سال سے اثرات کا علاج کرواتے ہوئے تھک چکا ہوں بہ فضل ربی مجھے دولڑ کے دولڑکیاں سب کی شادیاں کر دی، اللہ پاک کا کرم ہے، بہو اگر کہہ دے دن کو رات تو میری بھی رات کہتی ہے، اگر دن کہے گالی گلوچ۔ میری بیوی کا نام علیم پاشا بنت فیض بی، میرا نام احمد محی الدین بنت نین بی سسرال والے، نرسو جی کو کرتے تھے، میرے سے بھی کروائے کرنا کرانا چھوڑ کر تھوڑے دن برہمن پجاری کو پیسے دیا کرتا تھا، آٹھ دس سال سے بند کر دیا، کیونکہ میں حضرت مرشد خواجہ ابراہیم شاہ قادری چشتی بندہ نوانی سے بیعت لیا ہوں، بعض باتیں سمجھ سے باہر ہیں، میرے سے دولڑکیوں سے چھوٹے بیٹے سے دشمنی یہ لوگ بھی پتہ نہیں کرتے اگر یہ کھیل نرسو جی کا ہو یا بہو، کچھ تعویذ گنڈے کروا کر اپنی طرف کر لی، گھر کے کاغذات رکھ کر بڑے بیٹے کی بیٹی کی شادی کے لئے لڑائی جھگڑا کرتے تو پچاس ہزار روپیہ دلوایا، ایک بیٹی میری اس کے میرے میرے پیٹھ پیچھے ۲۵ ہزار روپیہ لیا جو چار سال سے عرصہ گزر رہا ہے اب تک نہ اصل ہے نہ سود آیا کیا ڈبل پیسے ہو گئے میں سود کے کاروبار میں نہیں جاتا تھا بہ لحاظ مجبوری کچھ کے کاغذات دیئے تو فروخت کر دیتا مجھے روڈ کی زندگی کر دینا، جس کی وجہ سے دیور یا لائٹ کا بل ساٹھ ستر ہزار ہو گئے، اب زندگی کٹھن دور سے گزر رہی ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ مجھے صبر دے ان کو اجر دے، آمین ثم آمین یارب العالمین۔ اللہ پاک سے قوی امید ہے کہ آپ کے ذریعہ ان حالات کا حل مل جائے گا تو آپ کے بعد اہل وعیال کے لئے نماز پنجگانہ میں دعا گو رہوں گا، اللہ پاک کو حاضر و ناظر جان کر لکھ رہا ہوں مجھے پانی پانی، قطرے قطرے اور تحریر کا بھی حساب دینا ہے۔

ضروری نوٹ: عالی جناب مولانا سے قوی امید رکھتا ہوں کہ آئندہ ماہنامہ طلسماتی دنیا فروری یا مارچ میں جوابات عنایت فرمائیں گے۔

جواب

ہم نے روحانی تقویم کو دوسری تقویمات اور جنتریوں کے مقابلہ

میں بہت آسان بنانے کی کوشش کی ہے، صرف تقویم ہی کو نہیں ہم نے روحانی عملیات کے بے شمار فارمولوں کو جو اَدق اور مشکل ترین زبان میں کتابوں میں درج تھے ہم نے انہیں بہت ہی سہل انداز میں اور بالکل آسان زبان یعنی ایسی زبان میں ہدیۂ قارئین کیا ہے کہ جسے مادری زبان کے سوا کوئی اور نام نہیں دیا جاسکتا لیکن اگر پھر بھی کچھ باتوں میں اور کچھ مسئلوں میں پیچیدگیاں باقی رہ گئی ہوں تو ہم ان کو بھی سلجھانے کی کوشش کریں گے کیونکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے قارئین کے دلوں تک پہنچیں اور ان کے ذہنوں پر دستک دینے میں کامیاب ہوجائیں، پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو بروقت بے تکلف آپ ہم سے پوچھ لیں آپ کی مکمل رہنمائی کرنا اور آپ کو منزل مقصود تک پہنچانا ہماری اخلاقی اور شرعی ذمہ داری ہے، جسے ہم انشاء اللہ آخری حد تک نبھانے کی کوشش کریں گے۔

ہاشمی روحانی مرکز کی طرف سے جو نقوش تیار کئے جاتے ہیں ان کے ہدیئے الگ الگ ہوتے ہیں آپ جس نقش کی ضرورت محسوس کریں تو ہمیں بتادیں، انشاء اللہ ہم بروقت تیار کرکے آپ کو بھجوادیں گے، سورج اور چاند گرہن کے موقعوں پر حروف صوامت کا جو نقش تیار کیا جاتا ہے اس کا ہدیہ پانچ سو روپے ہوتا ہے، جن کتابوں کے لئے آپ نے تحریر کیا ہے وہ کتابیں آپ کو پوسٹ سے بھجوادی جائیں گی لیکن اگر آپ اپنے مقامی ایجنٹ سے خریدیں گے تو آپ کو آسانی رہے گی اور آپ کو سستی پڑیں گی، کیونکہ محصول ڈاک آپ کو مہنگا پڑے گا، پھر بھی آپ ابوسفیان عثمانی کے فون پر بات چیت کرلیں اور ان سے رعایت کی بھی بات کرلیں انشاء اللہ آپ کو رعایت کے ساتھ کتابیں روانہ کردی جائیں گی۔

آپ کس چیز کے ایجنٹ بننا چاہتے ہیں، اگر رسالے کے تو حیدرآباد میں پہلے ہی سے ایجنسی موجود ہے، اس لئے دوسری کوئی ایجنسی نہیں بنائی جاسکتی، کیونکہ یہ ہمارے اصولوں کے خلاف ہے لیکن آپ رعایت کے لئے شمس نیوز ایجنسی سے رابطہ قائم کرسکتے ہیں زیادہ رسالے لینے پر وہ آپ کو کمیشن دیں گے، ضروری سمجھیں تو آپ ہمارا حوالہ دے کر ان سے بات چیت کرلیں۔

علم الاعداد کا اصول یہ ہے کہ ذات یا برادری کی پہچان کے لئے جو اضافی نام ہوتے ہیں یا نسبتیں ہوتی ہیں ان کے اعداد شامل نہیں کئے جاتے، جیسے کسی نام کے ساتھ اگر خان، صدیقی، عثمانی، وارثی، چشتی، قادری وغیرہ کی طرف نسبت ہو تو ان کے اعداد نہیں لئے جائیں گے، البتہ عرفیت اگر نام کا جزء ہو تو اس کے اعداد شامل کئے جائیں گے، خطابات کے اعداد شامل نہیں ہوں گے، البتہ تخلص کے اعداد شامل کئے جاتے ہیں، اگر کسی شاعر کا نام محمد انور ہے اور تخلص شارز ہے تو اس میں شارز کے بھی اعداد لئے جائیں گے۔ آپ کا نام احمد محی الدین قادری اور عرفیت گورے میاں ہے، یہ دو الگ الگ نام ہیں، غالباً گورے میاں آپ کے نام کا جزء نہیں ہے، کچھ لوگ آپ کو احمد محی الدین کے نام سے جانتے ہوں گے اور کچھ لوگ گورے میاں کے نام سے، احمد محی الدین کے اعداد ۸ ہیں اور گورے میاں کے اعداد ۴ ہیں۔ نام کے ان دونوں جزء ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن ان دونوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے، قادری کے اعداد آپ کے نام کے اعداد میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

روحانی تقویم میں ہم نے چاند کی جو تاریخیں دی ہیں ان پر مکمل بھروسہ کریں، ایک سال میں ہلال کمیٹیاں کئی کئی بار غلطیاں کرتی ہیں اور اس سے ملت کا بہت بڑا نقصان ہوتا ہے، کیونکہ عبادت و ریاضت کے معاملات میں چاند کی تاریخوں کا ہی اعتبار ہوتا ہے اور اگر یہ غلط ہوں تو سب کچھ غلط ہوجاتا ہے۔ ہم روحانی تقویم میں تمام اصول کو پیش نظر رکھ کر چاند کی تاریخوں کی نشاندہی کرتے ہیں، چنانچہ ربیع الاول کے مہینے میں ہماری تحقیق درست ہے اسی کو معتبر سمجھیں، باقی جو کچھ اعلانات کے ذریعہ ہوا ہے اور جس کو کثیر لوگوں نے درست سمجھا ہے انہوں نے غلطی ہے اور اس سال عید میلاد النبی اتوار کو منائی گئی جب کہ عید میلاد النبی پیر کے دن منائی جانی تھی۔

اس سال ماہ رمضان اُصولاً ۳۰ دن کا ہوگا لیکن اغلب گمان یہ ہے کہ چاند دیکھنے والے لوگ ۲۹ ہی روزے رکھیں گے اور غل غپاڑہ اس طرح مچے گا کہ مفتیوں اور مولوی بھی بے چارے گمراہ ہوکر رہ جائیں گے اور چاند کا اعلان کردیں گے، دنیا میں جو کچھ بھی ہو اور چاند پر سٹہ لگانے والے کتنے بھی کامیاب ہوں ہمیں اپنا فریضہ ادا کرنا ہے، کوئی مانے نہ مانے ہمیں امت کی صحیح رہنمائی کرنی ہے، باقی اللہ جو چاہے اس دنیا میں وہی ہوتا ہے اور اس کے سامنے ہم سب مجبور و بے بس ہیں۔

روحانی تقویم کے صفحہ ۱۶۴ پر شرف زہرہ کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے لکھا تھا، فروری رات ۲ بج کر ۳۹ منٹ سے ۵ رفروری رات ۱۰ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ یہ عبارت بالکل درست ہے، عیسوی تاریخ میں رات کو ۱۲ بجے

تاریخ بدل جاتی ہے، ۵؍فروری سے مراد یہ ہے کہ ۴؍فروری گزرنے کے بعد جو رات آئے گی اس میں رات کو ۱۲ بجے تاریخ بدل جائے گی، رات کو ۱۲ بجے ۵؍تاریخ ہوگی اس کے بعد اگلا دن گزر کر رات کو ۱۰ بجے تک، ظاہر ہے کہ ۵ ہی تاریخ رہے گی۔ صفحہ ۵۷ پر ڈبل وضاحت ہوگئی ہے، دوسری وضاحت غلط تھی، اس کے لئے ہم آپ سے اور تمام قارئین سے معذرت طلب کرتے ہیں، انشاء اللہ آئندہ اس بارے میں کوئی غلطی نہیں ہوگی، صفحہ ۴۵ پر ۷ کا ہندسہ کمپیوٹر کی غلطی ہے اس کو نظر انداز کردیں۔ نوروز سے مراد برجوں کے حساب سے نئے سال کی شروعات ہے، اس سال نوروز ۲۰؍مارچ ۲۰۱۲ء کو پڑ رہا ہے، گویا کہ نیساں کا مہینہ ۱۳؍اپریل سے شروع ہوگا، ۱۳؍اپریل سے ۱۳؍مئی کے درمیان جو بارش ہوگی اس کی قدر کریں اور اس کو حسب قاعدہ استعمال میں لائیں، اعداد کو استنطاق دینے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اعداد کو باہم اس وقت تک جوڑا جائے جب تک مفرد عدد برآمد نہ ہوجائے، مثلاً ۳۴۸ کو باہم استنطاق اس طرح کریں۔
۸+۴+۳=۱۵ ہوئے، اب ۵ اور ایک کو باہم جوڑ کر مفرد عدد نکالیں گے ۵+۱=۶ گویا کہ ۳۴۸ کو جو باہم استنطاق کیا تو مفرد عدد ۶ برآمد ہوا۔ بہتر ہوگا کہ اس بارے میں مکمل جانکاری حاصل کرنے کے لئے آپ ہماری مرتب کردہ علم الاعداد کا مطالعہ کریں۔

کسی بھی فرد کا متعلقہ ستارہ اس کی تاریخ پیدائش سے نکلتا ہے، تاریخ پیدائش کے وقت سورج جس برج میں مقیم ہوگا اس برج سے جو ستارہ منسوب ہوگا وہی اس شخص کا ستارہ ہے، کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پیدائش کے وقت جس ستارے کی حکمرانی ہوتی ہے وہی نومولود کا ستارہ ہوتا ہے، لیکن یہ بات غلط ہے، بوقت پیدائش جس ستارے کی ساعت چل رہی ہو وہ بھی نومولود پر کسی نہ کسی انداز میں اثر انداز ہوتا ہے لیکن یہ ستارہ قسمت کا ستارہ نہیں ہوتا۔ جن حضرات کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو ان کا برج اور ستارہ نکالنے کے لئے ان کے اعداد مع والدہ نکال کر ۱۲ سے تقسیم کیا جاتا ہے، اس کے بعد جو باقی رہے اس سے برج اور ستارہ اخذ کیا جاتا ہے، یہ طریقہ محض قیاسی ہے اور وقتی طور پر کام نکالنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اب رہے وہ حروف جن کا ذکر آپ نے اپنے سوال میں کیا ہے تو وہ حروف برج سے متعلق ہوتے ہیں، مثلاً برج جدی سے متعلق یہ حروف ہیں ج، خ، گ اور برج جدی سے منسوب ستارہ زحل ہے، اسی طرح ث، س، ش، اور ص برج دلو سے متعلق ہے اور برج دلو کا ستارہ بھی زحل ہی ہے۔ روحانی تقویم کے صفحہ ۱۵۰ پر ہم نے بروج سے متعلقہ پتھروں کا ذکر کیا ہے، جن لوگوں کو اپنی تاریخ پیدائش کا علم نہیں ہے وہ اس چارٹ سے مدد حاصل کرسکتے ہیں، مثلاً کسی کا نام حرف ج سے شروع ہوتا ہے تو اس کو سمجھنا چاہئے کہ اس پر برج جدی اور ستارہ زحل اثر انداز ہیں لیکن یہ ایک قیاسی طریقہ ہے، برج اور ستارہ صحیح طور پر تاریخ پیدائش ہی سے نکالے جاتے ہیں اور وہی صدفی صد درست ہوتے ہیں۔

آپ نے عربی مہینوں اور دنوں کے حروف اور اعداد کا جو مشورہ دیا ہے اس کو ہم پیش نظر رکھیں گے اور جلد ہی اس پر غور کریں گے۔

خط کے آخر میں آپ نے اپنے جن حالات کا ذکر کیا ہے اور اولاد کی نافرمانیاں اور ان کی بے توجہی کا جو تذکرہ کیا ہے وہ قابل افسوس ہے، انسان اولاد کے لئے کتنی دعائیں کرتا ہے اور ان کی پرورش میں کتنے دُکھ اٹھاتا ہے اور کتنی بے آرامی برداشت کرتا ہے لیکن بڑھاپے میں پہنچ کر جب یہی اولاد دُکھ دیتی ہے اور بے رخی برتتی ہے تو جتنا بھی رنج ہو کم ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ صبر وضبط کرتے رہیں اللہ آپ سے راضی رہے گا، البتہ گناہوں کا خیال کرکے رونا اور احتساب آخرت کی فکر سے تڑپنا ایمان کے صحت مند ہونے کی علامت ہے، آپ آنسو بہاتے وقت یہ یقین رکھیں جو آنسو اللہ کے ڈر سے آنکھ سے گرے گا وہ دوزخ کی دہکتی آگ کو ٹھنڈا کردے گا۔

آپ روزانہ ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھا کریں اور تین سو مرتبہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْب پڑھا کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، انشاء اللہ اولاد سرنگوں ہوگی، ورنہ پھر غیب سے کوئی مدد آئے گی، ایسی مدد جس سے آپ کے مسائل بھی حل ہوں گے اور روح کو قرار بھی میسر ہوگا۔

میں آپ کے لئے دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو سکون دل کی دولت سے بھی نوازے اور دنیاوی مال ودولت سے بھی سرفراز کرے وہ بہت بڑا ہے اور وہ کن فیکون کی قدرتوں سے پوری طرح بہرہ ور ہے وہ جس گھڑی آپ کے حالات بدلنے کا فیصلہ کرلے گا پل بھر میں آپ کے حالات بدل جائیں گے، حوصلہ اور ہمت برقرار رکھیں اللہ کی مدد ضرور آئے گی اور ایک دن رنج والم کے بادل ضرور چھٹیں گے اور ایک دن آپ کی قسمت کا مطلع انشاء اللہ ضرور صاف ہوگا۔

☆☆☆

قسط نمبر: ۶۸

کرشماتِ جَفر

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت وتسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

حسن الہاشمی

رزق میں خیر و برکت، آمدنی میں اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اُترتا ہے اور جس کے حیرتناک نتائج برآمد ہوتے ہیں، یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک حصہ ہے جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔
اس روحانی طریقے کی ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی، اب تک ۲۳ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں، اس ماہ ۲۴ویں قسط قارئین کی نذر کی جارہی ہے۔

ان تمام قسطوں سے قارئین اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق استفادہ کریں، قارئین اس مضمون کی ہر قسط کو گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے۔ قارئین اعداد کے ٹوٹل کو اچھی طرح چیک کرلیں، اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہوجائے تو اس کی بھی اصلاح کرلیں اور استفادہ کرتے وقت اس طریقے کے تمام اصولوں کو پیش نظر رکھیں۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے، مثلاً طالب کا نام نور احمد اور والدہ کا نام تبسم سلطانہ ہے، نور احمد کے اعداد ۳۰۹ اور تبسم سلطانہ کے اعداد ۶۵۷ ہیں، دونوں کے مجموعی اعداد ۹۶۶ ہیں، چونکہ نور احمد کے نام کا پہلا حرف ن ہے، اس لئے قرآن حکیم میں حرف ن جتنی بار آیا ہے اس کی پانچ گنی تعداد اس طریقے میں شامل کریں گے۔ قرآن حکیم میں حرف ن ۴۰۱۹۰ بار آیا ہے اور اس کی پانچ گنی تعداد ہوئی دولاکھ نوسو پچاس (۲۰۰۹۵۰)

قرآن حکیم میں جن سورتوں کے نام حرف نون سے شروع ہوئے ہیں وہ کل ۸ ہیں، ان کے نام مع اعداد یہ ہیں، سورۂ نساء اعداد ۱۳۹۲۹۲۳، سورۂ نحل اعداد ۵۲۰۱۸۸، سورۂ نمل اعداد ۳۴۰۹۶۲، سورۂ نجم اعداد ۷۴۳۳۴، سورۂ نوح اعداد ۷۴۳۱۴، سورۂ نبا اعداد ۵۲۶۵۶، سورۂ نصر اعداد ۶۱۲۴، سورۂ ناس اعداد ۵۲۹۶، مجموعی تعداد ۲۶۶۶۳۹۷۔

ن سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی مع اعداد یہ ہیں۔ یانورُ اعداد ۲۵۶، یانافع اعداد ۲۰۱، مجموعی اعداد ۴۵۷، کل اعداد یہ ہوئے۔

اعداد نام مع والدہ　　۹۶۶

اعداد حرف نون ۵ سے ضرب دینے کے بعد　　۲۰۰۹۵۰

قرآن حکیم کی سورتوں کے مجموعی اعداد　　۲۶۶۶۳۹۷

اعداد اسماء الٰہی　　۴۵۷

ٹوٹل　　۲۸۶۸۷۷۰

ان میں سے وضع کئے　　۶۰۰

۴)۲۸۶۸۱۷۰(۷۱۷۰۴۲

۲۸
×۶
۴
۲۸
۲۸
×۱۷
۱۶
۱۰
۸
۲

پہلے خانہ میں ۷۱۷۰۴۲ رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کریں گے، نقش میں چونکہ کسر آرہی ہے اس لئے نویں خانہ میں ۲۱ کا اضافہ کریں گے۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۱۷۱۸۲	۷۱۷۲۴۳	۷۱۷۳۰۳	۷۱۷۰۴۲
۷۱۷۲۸۳	۷۱۷۰۶۲	۷۱۷۱۶۲	۷۱۷۲۶۳
۷۱۷۰۸۲	۷۱۷۳۴۳	۷۱۷۲۰۳	۷۱۷۱۴۲
۷۱۷۲۲۳	۷۱۷۱۲۲	۷۱۷۱۰۲	۷۱۷۳۲۳

وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کئے جائیں گے ایک طالب کے پاس رہے گا، ایک طالب کے گھر میں لٹکے گا، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے دونوں نقش اگر نوچندی اتوار کو لکھے جائیں تو بہتر ہے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆

عملیات حروف صوامت

کسی بھی جائز مقصد میں کامیابی کے لئے اس عمل کو اپنے تجربہ میں لائیں، انشاءاللہ زبردست کامیابی ملے گی اور بہت جلد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے۔ اس عمل میں نقش خالی البطن ہی تیار کرنا ہے اور اس عمل میں کلمہ طیبہ سے روحانی مدد حاصل کرنی ہے۔ کلمہ طیبہ کے دو جزء ہیں، پہلا جزء ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دوسرا جزء ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ یہ دونوں جزء حروف صوامت پر مشتمل ہیں۔ ان کے کل اعداد ۶۲۱ ہیں۔

اگر کسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنی ہے تو طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے وہ حروف حذف کردیں جو نقطے والے حروف ہیں، بقیہ حروف کے اعداد نکال کر ان میں ۶۲۱ کا اضافہ کردیں، پھر کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں، خارج تقسیم کو پہلے خانہ میں رکھ کر ہر خانہ میں اتنے ہی اعداد کا اضافہ کرتے رہیں اگر نقش میں کسر آجائے تو چھٹے خانہ میں باقی قسمت بھی جمع کردیں۔

مثلاً سرور احمد ابن عقیلہ بانو کے لئے کامیابی روزگار کا نقش بنانا ہے تو سب سے پہلے سرور احمد اور عقیلہ بانو کے ناموں میں سے نقطے والے حروف حذف کرکے اعداد برآمد کریں گے، ان دونوں ناموں کے نقطے والے حروف حذف کرکے جو حروف باقی رہے وہ مع اعداد یہ ہیں۔

س، ر، و، ر، ا، ح، م، د، ع، ل، ہ　　۶۲۴

کلمہ طیبہ کے اعداد　　۶۲۱

ٹوٹل　　۱۲۴۵

کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کیا　　۱۲) ۱۲۴۵ (۱۰۳

۱۲
×
۴۵
۳۶
۹

خارج قسمت ۱۰۳ آیا، ۹ باقی رہے، نقش کے پہلے خانہ میں ۱۰۳ رکھ کر ہر خانہ میں ۱۰۳ کا اضافہ کرتے رہیں گے، نقش میں چونکہ کسر آرہی ہے اس لئے چھٹے خانہ میں بجائے ۱۰۳ کے ۱۱۲ کا اضافہ کریں گے، باقی خانوں میں آخر تک ۱۰۳ کا ہی اضافہ کرتے رہیں گے۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۸	۳
۵		۷
۶	۴	۲

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۳	۹۳۳	۳۰۹
۵۱۵	برائے کامیابی روزگار	۷۳۰
۶۲۷	۴۱۲	۲۰۶

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۲۴۵ آرہی ہے، نقش خالی البطن میں درمیانی خانہ میں اپنا مقصد لکھ دینا چاہئے، نقش دو تیار کرنے چاہئیں، ایک نقش طالب کے گھر میں لٹکادیں اور ایک نقش طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک کریں، ترقی اور کامیابی کے نقوش ساعت مشتری، ساعت شمس، ساعت زہرہ، ساعت قمر میں تیار کرنے چاہئے، اگر اس طرح کے نقوش عروج ماہ اور چڑھتے سورج میں تیار کریں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور انشاءاللہ زبردست کامیابی ملے گی اگر ساعتوں کا علم نہ ہو تو پھر سورج نکلنے کے بعد پہلے گھنٹے میں جمعرات کے دن، اتوار کے دن، جمعہ کے روز یا پھر پیر کے روز نقش تیار کرنے چاہئیں، عروج ماہ سے مراد چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴؍ تاریخ تک کا عرصہ ہے اور چڑھتے سورج کا مطلب ہے سورج نکلنے کے بعد دوپہر زوال کے وقت سے پہلے پہلے زوال تقریباً سوا بارہ بجے ہوتا ہے۔ اپنے علاقہ کے زوال کے وقت کا خود اندازہ کرلیں یا کسی سے معلوم کرلیں۔

قسط نمبر: ۱۳۰

مفتاح الارواح

حسن الھاشمی

مصائب ومسائل سے نجات حاصل کرنے کے لئے

ان کلمات کو سفید کاغذ پر کالی سیاہی سے لکھ کر آبِ جاری میں ڈال دیں، اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کر کے لگا تار ۷؍روز تک کریں اور روزانہ سورج نکلنے سے پہلے پانی میں چھوڑ دیں۔ انشاءاللہ مصائب ومسائل سے نجات ملے گی اور غیب سے زبردست امداد ہوگی۔ **کلمات** یہ ہیں: **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم، مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلُ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ رَبِّ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ** بحرمةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَ اٰلِهٖ وَاكْشِفْ ضُرِّىْ وَ هَمِّىْ وَ فَرِّجْ عَنِّىْ وَ غَمِّىْ.

کسی بھی حاجت کے لئے

نوچندی جمعرات سے عمل شروع کریں اور چار ہزار نو سو چھ مرتبہ ''یا وَالِی'' نمازِ فجر کے بعد خلوت میں بیٹھ کر پڑھیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاءاللہ جو بھی حاجت اور خواہش ہوگی چند دنوں میں پوری ہوجائے گی۔ مذکورہ اسم الٰہی کا ورد صرف ۷؍روز تک کرنا ہے، نقش تکمیلِ حاجت تک گلے ہی میں رہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۴	۱۱۲۷	۱۱۳۱	۱۱۱۷
۱۱۳۰	۱۱۱۸	۱۱۲۳	۱۱۲۸
۱۱۱۹	۱۱۳۳	۱۱۲۵	۱۱۲۲
۱۱۲۶	۱۱۲۱	۱۱۲۰	۱۱۳۲

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

چار کاغذوں پر سو مرتبہ ''یا قہار'' لکھے اور نیچے دشمن اور اس کے بعد اس کی ماں کا نام لکھ دے اور ان میں سے ایک کاغذ کو آگ میں جلا دے، ایک کاغذ کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے، ایک کاغذ کو کسی ایسے درخت پر باندھ دے جس پر پھل نہ آتے ہوں اور ایک کاغذ کو کسی ویران جگہ پر دبا دے۔ انشاءاللہ دشمن کے شر سے محفوظ ہوجائے گا۔

بانجھ پن دور کرنے کے لئے

اگر کوئی بانجھ عورت ان کلمات کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے تو انشاءاللہ اس کا بانجھ پن دور ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم علی علی علی علی علی علی لہ لہ لہ لہ لہ لہ بہ بہ بہ بہ بہ بہ ھوھوھوھوھوھو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصلی اللہ علیٰ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

محبت کی کامیابی کے لئے

عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات کو ساعتِ مشتری میں اس نقش کو لکھ کر اپنے مکان کی مشرقی دیوار پر چسپاں کر دیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

قوت باہ کے لئے

اگر کسی کی قوت باہ کم ہو جائے تو اس نقش کو زعفران سے لکھ کر اس کو سادے پانی سے دھو کر اس میں مصری گھول کر پی لے اور اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ قوت باہ بحال ہوگی۔
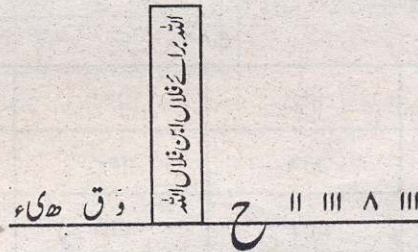
بندش مردانگی کھولنے کے لئے

زیتون کے ایک پتے پر یہ لکھیں: وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِاَيْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ. اور اس پتے کو مرد نگل لے اور دوسرے پتے پر لکھے وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ اور اس کو عورت نگل لے۔ اس عمل کو ۷ روز تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ بندش کھل جائے گی۔

نزلہ اور زکام سے محفوظ رہنے کے لئے

کالی مرغی کے انڈے پر یہ کلمات لکھ کر انڈے کو گھر کے کسی بھی حصے میں لٹکا دیں، کچن میں نہ لٹکائیں۔ انشاء اللہ گھر کے سبھی افراد نزلہ و زکام سے محفوظ ہو جائیں گے۔

طیوش طمطوعش بشدادو غرورا سکن اسکن اسکن اُخرج اُخرج اُخرج اُخرج اُخرج لے ع ھے ھے ھے بہ سر ✱ ۶۶۶۶۶۶۶ رھے صم مسدم

کامیابی حاصل کرنے کے لئے

نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سو مرتبہ یہ پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم یاقدیمُ یادائمُ یا فردُ

یا وترُ یا حیُّ یا قیومُ یا واحدُ یا صمدُ من لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ.

اطلاعِ دفینہ

سورۂ عبس کو اُس مقام پر بیٹھ کر گیارہ مرتبہ پڑھے جہاں دفینے کا گمان ہو پھر سو جائے، انشاء اللہ خواب میں نشاندہی ہو جائے گی۔

کلیدِ کامیابی

بسم اللہ کا یہ عمل عجیب و غریب عمل ہے جو ہر جائز مقصد میں کامیابی تک پہنچاتا ہے۔ بسم اللہ کے ۱۹؍حروف ہیں اور بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں۔ ماہرین نے اس عمل کا طریقہ یہ تجویز کیا ہے کہ بسم اللہ کے اعداد میں بالترتیب حروف کے اعداد شامل کر کے ۱۹؍دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ مثلاً پہلے دن بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ میں بسم اللہ کے پہلے حرف ب کے ۲ عدد شامل کر کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں، دوسرے دن ۷۸۶ میں حرف سین کے ۶۰ اعداد شامل کرکے جو تعداد بنے اتنی مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ اس طرح ۱۹؍دن تک پڑھتے رہیں۔ پڑھنے کا وقت اپنی سہولت کے مطابق وقت متعین کریں، ویسے سب سے موزوں وقت نمازِ فجر کے بعد ہوتا ہے، انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے ہر جائز مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔ اگر دورانِ عمل کامیابی مل بھی جائے تب بھی ادب کا تقاضہ یہ کہ ۱۹ دن کی تکمیل کرلیں۔ درمیان میں عمل نہ چھوڑیں اور اگر خدانخواستہ ۱۹ دن پورے ہونے تک بھی کامیابی نہ ملے تب بھی مایوس نہ ہوں۔ البتہ ۱۹ دن کے بعد عمل ترک کردیں اور اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔

قارئین کی آسانی کے لئے ہم نے روزمرہ کی تعداد مقرر کردی ہے، اوپر کے ہندسے، دنوں کی ترتیب کے ہیں، یعنی پہلا دن، دوسرا دن، تیسرا دن وغیرہ اور نیچے کی تعداد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کی ہے۔ روزانہ اول و آخیر ایک ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لینا چاہئے۔ ترتیب و تعداد یہ ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۷۸۸	۸۴۶	۸۲۶	۷۸۷	۸۱۶	۸۱۶	۷۹۱	۷۸۷	۸۱۶	۹۸۶

۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۷۹۴	۸۲۶	۸۳۶	۷۸۷	۸۱۶	۹۸۶	۷۹۴	۷۹۶	۸۲۶

نقشِ حصولِ مراد

ذیل میں اشکالِ سبع کا ایک نقش دیا جارہا ہے جو انسان کو زبردست کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے اور اس کی تمام مرادیں اللہ کے فضل و کرم سے پوری ہوجاتی ہیں۔ سب سے پہلے یہ جان لیں کہ یہ اشکال سبع کیا ہیں؟ اشکال سبع سے مراد وہ سات شکلیں ہیں جن کی نشاندہی سریانی زبان کے ذریعہ اس امت تک پہنچتی ہے اور ماہرین نے ان کے معانی اور مطالب بہت ہی محنت اور جانفشانی سے اخذ کئے ہیں۔ وہ سات شکلیں جو سات طلسم کہلاتے ہیں مع مراد یہ ہیں:

۱ ✡ یاحیُّ ۲ ااا م یاقیوم

۳ # یاذوالجلال ۴ اااا والاکرام

۵ ھے ٦ ھو

منسوبہ حروف وایام اس طرح ہیں۔

✡	ااا	#	م	ااا	ھے	٦
ف	ج	ش	ت	ظ	خ	ز
اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ

مکمل جدول اشکالِ سبعہ کا مع موکلین اور مع اسماءِ الٰہی یہ ہے۔

شکل	منسوبہ حرف	ستارہ	ایام	اسم الٰہی	اسم سریانی	موکل علوی	موکل سفلی	اعوان
✡	ف	شمس	اتوار	یا فتاح	للطھطیل	روقیائیل	ابوعبداللہ	المذہب
|||	ج	قمر	پیر	یا جبار	مھطھطیل	جبرائیل	ابوالنور	مرۃ الابیض
م	ش	مریخ	منگل	یا شکور	قھطھطیل	سمعیائیل	ابومخرر	الاحمر
#	ث	عطارد	بدھ	یا ثابت	فھطھطیل	میکائیل	ابوالعجائب	برقان
||||	ظ	مشتری	جمعرات	یا ظاہر	نھھطھطیل	صرفیائیل	ابوولید	شمھورش
ھے	خ	زہرہ	جمعہ	یا خبیر	جھلططلیل	غسیائیل	ابوالحسن	ذوبعۃ ابیض
٦	ز	زحل	ہفتہ	یا زکی	لخھطھطیل	کسفیائیل	ابونوح	میمون

نوچندی اتوار کو نقش حصولِ مراد غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہن کر خوشبو سے معطر کرلیں اور بخور روشن کر کے مرتب کرلیں اور اسی دن یا فتاح ۴۸۹ مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کردیں اور نقش کو احتیاط سے رکھ لیں، پیر کے دن یا جبارُ ۲۰۶ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کریں، منگل کے دن یا شکور ۵۲۶ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں، بدھ کے دن یا ثابت ۹۰۳ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں، جمعرات کے دن یا ظاہر ۱۱۰۶ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں، جمعہ کے دن یا خبیر ۸۱۲ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں اور سنیچر کے دن یا زکی ۳۷ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں۔ اسکے بعد نقش کو پیک کردیں اور ہرے کپڑے میں تیار کر کے رکھ لیں، اگلے دن اتوار ہوگا، سورج طلوع ہونے کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں اور اس کو گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ بہت جلد اپنی مراد کو پہنچ جائیں گے۔

نقش اس طرح بنے گا۔ نقش کی چال دائیں سے بائیں پھر اوپر سے نیچے ہے۔

قول　　للطھیل مھطھطیل قھطھطیفل فھطھطیل نھطھطیل جھلططیل لمخھطھطیل　　الحق

فتاح جبار شکور ثابت ظاہر خیر ذکی

✡ ||| م # |||| ھے ٦

ف	ج	ش	ت	ظ	خ	ز
ج	ش	چ	ظ	خ	ز	ف
ش	ث	ظ	خ	ز	ف	ج
ث	ظ	خ	ز	ف	ج	ش
ظ	خ	ز	ف	ج	ش	ث
خ	ز	ف	ج	ش	ث	ظ
ز	ف	ج	ش	ث	ظ	ز

فتاح جبار شکور ثابت ظاہر خیر ذکی

فتاح جبار شکور ثابت ظاہر خیر ذکی

المذہب مرۃ الابیض الاحمر برقان شمھورش زوبعۃ میمون

روقیائیل جبرائیل سمعیائیل میکائیل صرفیائیل عنیائیل کسفیائیل

فتاح جبار شکور ثابت ظاہر خیر ذکی

۴۲　　[illegible]　　۱۱۱۲

تمام مشکلات سے نجات کے لئے

سورہ فاتحہ کا یہ عمل بھی کامیابی کی کنجی ہے۔ اس عمل کے ذریعے کسی بھی مہم میں، مقدمہ میں، کسی جنگ میں، کسی گریختہ کی واپسی کے لئے غیبی امداد کے لئے کسی مہلک بیماری سے نجات کے لئے غرضیکہ کسی بھی مقبولیت میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اور کسی بھی مصیبت اور مشکل سے چھٹکارا پانے کے لئے اس عمل کو کیا جا سکتا ہے۔ سورۂ فاتحہ کو مع بسم اللہ مندرجہ ذیل انداز سے پڑھنا ہے اور سات دن میں اس عمل کو پورا کر لینا ہے اور کم سے کم ۲۸ دن تک اس عمل کو جاری رکھنا ہے۔ سات دن میں اس عمل کا چلہ پورا ہوگا اور اس حساب سے لگاتار ۴ چلہ کرنے ہیں۔ روزانہ ایک کاغذ پر اپنا مقصد لکھیں، بہت مختصر انداز میں، پھر اس کاغذ کو تعویذ کی شکل دے لیں، اس طرح ایک چلہ میں ۷ تعویذ بنیں گے۔ روزانہ اپنے مقصد کے الفاظ اور کلمات ایک ہی ہیں، گویا کہ جو پہلے دن لکھا جائے روزانہ جوں کے توں ان ہی الفاظ کو نقل کرنا ہے۔ ۷ دن مکمل ہو جانے پر آٹے کی سات گولیاں بنا کر انہیں کسی دریا میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ۲۸ دن میں مقصد میں کامیابی ملے گی اور مصائب و مسائل سے نجات حاصل ہوگی۔ نوچندی اتوار سے اس عمل کی شروعات کریں اور عشاء کے بعد کا وقت پڑھائی کا رکھیں تو بہتر ہے۔

۱	اتوار	۸۵۲	بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين
۲	پیر	۶۱۸	بسم الله الرحمن الرحيم الرحمٰن الرحيم
۳	منگل	۲۴۲	بسم الله الرحمن الرحيم ملك يوم الدين
۴	بدھ	۸۳۶	بسم الله الرحمن الرحيم اياك نعبد و اياك نستعين
۵	جمعرات	۱۰۷۳	بسم الله الرحمن الرحيم اهدنا الصراط المستقيم
۶	جمعہ	۱۸۰۷	بسم الله الرحمن الرحيم صراط الذين انعمت عليهم
۷	ہفتہ	۴۲۰۳	بسم الله الرحمن الرحيم غير المغضوب عليهم ولا الضالين

دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی منگل کو پہلی ساعت میں یہ نقش لکھے اور ۹۰۰ مرتبہ جَلْجَلُتْ پڑھ کر نقش پر پھونک دے، اس کے بعد نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں از و پر باندھ لے۔ انشاء اللہ دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ج	ل	ج	ل	ت
ل	ج	ل	ت	ج
ج	ل	ت	ج	ل
ل	ت	ج	ل	ج
ت	ج	ل	ج	ل

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

... سے اس گھر میں بفضل خداوندی ... ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے۔ جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

مجرب عملیات

نقش برائے ادائیگی قرض

آیت مقصودہ کا نقش ذوالکتابت ساعت مشتری میں بروز جمعرات اور عروج قمر میں لکھے جبکہ قمر تمام نحوسات سے پاک ہو، مشتری کے سعد نظرات ہوں۔ حامل لوح کو غالب سے مدد ملے گی، تھوڑے عرصے میں وہ غنی ہوجائے گا۔ (آیت سورۂ تغابن میں ہے)

۷۸۶

۲۸۵۳	۲۴۴۱	۶۸۶	۲۱۶۴
ان تقرضوا اللہ قرضاً حسنا	یضعفہ لکم ویغفرلکم	واللہ شکورٌ حلیم	عالم الغیب والشھادۃ العزیز الحکیم
۶۸۷	۲۱۶۳	۲۸۴۴	۲۴۴۰
۲۱۶۲	۶۸۴	۲۴۴۳	۲۸۴۵
۲۴۴۲	۲۸۴۶	۲۱۶۱	۶۸۵

محبت کے لئے

جن دومیاں بیوی کے درمیان ناچاقی ہو یا نفرت ہوگئی ہو یا اولاد، بھائی بہنوں کے درمیان کشیدگی ہو، یا شادی کا مقصد ہو تو طالب و مطلوب معہ والدہ کے اعداد قمری حاصل کرکے حاصل شدہ اعداد کے مطابق قرآن پاک کی آیت مبارکہ والقیت علیك محبة منی آیت نمبر 38 سورہ طٰہٰ صبح وشام ورد کرے اور آیت مقدسہ کی لوح زعفرانی یا نقرئی یا طلائی جتنی توفیق ہو پاس رکھے، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ یہ لوح رنقش مقدس قمر یا زہرہ کے قرآن یا اس کی تثلیث وتدریس میں لکھے۔

نوٹ: بریکٹ والے ہندسے نقش کی چال کے ہیں۔ اصل نقش رلوح میں یہ کونے والے ہندسے نہیں لکھے جائیں گے۔

نماز حاجت

حاجت برآنے کے لئے یہ وہ نماز ہے جس کو الصلوٰۃ المضطر بھی کہتے ہیں۔ یہ نماز عجیب وغریب اثر رکھتی ہے۔ مصائب زندگی سے نجات پانے کے لئے تیر بہدف ہے۔ چار رکعت نماز ہے جو دو درود سلام سے پڑھی جاتی ہے۔

ترکیب

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25 مرتبہ یہ پڑھیں: ''اُفَوِّضُ اَمْرِی اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَاد'' اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد 25 مرتبہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ'' اور تیسری رکعت میں بعد الحمد 25 مرتبہ ''حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ'' اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد 25 مرتبہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمُ'' پڑھے اور لام دے کر 25 مرتبہ درود شریف پڑھے اور جناب واہب العطایا سے اپنا مطلب عرض کرے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

نکاح کے لئے

کسی لڑکی کو نکاح کے لئے پیغام بھیجتے وقت آیت لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ پیغام منظور ہوگا۔ ''قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ'' (سورہ آل عمران، پارہ ۳، آیت ۷۳-۷۴)

وسعت رزق کے لئے

روزی میں اضافہ، وسعت رزق، ترقی عہدہ، تنگ دستی اور حصول روزگار کے لئے بعد نماز عشاء روزانہ ۵۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ''یُغْنِیَھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ'' (سورۃ النور، پارہ ۱۸، آیت ۳۳) بہت مجرب ہے۔

سردرد کے لئے

اگر سر میں درد ہو تو تین مرتبہ آیت ذیل کو پڑھ کر دم کریں۔ انشاء

اللہ دردسر جاتا رہے گا" لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ" (سورہ واقعہ، پارہ ۲۷، آیت ۱۹)

تلاش گمشدہ کے لئے

گمشدہ شخص یا کھوئی ہوئی کوئی شئے کے لئے مندرجہ ذیل اسم الٰہی کا روزانہ کثرت سے ورد کریں "یَامُعِیْدُ"۔

بخار کے لئے طلسم

جس شخص کو بخار آرہا ہو، اس طلم کو پاک وصاف ہوکر لکھیں اور مریض کے سرہانے بغیر موم جامہ کئے رکھا جائے۔ مریض ٹھیک ہوجائے گا۔

دفع جن وشیطان

سفید کپڑے کے تین ٹکڑے کرکے لکھیے، ہر ایک کو آگ میں ڈال کر جن گرفتہ کے ناک اور منہ میں دھواں ڈالیں، بفضل خدا اس کے بدن سے نکل جائے گا۔

شادی کے لئے عمل

آج کل والدین اپنے بچے بچیوں کی شادی کے لئے پریشان نظر آتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پریشان نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور قرآن حکیم سے مدد حاصل کریں اور یقین کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن کے اندر مناسب رشتہ مل جائے گا جو کہ آپ لوگوں کی توقعات کے مطابق ہوگا۔ نوچندی اتوار کو مشتری کی ساعت میں زعفران سے نقش کو مرتب کرے اور صبح ہی نماز پڑھنے کے بعد اول وآخر چودہ مرتبہ درود شریف اور ایک مرتبہ "وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْر" پڑھے۔ پڑھنے والا نماز کی پابندی رکھے۔ یہ ورد چالیس دن تک پڑھنا ہے۔ نقش درج ذیل ہے۔

اگر لڑکا ہو تو دائیں بازو پر باندھ لے۔ اگر لڑکی ہے تو گلے میں پہن لے۔

جوڑوں، گھٹنوں کے درد کے لئے

جوڑوں، گھٹنوں یا پورے جسم میں درد کی شکایت ہو تو حضرت جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ سورۂ "تبت یدا" نماز عشاء کے بعد تین بار پڑھ کر درد والی جگہ پر پھونکیں اور یہ عمل روزانہ کریں، جب تک کہ درد میں افاقہ نہ ہوجائے۔ انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

آیات کفایات

کوئی بھی مقصد ہو، کوئی بھی مشکل ہو اپنے مقصد کی نیت سے بعد نماز صبح صرف ۶۰ مرتبہ آیات کفایات پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے گریہ وزاری واشک باری کے ساتھ دعا کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا	وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا	وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا	وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز برائے ادائیگی قرض

تعداد : دو رکعت نماز صبح کی طرح۔ وقت : شب جمعہ

طریقہ : بعد سلام پڑھے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم سو بار، یَاوَھَّابُ ۱۰۰۰ بار، اس عمل کو بارہ شب تک انجام دینا ہے۔

مجرب نماز ادائیگی قرض

طریقہ پہلی رکعت : سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۱۱ بار۔

دوسری رکعت : سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۲۱ بار

تیسری رکعت : سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۳۱ بار

چوتھی رکعت : سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۴۱ بار

نماز کے بعد سورہ توحید ۵۱ بار، صلوٰۃ ۵۱ بار، سجدے میں جائے اور سو بار کہے یا اللہ، یا اللہ پھر حاجت طلب کرے۔

ملازمت ملنے کے لئے

ان اسماء حسنہ کو آخر رات میں تہجد کے بعد ۵۰۰ بار پڑھے، اگر تہجد کے وقت ممکن نہ ہو تو بعد عشاء پڑھے۔ چند دن کی مداومت سے نوکری مل جائے گی، انشاء اللہ یَااَللّٰهُ یَالَطِیْفُ یَافَتَّاحُ یَابَاسِطُ یَارَزَّاقُ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیُ یَامُعْطِیُ یَامُنْعِمُ اور ہر روز اس کی مداومت کرنے سے نوکری سے معطل نہ ہوگا۔

☆☆☆

روحانی معمولات حضرت شیخ حسین احمد مدنیؒ

انیس الحق
قاضی تراجوی (قاسمی)

مریض کا حال جاننا

کسی بھی میٹھی چیز پر سورہ والضحیٰ پ ۳۰، ۲۱ بار پڑھ کر دم کر کے مریض کو کھلا دیں، کھلانے کے بعد کڑوا یا کھارا یا پھیکا لگے تو سحر ہے، اگر بدبودار لگے یا قے کردے یا نہ کھا سکے تو آسیب ہے۔ اگر تیکھا (تیز) لگے یا گرم لگے تو جن ہے۔

جنات کا عمل

گھر یا کسی جگہ جنات کا قیام ہو اور برسوں سے ہو اور بہت ستاتے ہوں تو مرغی کے انڈوں پر ذیل کی عبارت لکھ کر چہار کونوں میں اور درمیان میں دفن کرنے سے جنات وغیرہ بھاگ جائیں گے۔ عبارت یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ. سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ. سُبْحَانَ ذِی الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ هُوَ الْحَیُّ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

طلــــــــع

گھر یا جگہ میں جنات وغیرہ کا خلل ہو

گھر یا جگہ میں جنات وغیرہ کا خلل ہو تو چار کیلوں پر علیحدہ علیحدہ ذیل کی آیت پڑھ کر دم کردیں، پھر چاروں کونوں میں ایک ایک دفن کردیں۔ ۱۰ بار آیت الکرسی اور ۲۵ بار بسم اللہ الرحمن الرحیم. اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا.

مدفون اشیاء کو جاننے کے لئے

مدفون چیز یا اور کوئی چیز معلوم کرنا ہو تو سب سے پہلے باوضو قبلہ رو منہ کر کے بیٹھ کر یہ دعا ۲۱ بار پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھم فاطر السمٰوٰت والارض عالم الغیب و الشہادۃ ھو الرحمن الرحیم اللھم انی اعھدہ الیك فی ھذہ الحیوۃ الدنیا اشھد ان لا الہ الا انت وحدك لا شریك لك و اشھد ان محمدًا عبدك و رسولك فلا تکلس اس کے بعد دو رکعت نفل مدفون یا اور کوئی چیز معلوم کرنے کی نیت سے پڑھے۔ ہر ہر رکعت میں تین تین بار سورۂ فاتحہ اور دو بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ۵۰۰ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور مراقبہ کی حالت میں بیٹھا رہے۔ انشاء اللہ فرشتہ اطلاع دے گا۔

سحر مدفونہ کے لئے

گھر میں سحر دفن ہو تو جاری پانی پر سورۂ ملک پارہ ۲۹ مکمل تین بار پڑھ کر دم کرے، پھر دم کردہ پانی مکان میں دیواروں پر اور کونوں میں اور پورے مکان میں جہاں بھی شک ہو تو وہاں چھڑکے، اسی وقت بطور الہام اطلاع ہوگی کہ سحر کہاں دفن ہے۔ اگر پتہ نہ بھی چلے تب بھی اثر تو جاتا رہے گا۔ یہ عمل تین دن تک کریں۔

آسانئ ولادت

باوضو قبلہ رو بیٹھ کر لکھے پھر درد کے وقت عورت کی بائیں ران پر باندھے اور بچہ ہونے پر تعویذ کھول کر کنویں میں یا دریا میں ڈال دے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

استحاضہ کی زیادتی کے لئے

اگر عورت کو ماہواری زیادہ ہو رہی ہو تو کورے ٹھیکرے پر لکھ کر داہنی ران پر باندھیں۔

۷۸۶

عینینے	و	رد	و
۲ل	ع۷	ح۷	۳۱۲
۵۹	لھا	الھ	مراد
الھ	۷ ۹	۷ ۹	۵۹

بچہ کا رونا

بچہ رو رہا ہو تو جھولہ پر باندھے ۷۸۶ ۵۱۱۱۵ ۱۱ ۱۱ لھے اور یہ آیت بچے کے گلے میں باندھے افمن ھٰذ الحدیث تعجبون وتضحکون ولا تبکون و انتم سٰمدون اور یہ تعویذ پلائیں۔

الرس	قدوس	عرس	فرس
یدوس	بورس	جلویا	اسلام
ومادرما	باج دریا	افرد	یاصواب

بچہ نیند میں بستر پر پیشاب کردے

تو یہ تعویذ موم جامہ کر کے کمر پر باندھے۔

برائے بچھو

جہاں تک بچھو کے کاٹنے کا اثر چڑھا ہو وہاں تک پکڑ کر سورۂ اتحہ ایک بار پڑھے اور چھوڑ دے، پھر دوسری بار پکڑے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر چھوڑ دے، تیسری بار پکڑ کر پھر تین بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور چھوڑ دے۔ اس طرح سات بار پکڑے اور جتنی بار پکڑے اتنی بار سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر دم کرے۔

برائے دفع درد

موم جامہ کر کے درد پر باندھے۔ عبارت یہ ہے۔

(۱) لشکر فرعون در دریاءِ نیل غرق شدہ ہائے

(۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سات بار پڑھ کر غبار پر دم کر کے اس غبار پر دونوں ہاتھ مار کر ملتا رہے، درد کی جگہ اور نیچے کی طرف درد اتارے۔ درد دور ہونے تک یہ عمل کرے۔

قیدی کی رہائی کے لئے

قیدی کی رہائی کے لئے یہ نقش داہنے بازو پر باندھے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۴۱	۳۷	۸
۳۸	۷	۲	۴۰
۶	۳۵	۴۳	۳
۴۲	۴	۵	۳۶

برائے رؤیت سرکار دو عالم ﷺ

ہر جمعرات کو بعد نماز عشاء غسل کریں اور پاک صاف کپڑے پہن کر، خوشبو لگا کر صاف مکان یا جگہ میں ۵۰۰ بار درود پڑھ کر رو بقبلہ زمین پر سو جائیں، یہ عمل سات جمعرات تک کریں، درود شریف یہ ہے:
بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل وسلم و بارك علیٰ روح سیدنا و مولانا محمد فی الارواح و علیٰ جسدہ فی الاجساد و علیٰ قبرہ فی القبور.

برائے حب تعلیم

بچوں کو تعلیم کا شوق ہونے اور شرارتوں سے بچنے کے لئے موم جامہ کر کے گلے میں باندھے یا داہنے ہاتھ پر باندھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الٰھی بحرمة یملیخا مسمیلخا مچلینا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس کشافطیون بتیونس یوانس بوس مرطونس کسطونس بیرونس دینمونس بطیونس مرنوش ذبرنوش شاذنوش مرملونش او کفشططیونس و اسم کلبھم قطمیر یاھادی یاھادی یاھادی یا ذالفضل العظیم یا ذالفضل العظیم یا ذالفضل العظیمو صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر حب خلقہٖ سیدنا و مولانا محمد و الہٖ و صحبہٖ وسلم۔

اسلام الف سے یے تک

قسط نمبر: ۱۰

مختار بدری

بلاشبہ دولت کی گرد آئینۂ دل کو دھندلا کر دیتی ہے اس لئے اسلام چاہتا ہے کہ ہمارے دل جہاں کفر اور نفاق سے پاک ہوں وہیں مال و دولت کی محبت سے بھی پاک ہوں۔

قرآن نے بار بار اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے کو بڑا اجر ملے گا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

تم نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی وہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہیں۔ (۳:۹۲)

اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کو قرض کہا ہے اور آخرت میں اس کا بدلہ بڑھا چڑھا کر دینے کا وعدہ بھی کیا ہے اور پاک مال خرچ کرنے کے اصول بھی مرتب کئے ہیں یہ کہ نیت ٹھیک ہو، مال خرچ کرنے کا مقصد نمود و شان نہ ہو، بلکہ صرف اللہ کی رضا اور اس کے حکم کی تعمیل ہو، دوسری چیز یہ کہ جس پر مال خرچ کیا جائے اس پر احسان جتا کر اسے ایذا نہ دی جائے اور تیسری بات یہ کہ کمائی کا بہترین حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ۝

پھٹکار ہو غیبت کرنے والے اور عیب نکالنے والے پر جس نے دولت اکٹھی کی اور اس کو گن گن کر رکھا، سمجھتا ہے کہ یہ دولت اس کے پاس رہے گی۔ (۱۰۴: ۱،۳)

اسلام نے انفاق کو آخرت کے تصور سے وابستہ کر کے احساس دلایا ہے کہ یہ تمہارے بھی سودمند ہے اور دوسروں کے لئے بھی۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم میں سے کس کو اپنے مال کے مقابلے میں وارثوں کا مال زیادہ پسند ہے، صحابۂ کرامؓ نے کہا۔ "ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارثوں کا مال عزیز ہو، فرمایا۔ "تو اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا، یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور جو اس نے پیچھے چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا مال ہے۔"

انفال

بمعنی غنیمت، یعنی وہ مال جو جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ لگے، بعض کہتے ہیں کہ انفال وہ مال غنیمت ہے جو بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے جسے فئی بھی کہتے ہیں۔ (مفردات)

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

یہ لوگ آپ سے مال غنیمت کا حال دریافت کرتے ہیں، فرما دیجئے کہ یہ نعمتیں اللہ اور اس کے رسول کی ہیں۔ (۸:۱)

انگشتری

انگوٹھی، خاتم، اسلام میں عورتوں کے لئے انگوٹھی پہننے پر خواہ وہ سونے کی ہو یا کسی اور کی، کوئی قید نہیں ہے، مگر مردوں کے لئے صرف چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کندہ تھے اور آپؐ اس انگوٹھی سے مہر کا کام بھی لیا کرتے تھے۔

انہار جنت

جنت کے معنی باغ کے ہیں، قرآن مجید میں جہاں کہیں جنت کی تعریف کی گئی ہے وہاں اس کے ساتھ نہروں کا ذکر بھی آیا ہے، باغ کی زینت اور لطف کو دوبالا کرنے کے لئے پانی کے ذخیرے کا ہونا بھی لازمی ہے، ان نہروں میں سب سے زیادہ مشہور سلسبیل ہے، کوثر و تسنیم بھی یہیں کی نہریں ہیں۔ ان کی تعداد کا ذکر کہیں نہیں ہے، مگر یہ بتایا گیا ہے کہ ان

نہروں کا پانی ہمیشہ خوش ذائقہ رہے گا اور کبھی بدبودار نہ ہوگا، بعض میں دودھ اور بعض میں شراب طہور بہتی ہوگی۔ ایک حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ سے جنت کا سوال کیا کرو تو فردوس کا سوال کیا کرو، کیونکہ وہ جنت کا اعلیٰ اور درمیانی حصہ ہے اور وہیں سے جنت کی نہروں کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ (صحیحین)

اوتاد

واحد، وتد، کھونٹے اور ستون، صوفیاء کی اصطلاح میں وہ چار سرتاج الاولیاء جو ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔

اوقات نماز

کئی مذاہب عالم میں بندگی کے اوقات مقرر ہیں، یہودیوں کے ہاں تین وقت مقرر ہیں، صبح، دوپہر، شام۔ اسی طرح دانیالؑ کے بارے میں ہے کہ وہ ہر روز تین بار اپنے گھٹنوں کے بل جھک کر خدا کے حضور شکر گزاری بجالاتے تھے۔ اسلام میں پانچ وقت کی نمازیں مقرر ہیں اور یہ نمازیں معراج کی رات میں فرض کی گئیں۔ فجر صبح صادق سے طلوع آفتاب تک، ظہر، سورج کے زوال سے لے کر سایہ کے ایک مثل تک بالاتفاق اور بعض ائمہ کی رائے میں دوگنا ہونے تک عصر ظہر کا وقت ختم ہونے یعنی سایہ کے دو مثل ہونے سے غروب آفتاب تک، مغرب غروب آفتاب سے لے کر غروب شفق تک اور عشاء کا وقت غروب شفق سے لے کر صبح صادق تک رہتا ہے۔

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ کسی نے اوقات نماز کے بارے میں استفسار کیا تو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو روز تم ہمارے ساتھ نماز پڑھتے رہو تو تم سمجھ لوگے۔ چنانچہ آفتاب ڈھلنے کے بعد بلالؓ کو اذان کا حکم دیا سورج غروب ہونے پر نماز مغرب پڑھی، اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی، اس وقت شفق چھپ چکی تھی اور پھر دوسرے دن صبح صادق ہی میں نماز فجر ادا کی، اس دن بلالؓ کو ظہر کی نماز کے لئے ذرا ٹھنڈے وقت اذان کہنے کا حکم فرمایا، اس کے بعد پہلے دن کے مقابلے میں ذرا دیر سے نماز عصر ادا فرمائی، پھر شفق غائب ہو جانے سے پہلے نماز مغرب پڑھی اور تہائی رات گزرنے پر عشاء پڑھی اور نماز فجر صبح ہونے پر ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا دونوں دنوں کی نمازوں کے اوقات کے درمیان تم کسی بھی وقت نماز پڑھ سکتے ہو۔ (صحیح مسلم)

اولاد

بچے، واحد، ولد، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپ کی طرف سے اولاد کے لئے اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے، بچہ پیدا ہوتے ہی اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنی چاہئے، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت دونوں جانب منہ پھیرنا ضروری نہیں، ساتویں روز بچے کا عقیقہ کرنا سنت ہے اور مستحب ہے، اگر کوئی شخص بعد بلوغ اپنا عقیقہ خود کرے تو بھی درست ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ پچاس سال کی عمر میں کیا تھا مگر اس وقت بال نکلوانے کی ضرورت نہیں۔

حسن سمرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے رہن ہے، ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اسی روز اس کا نام رکھا جائے اور سر منڈوایا جائے

(ترمذی)

عقیقہ میں لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا ذبح کیا جائے، گوشت یا تو کچا ہی تقسیم کر دیا جائے یا پکا فقراء اور احباب کی ضیافت کر دی جائے اور بچے کے بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کی جانی چاہئے۔ سر منڈوانے کے بعد زعفران یا صندل لگانا ثواب ہے۔

شفقت اور مہربانی بھی اولاد کا حق ہے، حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کو چوما اور پیار کیا تو اقرع بن حابس تمیمی نے کہا میرے دس فرزند ہیں، لیکن میں نے کبھی ان میں سے ایک کو بھی نہیں چوما تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی پر مہربانی نہیں کرتا خدا بھی اس پر مہربانی نہیں کرتا۔ (بخاری)

لڑکیوں کا کان چھدوانا مباح ہے اور لڑکوں کا ختنہ کرنا سنت ہے، بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز کی تاکید کریں۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگو! اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائیں اور جب دس برس کے ہو جائیں تو ترک نماز پر انہیں مارو اور اس وقت ان کے سونے کی جگہ الگ کرو۔"

اولاد خدا کا انعام ہوتی ہے اس لئے اس کی پیدائش پر خوشی منانا اور

ایک دوسرے کو مبارک باد دینا قدرتی امر ہے، اولاد کو پیدا ہونے سے پہلے مابعد میں ضائع کرنا بدترین سنگ دلی اور دونوں جہاں میں ذلت وخواری کا باعث ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کیا ہے، فرمایا ''شرک'' سوال کیا گیا۔ ''اس کے بعد؟'' فرمایا۔ ''تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے ہلاک کردو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے گی۔

اولوالعزم

مضبوط قوت ارادی، والے۔ قرآن مجید میں حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو الوالعزم کہا گیا ہے۔ خبابؓ کہتے ہیں کہ جب مکی زندگی میں مسلمانوں پر مشرکین کی ایذا دہی کا سلسلہ بڑھ گیا تو ہم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خدا سے نصرت کی دعا کریں، فرمایا تم سے پہلی امتوں کے صالحین کو زمین میں گاڑ کر دشمنان دین سر پر آرہ چلا کر دو ٹکڑے کر دیا کرتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے گوشت اور پوست جلا دیا کرتے تھے، مگر ان لوگوں نے سچے دین کو نہ چھوڑا، خدا کی قسم یہ دین اسلام سارے عرب میں پھیل جائے گا اور سب رکاوٹیں دور ہو جائیں گی جہاں تک کہ اکیلا سوار صفاء سے حضرت موت تک سفر کرے گا اسکو خدا کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا مگر تم لوگ جلدی کر رہے ہو۔

اولیاء

ولی جمع دوست، رفیق، اصطلاحاً خدا رسیدہ اور اہل اللہ۔ قرآن مجید میں ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝

سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ (۲۶:۱۰)

اولی الامر

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اولی الامر کی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی اجتماعی معاملات کے سربراہ کار ہیں۔ ان میں ذہنی وفکری رہنمائی کرنے والے علماء، ملکی انتظام کرنے والے حکام، فیصلہ کرنے والے منصف، بستیوں اور محلوں کے سردار وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.

اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہوں، پھر اگر تم میں کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو۔ (۵۹:۴)

بخاری ومسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے اولی الامر کی بات سنے اور مانے خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، تاوقتیکہ اسے معصیت کا حکم دیا جائے اور جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر اسے نہ کچھ سننا چاہئے نہ ماننا چاہئے۔ بخاری ومسلم کی ایک اور حدیث ہے: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے لوگ بھی حاکم ہوں گے جن کی بعض باتوں کو معروف پاؤ گے اور بعض کو منکر تو جس نے ان منکرات پر اظہار ناراضگی کیا وہ بری الذمہ ہو گیا اور جس نے انہیں ناپسند کیا وہ بھی بچ گیا لیکن جو ان پر راضی ہو کر پیروی کرے گا وہ ماخوذ ہوگا۔ صحابہؓ نے دریافت کیا جب ایسے حکام آئیں تو کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں، فرمایا ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔''

اونٹ

شتر، جمل، ابل، قرآن مجید میں ہے۔ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۝

کیا اونٹوں کی نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے۔ (۱۷:۸۸)

یعنی یہ پوچھا گیا کہ کیا کافروں نے اپنے گرد وپیش پر نظر نہیں ڈالی کہ اونٹ کیسے بن گئے، جن خصوصیات کے جانور کی صحرانشینوں کو ضرورت ہے، ٹھیک انہی خصوصیات کے مطابق اونٹ کی تخلیق کی گئی، اسلام میں اونٹ کی قربانی کو جائز قرار دیا گیا ہے، اور اسے ذبح کرنے کا فعل نحر کہلاتا ہے، اونٹ کو بٹھا کر اگلی ٹانگوں کے درمیان میں گردن پر سے کاٹتے ہیں اور یہاں سے اتنا خون ضرور نکلنا چاہئے، جو تین برتنوں میں آسکے۔

اوہام جاہلیہ

ایام جاہلیہ کے غلط عقائد جن کی کوئی دلیل یا سند نہ ہوں، جن عقائد

کی بنا پر انسان شرک اور کفر میں پڑ کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ ان تمام باطل عقائد اور اوہام کی اسلام نے سختی سے تردید کی ہے۔

اہل عرب چاند کی بعض تاریخوں کو سعد اور بعض تاریخوں کو نحس تصور کرتے تھے، خاص طور پر تیرہ تاریخ کو منحوس قرار دیا گیا تھا، وہ لوگ جب حج کے لئے احرام باندھ لیتے تھے اپنے گھروں میں دروازے سے داخل نہ ہوتے تھے، بلکہ گھر کی پچھلی دیوار سے کود کر اندر آتے تھے۔ اسلام نے اس قسم کے اوہام پر یہ کہہ کر کاری ضرب لگائی کہ:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۝

لوگ تم سے چاند کی گھٹتی بڑھتی حالتوں کے متعلق پوچھتے ہیں، کہو، یہ لوگوں کے لئے تاریخوں کے تعیین کی اور حج کی علامتیں ہیں۔ ان سے کہہ دو یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہو، نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے، لہٰذا تم اپنے گھروں میں دروازے ہی سے آیا کرو، اللہ سے ڈرتے رہو، شاید تم فلاح پا سکو۔

(۱۸۹:۲)

ماہواری کے دنوں میں عورت کو بالکل پلید تصور کیا جاتا تھا، اس کے ہاتھ سے پانی پینے تک کو یہودی اور قدیم عرب گوارہ نہیں کرتے تھے۔ ٹونے ٹوٹکے اور شگون لینے کا اعتقاد عام تھا، جانوروں کے بولنے اور اڑنے کو نیک یا منحوس سمجھا جاتا تھا، کوئی جانور کسی شخص کا راستہ بائیں سے دائیں کاٹ جائے تو ان کے لئے وہ نیک شگون ہوتا تھا اور اسے "شانح" کہتے تھے اگر دائیں سے بائیں طرف جانور چلا جائے تو اسے بدشگونی کہتے تھے، اس کا نام "جارح" تھا۔ خشک سالی کو دور کرنے علاج ان کے پاس یہ تھا کہ ایک گائے کی دم میں سوکھی گھانس باندھ کر اسے پہاڑوں میں ہانک دیتے تھے، مرنے والے کی قبر کے ساتھ اونٹ باندھ دیا جاتا جو بھوک اور پیاس سے دم توڑ دیتا ایسے اونٹ کو "بلیہ" کہتے تھے، مردہ جانور کا گوشت حرام نہیں سمجھا جاتا تھا، جو اونٹنی یا بھیڑ یا بکری دس بچے جن لیتی اسے چھوڑ دیتے تھے، اس کے مرنے پر صرف مرد اس کا گوشت کھا سکتے تھے، کوئی بکری مادہ بچے جنتی تو اسے اپنے لئے رکھ لیتے اور نر بچے ہوتو بتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔ خانہ کعبہ میں سات تیر رکھے ہوئے تھے ان سے کسی کام کے لئے فال نکالا جاتا تھا، اسے ازلام کہتے تھے، مشرکین عرب، بتوں کے نام پر جانور چھوڑتے اور انہیں مقدس سمجھتے تھے۔ اسلام نے اس توہم پرستی کی بیخ کنی کی۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ۝

"بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام میں سے کوئی شئے بھی خدا نے نہیں ٹھہرائی لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں اور ان میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

(۱۰۲:۵)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے تفہیم القرآن میں اس کی وضاحت کی ہے۔ "بحیرہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو پانچ دفعہ بچہ جن چکی ہو اور آخری بار اس کے ہاں نر بچہ پیدا ہوا ہو، اس کا کان چیر کر اسے آزاد چھوڑ دیا پھر نہ اس پر کوئی سوار ہوتا اور نہ اس کا دودھ پیا جاتا، نہ اسے ذبح کیا جاتا اور نہ اس کا اون اُتارا جاتا، اسے یہ حق تھا کہ جس کھیت اور جس چراگاہ میں چاہے چرے اور جس گھاٹ سے چاہے پانی پئے۔

سائبہ اس اونٹ یا اونٹنی کو کہتے ہیں جسے کسی منت کے پورا ہونے یا کسی بیماری سے شفا پانے یا کسی خطرہ سے بچ جانے سے بطور شکرانہ نذر کر دیا گیا ہو، نیز جس اونٹنی نے دس مرتبہ بچے دیئے ہوں اور ہر بار مادہ ہی جنی ہو اسے بھی آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا، وصیلہ اس بکرے کو کہتے ہیں جو بکری کا پہلا نر بچہ ہوتا تھا، اسے خداؤں کے نام پر ذبح کر دیا جاتا تھا، اگر نر اور مادہ ایک ساتھ پیدا ہوں تو نر کو ذبح کرنے کے بجائے چھوڑ دیا جاتا تھا اور اس کا نام وصیلہ تھا، اگر کسی اونٹ کا پوتا سواری دینے کے قابل ہوتا تو اس بوڑھے اونٹ کو حام کہہ کر چھوڑ دیا جاتا، نیز کسی اونٹ کے نطفہ سے دس بچے پیدا ہو جاتے اسے بھی آزادی مل جاتی اور اسے بھی "حام" کہا جاتا تھا۔

اہل عرب اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے کیونکہ داماد کے رشتے کو بہت معیوب سمجھتے تھے، اسلام نے اہل عرب کو ان تمام توہم پرستیوں سے نجات دلائی۔

اهل : والے، گھر والے، بال بچے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر کم خیر کم لاھلہ۔

تم میں بہتر وہی ہے جو اپنی بیوی کی نظر میں بہتر ہو، اہل اللہ، اللہ

کی بناء پر انسان شرک اور کفر میں پڑ کر گمراہ ہو جاتا ہے، ان تمام باطل عقائد اور اوہام کی اسلام نے سختی سے تردید کی ہے۔

اہل عرب چاند کی بعض تاریخوں کو سعد اور بعض تاریخوں کو نحس تصور کرتے تھے، خاص طور پر تیرہ تاریخ کو منحوس قرار دیا گیا تھا، وہ لوگ جب حج کے لئے احرام باندھ لیتے تھے اپنے گھروں میں دروازے سے داخل نہ ہوتے تھے، بلکہ گھر کی پچھلی دیوار سے کود کر اندر آتے تھے۔ اسلام نے اس قسم کے اوہام پر یہ کہہ کر کاری ضرب لگائی کہ:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۝

لوگ تم سے چاند کی گھٹتی بڑھتی حالتوں کے متعلق پوچھتے ہیں، کہو، یہ لوگوں کے لئے تاریخوں کے تعیین کی اور حج کی علامتیں ہیں۔ ان سے کہہ دو یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہو، نیکی تو یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ناراضگی سے بچے، لہٰذا تم اپنے گھروں میں دروازے ہی سے آیا کرو، اللہ سے ڈرتے رہو، شاید تم فلاح پاسکو۔

(۱۸۹:۲)

ماہواری کے دنوں میں عورت کو بالکل پلید تصور کیا جاتا تھا، اس کے ہاتھ سے پانی پینے تک کو یہودی اور قدیم عرب گوارہ نہیں کرتے تھے۔ ٹونے ٹوٹکے اور شگون لینے کا اعتقاد عام تھا، جانوروں کے بولنے اور اڑنے کو نیک یا منحوس سمجھا جاتا تھا، کوئی جانور کسی شخص کا راستہ بائیں سے دائیں کاٹ جائے تو ان کے لئے وہ نیک شگون ہوتا تھا اور اسے ''سانح'' کہتے تھے اگر دائیں سے بائیں طرف جانور چلا جائے تو اسے بدشگونی کہتے تھے، اس کا نام ''جارح'' تھا۔ خشک سالی کو دور کرنے علاج ان کے پاس یہ تھا کہ ایک گائے کی دم میں سوکھی گھانس باندھ کر اسے پہاڑوں میں ہانک دیتے تھے، مرنے والے کی قبر کے ساتھ اونٹ باندھ دیا جاتا جو بھوک اور پیاس سے دم توڑ دیتا ایسے اونٹ کو ''بلیہ'' کہتے تھے، مردہ جانور کا گوشت حرام نہیں سمجھا جاتا تھا، جو اونٹنی یا بھیڑ یا بکری دس بچے جن لیتی اسے چھوڑ دیتے تھے، اس کے مرنے پر صرف مرد اس کا گوشت کھا سکتے تھے، کوئی بکری مادہ بچے جنتی تو اسے اپنے لئے رکھ لیتے اور نر بچے ہوتو بتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔ خانہ کعبہ میں سات تیر رکھے ہوئے تھے ان سے کسی کام کے لئے فال نکالا جاتا تھا، اسے ازلام کہتے تھے، مشرکین عرب، بتوں کے نام پر جانور چھوڑتے اور انہیں مقدس سمجھتے تھے۔ اسلام نے اس توہم پرستی کی بیخ کنی کی۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ۝

''بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام میں سے کوئی شئے بھی خدا نے نہیں ٹھہرائی لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں اور ان میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔

(۱۰۲:۵)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے تفہیم القرآن میں اس کی وضاحت کی ہے۔ ''بحیرہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو پانچ دفعہ بچہ جن چکی ہو اور آخری بار اس کے ہاں نر بچہ پیدا ہوا ہو، اس کا کان چیر کر اسے آزاد چھوڑ دیا پھر نہ اس پر کوئی سوار ہوتا اور نہ اس کا دودھ پیا جاتا، نہ اسے ذبح کیا جاتا اور نہ اس کا اون اُتارا جاتا، اسے یہ حق تھا کہ جس کھیت اور جس چراگاہ میں چاہے چرے اور جس گھاٹ سے چاہے پانی پئے۔

سائبہ اس اونٹ یا اونٹنی کو کہتے ہیں جسے کسی منت کے پورا ہونے یا کسی بیماری سے شفاء پانے یا کسی خطرہ سے بچ جانے سے بطور شکرانہ نذر کر دیا گیا ہو، نیز جس اونٹنی نے دس مرتبہ بچے دیئے ہوں اور ہر بار مادہ ہی جنی ہو اسے بھی آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا، وصیلہ اس بکرے کو کہتے ہیں جو بکری کا پہلا نر بچہ ہوتا تھا، اسے خداؤں کے نام پر ذبح کر دیا جاتا تھا، اگر نر اور مادہ ایک ساتھ پیدا ہوں تو نر کو ذبح کرنے کے بجائے چھوڑ دیا جاتا تھا اور اس کا نام وصیلہ تھا، اگر کسی اونٹ کا پوتا سواری دینے کے قابل ہوتا تو اس بوڑھے اونٹ کو حام کہہ کر چھوڑ دیا جاتا، نیز کسی اونٹ کے نطفہ سے دس بچے پیدا ہو جاتے اسے بھی آزادی مل جاتی اور اسے بھی ''حام'' کہا جاتا تھا۔

اہل عرب اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے کیونکہ داماد کے رشتے کو بہت معیوب سمجھتے تھے، اسلام نے اہل عرب کو ان تمام توہم پرستیوں سے نجات دلائی۔

اھل : والے، گھر والے، بال بچے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر کم خیر کم لاهله.

تم میں بہتر وہی ہے جو اپنی بیوی کی نظر میں بہتر ہو، اہل اللہ، اللہ

والے، خدارسیدہ لوگ، متقی حضرات۔

اہل بیت

اصطلاح میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو کہا جاتا ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۝

اے اہل بیت خدا چاہتا ہے، کہ تم سے ناپاکی (میل کچیل) دور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے۔ (۳۳:۳۲)

عروہ ابن زبیر اور عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں اور پورے رکوع میں تمام تر خطابات انہیں سے ہوئے ہیں، حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت حسنؓ کو ایک چادر میں لے کر اللّٰھم ھٰؤلاءِ اھل البیت فرمایا اور حضرت فاطمہؓ کے مکان کے قریب سے، جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ نے ''الصلوٰۃ اہل بیت یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا'' کہہ کر خطاب فرمایا۔ ابن ابی حاتمؒ کی روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے ایک مرتبہ حضرت علیؓ کے متعلق سوال اٹھا تو فرمایا کہ تم اس شخص کے بارے میں پوچھ رہے ہو جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین لوگوں میں تھا اور جس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑھ کر محبوب تھی، پھر حضرت عائشہؓ نے ایک واقعہ سنایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسینؓ وحسنؓ کو بلایا اور ان پر کپڑا ڈال کر دعا فرمائی کہ یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے گندگی دور کردے اور انہیں پاک کردے تو میں نے عرض کیا کہ میں بھی تو اہل بیت ہوں، تو فرمایا: ''تم الگ رہو، تم تو خیر ہو ہی۔''

اہل حدیث

ایک خاص مسلک کے پیروکار جو حدیث وسنت قرآن مجید کے ساتھ اسلامی شریعت کا حقیقی سرچشمہ ہیں، وہ دین شریعت کسی شخص کی تقلید کے قائل نہیں، وہ توحید کے تصور پر ذرا سا بھی اثر انداز ہونے والے کسی عقیدے یا رسم کے قائل نہیں، مجالس میلاد، زیارات مقابر اور عرس وغیرہ سب بدعت کے خلاف ہیں، نماز میں رفع یدین کرتے ہیں، جہری نمازوں میں بسم اللہ بھی اونچی آواز سے پڑھتے ہیں، وتر نماز میں دعائے قنوت ہاتھ اٹھا کر پڑھتے ہیں، ایک ہی دفعہ میں تین طلاقوں کے قائل نہیں، بلکہ وہ اسے ایک ہی طلاق مانتے ہیں، اذان میں ترجیع وتثویب کے قائل ہیں۔

اہل حقیقت : حقیقت کو ماننے والے، صوفیاء کرام کی ایک جماعت۔

اہل ذکر

اہل ذکر وہ لوگ جن کا ذکر کیا گیا یا وہ جو ذکر کرتے ہیں، قرآن مجید میں دو جگہ اہل ذکر آیا ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول بھیجے ہیں آدمی ہی بھیجے ہیں، جن کی طرف ہم اپنے پیغامات وحی کیا کرتے تھے، اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔ (۱۶:۴۳)

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم سے پہلے بھی ہم نے انسانوں ہی کو رسول بنا بھیجا تھا جن پر ہم وحی کیا کرتے تھے، تم اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم کو اس کا علم نہ ہو۔ (۲۱:۷)

امام جعفر صادقؒ کا قول ہے کہ اہل ذکر ہم ہیں، بہت سے علماء کے نزدیک اہل ذکر سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو ایمان لاچکے ہیں۔ الازہری اور الزجاج نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو متون اور ادیان علم رکھتے ہیں، خواہ کسی مذہب سے وابستہ ہوں۔

اہل ذمہ

غیر مسلم، ذمّی۔ جو اسلامی حکومت میں رہ کر جزیہ ادا کریں، ان کی جان ومال کی حفاظت کی ذمہ داری اسلامی ریاست پر ہے، ذمّی کے خون کی قیمت مسلمانوں کے خون کے برابر ہے، تعزیرات میں ذمّی اور مسلمان کا درجہ برابر ہے۔ دیوانی قوانین میں بھی ذمّی اور مسلمانوں کے درمیان کامل مساوات ہے، ذمّی کی کسی قسم کی ایذا دہی کسی مسلمان کو

ستانے کے برابر ہے، ذمّی کو یہ آزادی ہے کہ جب چاہیں اپنا عہد توڑ دیں، ذمّی خواہ کسی بڑے جرم کا مرتکب ہو جائے، اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا۔ ذمیوں کے شخصی معاملات ان کی شریعت کے مطابق ہی طے کئے جاتے ہیں، ذمیوں کی عبادت گاہیں اپنے اپنے مقامات پر قائم رہیں گی اور اسی جگہ وہ دوبارہ تعمیر کی جاسکتی ہیں۔ جزیہ وخراج کی وصولی میں ذمیوں کے ساتھ نرمی سے کام لینے کو کہا گیا ہے، جو ذمی محتاج ہو جائیں ان کا جزیہ معاف ہے بلکہ اسلامی خزانہ سے انہیں وظیفہ دیا جائے گا، کسی ذمی کی موت پر اس کا واجب الادا جزیہ کا بقایا اس کے ترکہ میں سے وصول نہیں کیا جائے گا، مسلمان تاجروں کی طرح ذمی تاجروں کے اموال تجارت پر ٹیکس لیا جائے گا، ذمیوں سے فوجی خدمت نہیں لی جاسکتی۔

اہل الرائے

ذاتی رائے رکھنے والے، اہل حدیث اس اصطلاح کو اپنے مخالف فقہاء کے لئے استعمال کرتے ہیں، اہل حدیث کے نقطۂ نظر کے مطابق حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ان کے مقلدین، حضرت امام مالکؒ اور ان کے مقلدین اہل الرائے ہیں، حالانکہ خود امام ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ کسی حدیث کے مقابلے میں میری رائے کو پتھر پر دے مارو۔

اہل تشنیع

جن لوگوں نے اسلامی جمہوریت وخلافت، سنت رسولؐ اور آثار صحابہ پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کیا وہ اہل سنت کہلائے تاہم مسئلہ خلافت پر ایک اختلافی گروہ شیعان علی تھا جو آگے چل کر شیعہ یا اہل تشنیع کہلائے۔ البغدادی نے اہل سنت والجماعت کے عقیدے کو یوں بیان کیا ہے۔ ”یہ لوگ حدوث عالم، خالق کائنات کی وحدانیت، اس کے تشبیہ وتجسیم سے پاک ہونے اور انسانوں کے لئے کافی اور برحق ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ قرآن شریعت کے احکام کا ماخذ ومنبع ہے اور کعبہ ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

اہل الکبائر

شرح المواقف میں لکھا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی شفاعت بھی فرمائیں گے جو کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کر چکے ہیں، مگر معتزلہ کہتے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مستحق الثواب کے درجات پر ہوگی، سزا کو ختم کرنے کے لئے نہیں۔

اہل کتاب

کتاب والے، قرآن مجید کی اصطلاح میں اہل کتاب سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جن کی طرف تورات اور انجیل نازل کی گئی، شیعہ حضرات کے چند فرقے مجوسیوں کو بھی اہل کتاب مانتے ہیں۔

قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ.

کہہ دیجئے اہل کتاب سے کہ اے اہل کتاب آؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کریں اور ہمارے کچھ لوگ خدا کو چھوڑ کر دوسری بعض ہستیوں کو خدا نہ بنائیں۔ (۳:۶۴)

اسلام اپنے پیروکاروں کو پہلے تمام انبیاء اور کتابوں پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے۔ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ. یہ سب اللہ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں۔ (۲:۲۸۵)

بخاری شریف میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل کتاب کے بارے میں فرمان ہے کہ ”نہ تو ان کی باتوں کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب“ اسلام اہل کتاب کے ساتھ نہ صرف کھانا پینا جائز قرار دیتا ہے بلکہ ان کی عورتوں سے نکاح کی بھی اجازت دیتا ہے، قرآن مجید میں ہے۔ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ.

آج تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے اور محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں، خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ (۵:۵)

اس حکم کے ساتھ شرط یہ ہے کہ حلال چیز ہو، شراب اور سور وغیرہ نہ

ہو، اسی طرح ان کی عورتوں سے نکاح کی اجازت اس شرط پر دی گئی ہے کہ وہ محصنات ہوں۔

اہلال : آواز بلند کرنا، تلبیہ کے لئے ایک اصطلاح۔

ایام : ایام اللہ، اصطلاح قرآنی میں وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کافروں کو خاص سزا دے گا اور مومنوں کو انعام سے نوازے گا۔

ایام بیض : روشن دن، قمری مہینہ کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے بھی ترک نہ فرماتے تھے خواہ گھر میں ہوں یا سفر میں۔ (مشکوٰۃ)

ایام التشریق

ذی الحجہ کی گیارہویں اور تیرہویں تاریخ وہ تین دن جو حجاج کرام دوران حج منیٰ میں گزارتے ہیں، ان دنوں میں چونکہ اہل عرب قربانی کا گوشت منیٰ میں کھایا کرتے تھے، اس لئے ان دنوں کو ایام تشریق کہا گیا۔ ذی الحج کی نویں تاریخ سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک فرض نمازوں کے بعد تکبیرات تشریق بہ آواز بلند پڑھی جاتی ہیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد. یہ تکبیرات ہر مقیم پر جو باجماعت نماز پڑھے واجب ہیں۔ عورتیں اگر امام کے پیچھے نماز پڑھیں ان پر بھی یہ تکبیرات پڑھنا واجب ہے، ان دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے۔

ایثار

دوسرے کے فائدے کے لئے اپنے ذاتی مفاد کو قربان کر دینا، انسان دوستی کا بلند معیار یہی ہے۔ دوسروں کی بھلائی کے لئے اپنی بھلائی چھوڑ دینا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ. مسلمان اپنی جانوں کی بہ نسبت دوسروں پر ایثار کرتے ہیں، اگر چہ ان پر تنگی ہو۔ (۹:۵۹)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی چیز کی خواہش کرے، جب اسے مل جائے تو اسے ترک کر دے اور دوسرے شخص کو اپنے آپ پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔

ایجاب وقبول

ایجاب وقبول، بیع یا نکاح کے وقت اقرار کرنے کا نام شرعی اصطلاح میں ایجاب قبول ہے، ایجاب وقبول کے الفاظ کا حال کے صیغہ میں ہونا ضروری ہے، یعنی میں اتنے مہر کے عوض تجھے نکاح میں لینا چاہتا ہوں، جب مرد یہ الفاظ کہے تو عورت کا یہ کہنا میں اتنے مہر کے عوض تیرے نکاح میں آتی ہوں ایجاب کہلائے گا اور دوسری طرف سے جو رضامندی ہو اسے قبول کہتے ہیں۔

ایصال ثواب

اپنے اعمال نیک، مالی بدنی عبادات کا اجر وثواب کسی میت کو پہنچانے کو ایصال ثواب کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی اور اپنی رغبت سے ایسی عبادت کرتا ہے جو کسی دوسرے کی طرف سے کی جا سکتی ہے، جیسے حج، عمرہ، صدقہ اور خیرات، قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اس عبادت کا ثواب مرنے والے کو ملے تو اللہ اپنے فضل وکرم سے یہ ثواب مرنے والے کو عطا فرمائے گا لیکن ایسی عبادت اور نیک عملی آدمی کی اپنی مرضی سے ہونی چاہئے، اس کی نیت واضح طور پر یہ ہونی چاہئے کہ یہ عمل وہ مرنے والے کی بھلائی کے لئے کر رہا ہے، کسی اور مقصد کے لئے نہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مختلف موقعوں پر ایسے والدین اور رشتہ داروں کے نام کاج کرنے کے بارے میں سوالات کے گئے جو ضعیف تھے اور خود حج ادا کرنا ان کے لئے ممکن نہ تھا یا جن کا انتقال ہو چکا تھا اور ہر دفعہ آپ کا جواب تھا ایسا کرنا بہت عمدہ ہے، مگر یہ بات نماز اور دوسری عبادتوں کے ساتھ نہیں کیونکہ وہ ذاتی فرائض میں شامل ہیں اور ہر انسان کو خود ادا کرنی چاہئے۔ مرنے والے کی یاد میں اس کی موت کے تیسرے، ساتویں، دسویں یا چالیسویں دن لوگوں کو جمع کرنا، ان کی دعوت کا اہتمام کرنا وغیرہ بدعت ہے، اسی طرح برسی منانا بھی بدعت ہے۔

ایفائے عہد

وعدے یا عہد کا پورا کرنا، قرآن مجید میں آیا ہے۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمَاعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا٥

اور قرآن شریف میں اسمٰعیل کا ذکر کرو کہ وہ وعدے کے سچے اور ہمارے پیغمبر تھے۔ (۱۹:۵۴)

عبداللہ بن الحسام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم سے آپ کی بعثت سے پہلے ایک چیز خریدی تھی اور کچھ قیمت میرے ذمے رہ گئی تھی۔ میں نے وعدہ کیا باقی قیمت اسی جگہ ادا کرتا ہوں اور تین روز بعد وعدہ یاد آیا (گیا تو دیکھا) آپ اسی جگہ تشریف رکھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا عبداللہ، تو نے سخت تکلیف دی، میں تین روز سے اسی جگہ بیٹھا تیرا انتظار کررہا ہوں۔ (ابوداؤد)

ایک اور حدیث قدسی یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا تو اپنے بھائی سے جھگڑا مت کر اور نہ اس سے حد درجہ مزاح کر (جس سے اسے تکلیف ہو) اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کر جسے پورا نہ کرسکے۔ (ترمذی)

ایلاء

تنبیہ و تادیب کے لئے کچھ دنوں تک عورت سے جنسی تعلقات منقطع کرنے کی اجازت شریعت میں موجود ہے۔ اگر چار مہینے کے لئے یہ قطع تعلق ہو تو اسے ایلاء کہتے ہیں، اگر چار مہینوں سے زیادہ عرصہ تک یہ قطع تعلق قائم رہا تو طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ ایلاء موقت اسے کہتے ہیں جب شوہر ایک مدت مقرر کرکے کہہ دے کہ تجھ سے اس وقت تک صحبت و جماع نہیں کروں گا، ایلاء موبدہ جب یہ کہے کہ کبھی تجھ سے مباشرت نہیں کروں گا اور چار مہینے کے اندر شوہر بیوی سے رجوع کرلے تو ایلاء ختم ہوجائے گا مگر اس کے لئے کفارہ دینا ہوگا، اگر چار مہینے گزر جائیں تو طلاق بائن واقع ہوجائے گی، اس کے بعد اگر دونوں رجوع کرنا چاہیں تو نئے سرے سے نکاح کرنا ہوگا۔ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآئُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

(جو لوگ جو اپنی عورتوں کے پاس جانے سے قسم کھالیں ان کو چار مہینے تک انتظار کرنا چاہئے اگر اس عرصہ میں اس قسم سے) رجوع کرلیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲:۲۲۶)

حضرت عثمان ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ وغیرہ کے نزدیک رجوع کی مدت چار مہینے کے اندر ہے، اس کے بعد طلاق بائن واقع ہوجائے گی دوران عدت شوہر کو رجوع کا حق حاصل نہیں ہوگا، البتہ اگر دونوں چاہیں تو دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔ حنفی حضرات اسی رائے کو قبول کرتے ہیں، بخلاف اس کے حضرت عائشہؓ، ابوالدرداء اور اکثر فقہائے مدینہ کی رائے یہ ہے کہ چار مہینے کی مدت پوری ہونے پر معاملہ عدالت میں پیش ہوگا اور حاکم عدالت رجوع کرنے یا طلاق دینے کا فیصلہ کرے گا۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے اسی کو قبول کیا ہے۔

ایم: وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو خواہ وہ کنواری ہو یا طلاق شدہ۔

ایمان

داہنا ہاتھ، قسمیں، واحد، یمین۔ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ. اور اللہ کے نام کو اپنی ایسی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔ (۲:۲۲۴)

خدا کا احترام کرو اور بے جا قسمیں نہ کھاؤ، آدمی پہلے تو قسم کھانے سے بچے اور جب کھالے تو اس کی طرف سے لاپرواہی نہ برتے اور اگر خلاف ورزی ہوجائے تو کفارہ ادا کرے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

خدا تمہاری بے ارادہ قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے، جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم کھالو (اور اسے توڑ دو) اور (تم کو) چاہئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اس طرح خدا تمہارے (سمجھانے کے) لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ (۵:۸۹)

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از مئو ناتھ بھنجن

نام، طارق محمود

نام والدہ، رخسانہ

تاریخ پیدائش ۱۵ر نومبر ۱۹۹۱ء

تعلیمی قابلیت، انٹر

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۸ حروف بغیر نقطے والے ہیں اور صرف ایک حرف نقطے والا ہے، آپ کا نام دو جزء پر مشتمل ہے اور دونوں جزء کا پہلا حرف آتشی ہے، آپ کے نام میں ۴ حروف آتشی ہیں، ۳ حروف خاکی ہیں ایک حرف بادی اور ایک حرف آبی ہے، گویا کہ آپ کے نام میں چاروں عناصر کے حروف موجود ہیں اور ان میں سے غلبہ آتشی حروف کو حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے، مرکب عدد ۱۲ ہے اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۴۰۸ ہیں۔ آپ کے نام کے اگر دونوں جزوں کے مفرد عدد پر غور کریں تو پہلے جزء کا مفرد عدد ۴ ہے اور دوسرے جزء کا مفرد عدد ۸ ہے، یہ دونوں اعداد آپس میں ایک دوسرے کے دوست عدد ہیں جس کا فائدہ زندگی میں آپ کو پہنچتا رہے گا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہے، یہ عدد آپ کا نہ دوست ہے نہ دشمن، یہ عدد حالات کے موافق آپ پر اثر انداز ہوگا۔ ۷ عدد آپ کا لکی عدد ہے، اس عدد کے افراد اور اس عدد کی چیزیں آپ کو بطور خاص فائدہ پہنچائیں گی۔ ۵، ۶، اور ۹ اعداد آپ کے معاون عدد ہیں جو زندگی بھر آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے، ایک اور ۲ عدد آپ کے نہ دشمن ہیں نہ دوست البتہ ۳ اور ۸ آپ کا دشمن عدد ہے جن سے گریز کرنا آپ کے لئے ضروری ہے، آپ کے نام کا دوسرے جزء کا عدد ۸ ہے اور یہی آپ کا دشمن عدد ہے اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ بہت آئیں گے اور یہ عدد ۸ آپ کی پریشانیوں کا باعث بنے گا۔

آپ کی شخصیت کا عدد ۳ ہے، ۳ عدد کے لوگ اگرچہ کاروباری طور پر چالاک ہوتے ہیں لیکن عام حالات میں وہ بہت زیادہ دور اندیش نہیں ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر و بیشتر تکالیف میں گھرے رہتے ہیں، آپ میں دوسروں کے ساتھ تعاون کرنے کا جذبہ ہوگا اور لوگ آپ کے اس جذبے کی قدر بھی کرتے ہوں گے اور آپ کو سراہتے ہوں گے، آپ کافی حد تک مشتعل مزاج ہیں اور آپ کی مشتعل مزاجی آپ کے لئے بار بار مشکلات کھڑی کر سکتی ہے اور آپ کو اچھے دوستوں سے دور کر سکتی ہے، آپ بے سود باتوں کو اپنے ذہن میں نہ رکھا کریں اور ایک دم لوگوں سے بدظن نہ ہو جایا کریں کیونکہ ان باتوں کی وجہ سے آپ کو کافی نقصانات برداشت کرنے پڑیں گے اور آپ کی شخصیت پامال ہو کر رہ جائے گی، آپ فطرتاً آزاد پسند ہیں، آپ خود مختاری کی زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں، آپ ضابطوں کی پابندی کا خیال بھی کرتے ہیں، آپ بہت امید پرست ہیں، بُرے بُرے حالات میں بھی آپ امید کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے، لوگوں میں آپ کی مقبولیت ہر حال میں برقرار رہتی ہے، لیکن کبھی کبھی اشتعال انگیزی کی وجہ سے آپ کے تعلقات متاثر ہو جاتے ہیں اور لوگ آپ سے بیزار ہو جاتے ہیں، آپ آرام پسند بھی ہیں بسا اوقات آرام طلبی کی وجہ سے بروقت آپ مناسب اقدام نہیں کر پاتے اور اچھے چانس گنوا بیٹھتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱، اور ۳۰ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، آپ کی منگنی اور شادی بھی اگر ان ہی تاریخوں میں ہو تو آپ کے لئے خوش آئند ہوگا اور کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے۔ آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے، آپ کے لئے منگل کا دن بہت اہمیت رکھتا ہے، زندگی کی اکثر کامیابیاں آپ کو منگل کے روز ملیں گی، اگر اپنے خاص کاموں کے لئے اس دن کو اہمیت دیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۴، ۹، ۱۳، ۱۵ اور ۲۶ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، پکھراج، ہیرا اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کو انشاء اللہ ترقیاں حاصل ہوں گی اور آپ کی زندگی میں استحکام پیدا ہوگا، ۳ گرام چاندی کی انگوٹھی میں ان پتھروں میں سے کسی بھی ایک پتھر کو جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں اور اللہ کے فضل و کرم کا انتظار

کریں، عنابی، سبز اور انگوری رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، ان رنگوں کا لباس پہنیں یا ان رنگوں کو گھر کے پردوں وغیرہ میں ترجیح دیں۔

فروری، جولائی، ستمبر اور دسمبر کے مہینوں میں اپنی صحت کا بطور خاص رکھیں، خدانخواستہ ان ہی مہینوں میں کوئی بڑی بیماری حملہ آور ہوسکتی ہے، آنتوں کے امراض، خون کی خرابی جیسے امراض، خدانخواستہ آپ کو لاحق ہوسکتے ہیں۔

آپ کا اسم اعظم ''یالطیف'' ہے، عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ اس ورد کی برکت سے آپ کے کام بنیں گے اور اپنی زندگی میں خیر و برکت کو محسوس کریں گے، آمدنی میں بھی خیر و برکت ہوگی اور وقت میں بھی، یعنی کم وقت میں آپ اپنی ذمہ داریاں زیادہ سے زیادہ ادا کرسکیں گے اور ایک طرح کی عافیت اور سکون سے آپ کے دل و دماغ بہرہ ور رہیں گے، اس اسم اعظم کو اہمیت دیں اور اس کے ورد کی پابندی ہمیشہ کرتے رہیں۔

آپ کا مرکب عدد ۱۲ ہے، یہ عدد اچھا عدد نہیں ہے، اس نمبر کے حامل کو دوسرے لوگ عام طور پر اپنے لئے استعمال کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، اس عدد کے حامل لوگ دوسروں کے بوجھ کو اپنے کاندھوں پر اُٹھائے پھرتے ہیں اور خواہ مخواہ کا نقصان اور بدنامی برداشت کرتے ہیں، مکان، ٹیلی فون، گاڑی اور اپارٹمنٹ کے لحاظ سے بھی یہ مرکب عدد غیر مبارک عدد ہے اس عدد کی چیزوں کا انتخاب کرنے سے آپ مکمل احتیاط کریں۔

۳ عدد کے لوگ ہمیشہ بامقصد زندگی گزارتے ہیں اور اونچے عہدوں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آپ بھی بامقصد زندگی بسر کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور حتی الامکان اس بات کی جدوجہد کریں گے کہ آپ کی پہنچ کسی بڑے منصب تک ہو، آپ علوم مخفی میں بھی دلچسپی رکھتے ہوں گے، دست شناسی، علم اعداد، علم نجوم وغیرہ نفسیاتی موضوعات سے بھی آپ کی دلچسپی بڑھی ہوئی ہوگی، اچھی اور پرسکون زندگی گزارنے کے لئے نیک خصلت اور نیک سیرت شریک حیات سے وابستگی ضروری ہے، آج کل لوگ ایسی لڑکی کو فوقیت دیتے ہیں جو خوبصورت اور مالدار ہو لیکن آپ اس لڑکی کو ترجیح دیں جو دیندار ہو، شریک حیات کا انتخاب کرتے وقت صرف مالداری اور حسن و جمال کو پیش نظر رکھنا دور اندیشی نہیں ہے، آپ کے لئے وہ لڑکیاں بہ حیثیت بیوی بہتر ثابت ہوں گی جن کی تاریخ پیدائش ۲۰ر فروری سے ۲۱ر جون، ۲۴ر اگست سے ۲۳ر ستمبر، ۲۴ر اکتوبر سے ۲۳ر نومبر اور ۲۱ر دسمبر سے ۲۰ر جنوری کے درمیان کی ہو۔

آپ کے نام میں حروف صوامت ۸ ہیں، ان حروف کے کل اعداد ۳۰۸ ہیں، اگر ان میں اسم ذات کے اعداد ۶۶ شامل کرلیں تو کل اعداد ۳۷۴ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع بناکر اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ یہ نقش آپ کو بہت تقویت پہنچائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۶	۹۹	۹۶	۹۳
۹۷	۹۲	۸۷	۹۸
۹۱	۹۴	۱۰۱	۸۸
۱۰۰	۸۹	۹۰	۹۵

آپ کے مبارک اعداد ز، ذ، ض، ظ اور ن ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والے افراد اور اشیاء بطور خاص آپ کو راس آئیں گی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے اندر کاروبار کرنے کی اچھی صلاحیت موجود ہے، آپ اپنی بات چیت سے سامعین کو متاثر کرلیتے ہیں اور ان کے دل میں اپنی جگہ بنالیتے ہیں، لیکن کبھی کبھی آپ کا اشتعال اور آپ جذبات سے بے قابو ہوجانا آپ کے لئے مضر بن جاتا ہے اور آپ کے بنے بنائے کام بگڑ جاتے ہیں، اس لئے خود کو اشتعال سے اور غیظ و غضب سے بچانے کی کوشش کریں، کسی نہ کسی درجے میں آپ کی طبیعت میں انتقام کے جذبات بھی اُبھرتے ہیں اور آپ اپنے دشمنوں اور بدخواہوں سے بدلہ لینے کے لئے خراب قسم کی منصوبہ بندی کرنے میں جُت جاتے ہیں، یہ غلط سوچ آپ کی شخصیت کو پامال کرنے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔

ہمارا مشورہ ہے آپ خود کو منتقم مزاجی سے محفوظ رکھیں اور نظر انداز کرنے کے اصولوں پر چلیں، یہ آپ کے لئے بہتر ہوگا، دشمن کو معاف کردینا ایک نیکی بھی ہے اور خاموش قسم کا انتقام بھی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹۹
	۵	
IIIII		

آپ کی تاریخ پیدائش میں ایک کا عدد ۵ مرتبہ آیا ہے، ایک کا چار بار سے زائد آنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی زندگی میں کامیابیوں کے زبردست امکانات ہیں، لیکن آپ کے اندر زبردست انا بھی موجود ہے جو اکثر وبیشتر آپ کے لئے مشکلات کھڑی کرتی ہے کیونکہ آپ بہت جلدی سے کسی دوسرے کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور کبھی کبھی تسلیم ورضا سے بے پرواہی انسان عظیم خساروں سے دوچار کردیتی ہے، اگر آپ کو لیڈر شپ کا موقعہ نہ ملے یا کسی مجلس میں اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ نہ ملے تو آپ بددلی کا شکار ہوجاتے ہیں اور اس وقت جھنجھلاہٹ میں آکر غلط فیصلے کر گزرتے ہیں، آپ کھانے کے معاملے میں اکثر بے پرواہ ہوسکتے ہیں، بسیار خوری یا کم خوری کا شکار ہوسکتے ہیں۔

۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات و احساسات کو اکثر نظر انداز کردیتے ہیں، آپ کو بطور خاص اس طرف دھیان دینا چاہئے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کو بسا اوقات اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں جھجک ہوتی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی کہ آپ اکثر اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہوجاتے ہیں اور آرام طلبی کا شکار ہوکر اچھے مواقعات گنوادیتے ہیں۔

۵ کی موجودگی بتاتی ہے کہ آپ کے اندر طاقت پرواز نمایاں ہے آپ اپنے کاموں کو پختہ عزم کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں، لیکن آپ بے جا پابندیوں سے نفرت کرتے ہیں، بالخصوص گھریلو معاملات میں آپ کھلی آزادی کو پسند کرتے ہیں اور اپنے ارادوں میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتے۔

۶، ۷، اور ۸ کی غیر موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ گھریلو معاملات میں لاپرواہی کا شکار ہوجاتے ہیں، آپ اپنی ذات پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں اور دوسروں کا سہارا ڈھونڈ کر اپنی شخصیت کو کمزور بنادیتے ہیں، آپ کو اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ورزش کی طرف بھی دھیان دینا چاہئے جب کہ آپ اس طرف سے بالکل ہی غافل ہیں، روپیہ پیسہ کمانے کے معاملے میں آپ کے اندر ایک طرح کی لاپرواہی ہے جو آپ کے معاشی معاملات کو کمزور بناسکتی ہے، روحانیت سے دلچسپی اپنی جگہ ہے، لیکن آپ کو اپنے ماڈی مسائل پر خصوصیت کے ساتھ دھیان دینا چاہئے تاکہ آپ نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے وہ آپ کے تساہلی سے ضائع نہ ہوجائے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لکیر بالکل خالی نہیں ہے جو آپ کے حالات اور آپ کے مقدر کے بارے میں ایک اچھا تأثر چھوڑتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ خواہی نخواہی آپ اعتدال اور توسط پر گامزن رہیں گے اور بے راہ روی کا شکار ہونے سے اور غربت وافلاس کی دلدل میں جانے سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔

آپ کے چہرے کے خدوخال یہ بتاتے ہیں کہ آپ محبت پرست ہیں اور عشق ومحبت میں دلچسپی رکھتے ہیں، اس بارے میں بھی اگر آپ محتاط بنے رہیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا کیونکہ یہ وہ راستہ ہے جس میں انسان اعتدال پر قائم نہیں رہتا اور بے راہ روی کا شکار ہوکر اپنی ذات کا قتل کر بیٹھتا ہے، محبت زندگی کے لئے بہت ضروری ہے لیکن محبت کی زیادتی انسان کو گمراہ بھی کردیتی ہے، خصوصاً عورتوں میں حد سے زیادہ دلچسپی انسان کو کمزور بنادیتی ہے اور اس کا ذاتی تشخص پامال ہوکر رہ جاتا ہے۔

آپ کے دستخط یہ بتاتے ہیں کہ آپ کو اپنی ذات پر ایک طرح کا اعتماد ہے لیکن یہ حد سے بڑھا ہوا اعتماد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی انانیت بھی موجود ہے، جو آپ کو کسی بھی وقت خودسر اور ہٹ دھرم بناسکتی ہے۔

مجموعی اعتبار سے آپ کے اندر خوبیاں زیادہ ہیں لیکن اگر موجودہ خامیوں سے بھی آپ نجات حاصل کرلیں تو آپ کی شخصیت کا جادو سر چڑھ کر بول سکتا ہے یہ ایک علمی خاکہ ہے، یہ ایک اندازہ ہے جو احتیاط کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اس کو علم غیب سمجھنے کی غلطی نہ کریں، لیکن انسانی تجربات کی بنیاد پر جو بھی ہم نے نشاندہی کی ہے اس کو بالکل بے اثر بھی نہ سمجھیں۔ امید ہے کہ آپ اپنی خوبیوں کو بڑھانے کی کوشش کریں گے اور اپنی اُن خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد آج ہی سے شروع کردیں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، خدا کرے طلسماتی دنیا کی یہ تحریک جو اس ماہ کی شخصیت کے عنوان سے ہم نے شروع کی ہے کارگر ثابت ہو، اور شاید قارئین کو اپنی اصلاح کرنے کی توفیق نصیب ہوجائے۔

☆☆☆☆

۷۸۶

۹۹		
	۵	
		ااااا

آپ کی تاریخ پیدائش میں ایک کا عدد ۵ مرتبہ آیا ہے، ایک کا چار بار سے زائد آنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی زندگی میں کامیابیوں کے زبردست امکانات ہیں، لیکن آپ کے اندر زبردست انا بھی موجود ہے جو اکثر وبیشتر آپ کے لئے مشکلات کھڑی کرتی ہے کیونکہ آپ بہت جلدی سے کسی دوسرے کے سامنے جھکنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور کبھی کبھی تسلیم ورضا سے بے پرواہی انسان عظیم خساروں سے دوچار کردیتی ہے، اگر آپ کو لیڈرشپ کا موقعہ نہ ملے یا کسی مجلس میں اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ نہ ملے تو آپ بددلی کا شکار ہوجاتے ہیں اور اس وقت جھنجھلاہٹ میں آکر غلط فیصلے کرگزرتے ہیں، آپ کھانے کے معاملے میں اکثر بے پرواہ ہوسکتے ہیں، بسیار خوری یا کم خوری کا شکار ہوسکتے ہیں۔

۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات و احساسات کو اکثر نظر انداز کردیتے ہیں، آپ کو بطور خاص اس طرف دھیان دینا چاہئے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کو بسا اوقات اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں جھجک ہوتی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی کہ آپ اکثر اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہوجاتے ہیں اور آرام طلبی کا شکار ہوکر اچھے مواقعات گنوادیتے ہیں۔

۵ کی موجودگی بتاتی ہے کہ آپ کے اندر طاقت پرواز نمایاں ہے آپ اپنے کاموں کو پختہ عزم کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں، لیکن آپ بے جا پابندیوں سے نفرت کرتے ہیں، بالخصوص گھریلو معاملات میں آپ کھلی آزادی کو پسند کرتے ہیں اور اپنے ارادوں میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرتے۔

۶، ۷ اور ۸ کی غیر موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ گھریلو معاملات میں لاپرواہی کا شکار ہوجاتے ہیں، آپ اپنی ذات پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں اور دوسروں کا سہارا ڈھونڈ کر اپنی شخصیت کو کمزور بنادیتے ہیں، آپ کو اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ورزش کی طرف بھی دھیان دینا چاہئے جب کہ آپ اس طرف سے بالکل ہی غافل ہیں، روپیہ پیسہ کمانے کے معاملے میں آپ کے اندر ایک طرح کی لاپرواہی ہے جو آپ کے معاشی معاملات کو کمزور بناسکتی ہے، روحانیت سے دلچسپی اپنی جگہ ہے، لیکن آپ کو اپنے مادّی مسائل پر خصوصیت کے ساتھ دھیان دینا چاہئے تاکہ آپ نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے وہ آپ کے تساہلی سے ضائع نہ ہوجائے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لکیر بالکل خالی نہیں ہے جو آپ کے حالات اور آپ کے مقدر کے بارے میں ایک اچھا تأثر چھوڑتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ خواہی نخواہی آپ اعتدال اور توسط پر گامزن رہیں گے اور بے راہ روی کا شکار ہونے سے اور غربت وافلاس کی دلدل میں جانے سے کافی حدتک محفوظ رہیں گے۔

آپ کے چہرے کے خدوخال یہ بتاتے ہیں کہ آپ محبت پرست ہیں اور عشق ومحبت میں دلچسپی رکھتے ہیں، اس بارے میں بھی اگر آپ محتاط بنے رہیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا کیونکہ یہ وہ راستہ ہے، جس میں انسان اعتدال پر قائم نہیں رہتا اور بے راہ روی کا شکار ہوکر اپنی ذات کا قتل کربیٹھتا ہے، محبت زندگی کے لئے بہت ضروری ہے لیکن محبت کی زیادتی انسان کو گمراہ بھی کردیتی ہے، خصوصاً عورتوں میں حد سے زیادہ دلچسپی انسان کو کمزور بنادیتی ہے اور اس کا ذاتی تشخص پامال ہوکر رہ جاتا ہے۔

آپ کے دستخط یہ بتاتے ہیں کہ آپ کو اپنی ذات پر ایک طرح کا اعتماد ہے لیکن یہ حد سے بڑھا ہوا اعتماد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی انانیت بھی موجود ہے، جو آپ کو کسی بھی وقت خودسر اور ہٹ دھرم بناسکتی ہے۔

مجموعی اعتبار سے آپ کے اندر خوبیاں زیادہ ہیں لیکن اگر موجودہ خامیوں سے بھی آپ نجات حاصل کرلیں تو آپ کی شخصیت کا جادو سر چڑھ کر بول سکتا ہے یہ ایک علمی خاکہ ہے، یہ ایک اندازہ ہے جو احتیاط کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اس کو علم غیب سمجھنے کی غلطی نہ کریں، لیکن انسانی تجربات کی بنیاد پر جو بھی ہم نے نشاندہی کی ہے اس کو بالکل بے اثر بھی نہ سمجھیں۔ امید ہے کہ آپ اپنی خوبیوں کو بڑھانے کی کوشش کریں گے اور اپنی اُن خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد آج ہی سے شروع کردیں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، خدا کرے طلسماتی دنیا کی یہ تحریک جو اس ماہ کی شخصیت کے عنوان سے ہم نے شروع کی ہے کارگر ثابت ہو، اور شاید قارئین کو اپنی اصلاح کرنے کی توفیق نصیب ہوجائے۔

☆☆☆☆

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم
افلاطون ★
ملائی مینگو برفی
دودھی حلوہ ★
طہورا سوئیٹس ®
بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی-۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳
GRAPHTECH

نو مسلموں کی کہانی

نو مسلموں کی زبانی

عبداللہ گنگا رام چوپڑا
(روہتک، ہریانہ)

''میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ مجھے اسلام قبول کرنے کا سرٹی فیکٹ چاہئے۔ اپنی بیوی کے مقدمے سے بچنے کے لئے اسے عدالت میں جمع کرنا ہے۔ مجھے مسلمان ہونا نہیں ہے، نہ دھرم بدلنا ہے اور نہ میں دھرم بدل سکتا ہوں۔ صرف سرٹی فیکٹ چاہئے۔ مولوی صاحب نے مجھ سے کہا: کیا آپ عدالت میں بھی یہی کہہ کر سرٹی فیکٹ داخل کریں گے کہ میں مسلمان نہیں ہوا ہوں، بلکہ صرف جعلی سرٹی فیکٹ بنوایا ہے۔ میں نے کہا: بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ عدالت میں تو میں یہی کہوں گا کہ میں مسلمان ہوگیا ہوں، اس لئے میری بیوی سے اب میرا کوئی تعلق نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا: جہاں آپ بیٹھے ہیں، یہ مسجد ہے، مالک کا گھر ہے، اس کی بڑی عدالت میں آپ کو ہم سب کو پیش ہونا ہے۔ وہاں سب سے پہلے اس ایمان اور اسلام کے سرٹی فیکٹ کے بارے میں سوال ہوگا، وہاں جعلی سرٹی فیکٹ نہیں چلے گا۔''

میرا پہلا نام گنگا رام چوپڑا تھا۔ میں روہتک کے ایک گاؤں میں ایک پڑھے لکھے زمین دار گھرانے میں یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوا۔ گاؤں کے سکول سے پرائمری تک تعلیم حاصل کی، پھر روہتک میں داخلہ لیا۔ میں بی کام کرنے کے بعد ایک اسکول میں پڑھانے لگا، پھر ایک تعلق سے سیل ٹیکس محکمے میں میری نوکری لگ گئی۔ میں روہتک ضلع کا سیل ٹیکس آفیسر تھا۔ چار سال پہلے میں نے اپنی بیماری کی وجہ سے ریٹائرمنٹ لے لیا ہے۔ میری شادی ایک بڑے گھرانے میں ہوئی، میری بیوی مجھ سے زیادہ پڑھی لکھی تھی اور شادی کے وقت وہ ضلع شکشا ادھیکاری (ضلع ایجوکیشن آفیسر) کی پوسٹ پر فائز تھی۔ میری خواہش تھی کہ میری بیوی گھریلو عورت بن کر سکون سے رہے۔ میرے نزدیک عورتوں کی نوکری گائے کو ہل میں جوتنے کی طرح غلط تھی۔ میں نے شادی کے تین سال بعد زور دے کر ان سے نوکری تو چھڑا دی مگر ان کی مرضی کے خلاف یہ فیصلہ ہوا تھا اس لئے ہماری گھریلو زندگی ناخوش گوار ہوگئی۔ بات بڑھتی گئی، وہ اپنے گھر چلی گئی اور ان کے گھر والے میری جان کے دشمن ہوگئے اور بات عدالت تک پہنچی۔ مقدمے بازی چلتی رہی اور گھریلو زندگی کی یہ ناخوشگواری میرے سسرال والوں کی مجھ سے دشمنی اور مقدمے بازی میرے لئے مسیحا بن گئی اور میرے کفر سے نکلنے کا ذریعہ بنی۔

مقدمے بازی زوروں پر تھی، عدالت کا رخ میری بیوی کی طرف لگ رہا تھا اور خیال تھا کہ مجھے سزا اور جرمانہ دونوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میرے وکیل نے مجھے مشورہ دیا کہ اگر آپ کہیں سے مسلمان ہونے کا سرٹی فیکٹ حاصل کرلیں تو اسے عدالت میں پیش کرکے آپ کی بہت آسانی سے جان بچ سکتی ہے۔ مجھے کسی مسلمان نے بتایا کہ مالیر کوٹلہ میں ایک مفتی صاحب ہیں، ان کا سرٹی فیکٹ سرکار مانتی ہے۔ میں وہاں گیا، مفتی صاحب تو نہیں ملے مگر لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ تو 20-15 ہزار روپئے لیتے ہیں، میرے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی مگر مفتی صاحب حیدر آباد کے سفر سے چار روز بعد لوٹنے والے تھے، اتنا انتظار کرنا میرے لئے مشکل تھا۔ میں واپس آرہا تھا، راستے میں ایک مسجد دکھائی دی، میں نے اپنے ڈرائیور سے گاڑی روکنے کو کہا اور خیال ہوا کہ یہاں کے میاں جی سے معلوم کروں کیا اور کہیں بھی یہ کام ہوسکتا ہے؟ امام صاحب سہارنپور کے رہنے والے تھے، انہوں نے بتایا کہ یوپی کے ضلع مظفر نگر میں ایک جگہ پھلت ہے، وہاں پر مولانا کلیم صدیقی صاحب رہتے ہیں۔ آپ وہاں چلے جائیں اور کسی سے کچھ معلوم نہ کریں، وہاں آپ کا ایک پیسہ بھی نہ لگے گا اور سارا کام قانونی طور پر وہ خود پکا کروادیں گے۔ انہوں نے مجھے پورا راستہ اور اس کا پتہ لکھ کر دیا۔

کچھ دفتری مصروفیت کی وجہ سے میں وہاں فوراً نہ جاسکا۔ تقریباً ۲۵ دن کے بعد میں نے موقع نکالا یا۔ جنوری ۱۹۹۴ء کو میں پھلت پہنچا۔ رمضان کا مہینہ چل رہا تھا، دن چھپنے کے ذرا بعد میں اپنے گارڈ اور ڈرائیور کے ساتھ پھلت پہنچا۔ مولوی صاحب مسجد میں اعتکاف میں تھے۔ ایک صاحب مجھے مسجد میں مولوی صاحب کے پاس لے گئے۔

مسجد کے چھوٹے کمرے میں مولوی صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے صاف صاف اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ مجھے اسلام قبول کرنے کا سرٹی فیکٹ چاہئے۔ اپنی بیوی کے مقدمے سے بچنے کے لئے اسے عدالت میں جمع کرنا ہے۔ مجھے مسلمان ہونا نہیں ہے۔ نہ دھرم (مذہب) بدلنا ہے اور نہ میں دھرم (مذہب) بدل سکتا ہوں۔ صرف سرٹی فیکٹ چاہئے۔ مولوی صاحب نے مجھ سے کہا: کیا آپ عدالت میں بھی کہہ کر سرٹی فیکٹ داخل کریں گے کہ میں مسلمان نہیں ہوا ہوں، بلکہ صرف جعلی سرٹی فیکٹ بنوایا ہے۔ میں نے کہا: بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ عدالت میں تو میں یہی کہوں گا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں، اس لئے میری بیوی سے اب میرا کوئی تعلق نہیں۔ مولوی صاحب نے کہا: جہاں آپ بیٹھے ہیں، یہ مسجد ہے، مالک کا گھر ہے، اس کی بڑی عدالت میں آپ کو ہم سب کو پیش ہونا ہے۔ وہاں سب سے پہلے اس ایمان اور اسلام کے سرٹی فیکٹ کے بارے میں سوال ہوگا، وہاں جعلی سرٹی فیکٹ نہیں چلے گا، اس پر وہاں ہمیشہ کی نرک (دوزخ) کی جیل میں سا ہوگی، خیر یہ تو آپ کے مالک کا معاملہ ہے؟ مگر میرا کہنا یہ ہے کہ آپ ہم سے یہ کیوں کہتے ہیں کہ مجھے مسلمان نہیں ہونا ہے، آپ ہم سے یہ کہئے کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، مجھے مسلمان کرلیجئے اور ایک سرٹی فیکٹ بھی چاہئے۔ ہم آپ کو کلمہ پڑھوا دیتے ہیں، دلوں کا بھید تو ہم نہیں جانتے۔ ہم تو یہ سمجھ کر آپ کو مسلمان کرلیں گے کہ آپ سچے دل سے مسلمان ہو رہے ہیں۔ اس میں ہمارا یہ فائدہ ہوگا کہ ہمارے مالک نے ایک آدمی کے ایمان کا ذریعہ بننے پر ہمارے لئے جنت کا وعدہ کیا ہے، ہمارا کام بھی ہو جائے گا، جہاں تک دل کا معاملہ ہے وہ دلوں کے بھید جاننے والا مالک دلوں کو پھیرنے والا بھی ہے۔ کیا خبر آپ جس کے گھر میں اتنی دور سے سفر کر کے آئے ہیں وہ آپ کو سچا ایمان والا بنا دے، پھر آپ کو ہم سرٹی فیکٹ بھی بنوا دیں گے اور وہ ہمارے نزدیک سچا سرٹی فکیٹ ہوگا۔ ہم جعلی کوئی کام نہیں کرتے۔ میں نے کہا: جی! ٹھیک ہے۔ میں سچے دل سے مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور مجھے سرٹی فیکٹ بھی چاہئے۔ مولوی صاحب نے مجھے اسلام کے بارے میں کچھ بتایا اور یہ بھی کہا کہ موت کے بعد اس بڑے حاکم اور بڑی عدالت میں ہم سب کو پیش ہونا ہے۔ وہاں نہ جھوٹی گواہی چلے گی نہ سرٹی فیکٹ۔ اگر آپ اس مالک کے لئے سچے دل سے یہ کلمہ جو میں آپ کو پڑھوا رہا ہوں پڑھ لیں گے تو موت کے بعد کی ہمیشہ کی زندگی میں آپ کے لئے سورگ (جنت) ہوگی۔ مولوی صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا اور اس کا ہندی ارتھ (ترجمہ) بھی کہلوایا اور مجھ سے ہمیشہ کے لئے اللہ کی پوجا کرنے اور اس کے سچے رسول کی تابعداری کا عہد بھی کرایا اور میرا اسلامی نام عبداللہ رکھا۔

مولوی صاحب نے بتایا کہ ہمارے درسے کا دفتر اب بند ہے۔ آپ رات کو رکیں، صبح نو بجے انشاء اللہ میں آپ کو سرٹی فیکٹ بنوا دوں گا۔ آپ چاہیں تو مسجد میں ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے ساتھ قیام کریں، یہاں آپ کو اچھے لوگوں کی سنگتی (صحبت) ملے گی اور چاہیں تو ہمارے گھر بیٹھک میں آرام کریں۔ میں نے مسجد میں قیام کے لئے کہا۔ سینکڑوں لوگ مولوی صاحب کے ساتھ مسجد میں رہ رہے تھے، جن میں ہریانہ کے کافی لوگ تھے۔ ان میں سونی پت کے سب سے زیادہ تھے، میں سونی پت میں کئی سال رہ چکا تھا۔ آدھی رات کے بعد سب لوگ اٹھ گئے۔ اپنے مالک کے سامنے رونے اور اس کا بڑی لے میں ذکر کرنے والے یہ لوگ مجھے بہت اچھے لگے۔ میں بھی اٹھ کر بیٹھ گیا اور میں بھی ان کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ دشمنی، مقدمے بازی اور گھریلو زندگی کی اس بے چینی میں میری یہ رات ایسی گزری، جیسے تھکا بچہ اپنی ماں کی گود میں سو گیا ہو۔ مولوی صاحب نے مجھے سرٹی فیکٹ صبح کو بنوا کر دیدیا۔ میں نے فیس معلوم کی تو مولوی صاحب نے سختی سے منع کر دیا۔ شانتی اور سکون کے اس ماحول میں میرا دل چاہا کہ کچھ اور وقت گزاروں۔ میں نے مولوی صاحب سے اجازت چاہی کہ ایک رات میں اور رکنا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا: بڑی خوشی کی بات ہے، ایک رات نہیں، جب تک آپ کا دل چاہے آپ ہمارے مہمان ہیں۔ یہاں گاؤں میں آپ کو جو تکلیف پیش آئے اس کو معاف کردیجئے گا۔ شام تک مولوی صاحب الگ الگ وقتوں میں اللہ والوں کے قصے، قرآن کی باتیں غرض دین کی جو باتیں اپنے مریدوں کو باتے رہے، میں بھی سنتا رہا۔ میرا گارڈ بھی میرے ساتھ تھا، وہ بڑا دھارمک (مذہبی) آدمی تھا۔ شام کو سونی پت کے ایک ساتھی کو لے کر میں کھتولی گیا اور وہاں ۲۵ کلو لڈو لایا، میرا دل چاہا کہ اللہ کے ان سچے بھکتوں (بندوں) کو اپنے ایمان کی خوشی میں مٹھائی کھلاؤں، رات کے کھانے کے بعد میں نے دو ساتھیوں سے وہ لڈو تقسیم کرائے۔ دل تو اگلے روز بھی ایسے ماحول سے جانے کو نہ چاہتا تھا مگر دفتر کی مجبوری اور تیسرے روز مقدمے کی تاریخ ہونے کی وجہ سے میں واپس آیا۔ دو رات کا وہ شانتی بھرا ماحول میرے بے چین جیون (زندگی) کو سکھی اور شانت (مطمئن) کر گیا۔ واپسی میں

میرا گارڈ جس کا نام مہندر تھا، مجھ سے کہنے لگا: سر! جینا تو یہاں آکر سیکھنا چاہئے۔ آپ نے مولوی صاحب کے بھاشن (تقریر) ست سنگ (وعظ) سنے! مجھے ۱۵ سال ہوگئے، رادھا سوامی ست سنگ (وعظ) میں جاتے ہوئے جو سچائی، پریم (محبت) اور شانتی (سکون و اطمینان) یہاں ملی، اس کی ہوا بھی وہاں نہیں۔ ایسا لگ رہا تھا، جیسے ہر بات گات (دل) میں گھس رہی ہو۔ سر! چھوڑیے سب سنسار (دنیا)! مولوی صاحب کے چرنوں (قدموں) میں آکر رہیں۔ چین اور سکھ تو بس یہاں ہی ملے گا۔ سارے ساتھی بھی کیسے سیدھے سادے، ایسا لگ رہا تھا کہ بچوں کو سنسار (دنیا) ہے۔ میں نے اس سے کہا تو بھی کلمہ پڑھ رہا تھا اور دل دل میں اپنے مالک سے کہہ رہا تھا، کہ مالک! جب آپ دلوں کے بھید جانتے ہیں، تو اگر یہ دھرم (مذہب) سچا ہے تو ہمارے سر کے دل پھیر دے اور مجھے بھی ان کے ساتھ کردے۔

مولوی صاحب نے مجھے اپنی کتاب ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' پانچ عدد دی تھیں کہ آپ اس کو پڑھیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی پڑھوائیں۔ میں نے گھر جاکر ایک کتاب اپنے گارڈ مہندر کو دی اور خود بھی پڑھی۔ اب مجھے اسلام کے بارے میں سو فیصد اطمینان ہوگیا تھا، اس لئے کہ میں دو روز میں ایمان والوں کو دیکھ چکا تھا۔ میرے وکیل نے مجھے فون کرکے کہا مجھے سرٹی فیکٹ دکھادیں۔ میں نے اگلے روز ملنے کو کہا، مگر صبح ہوئی تو میرے دل میں آیا کہ مجھے اس سرٹی فیکٹ کو اپنے مالک کی عدالت میں پیش کرنا ہے، اس لئے مجھے اس عدالت میں دھوکے کے لئے نہیں پیش کرنا چاہئے۔ میں نے ''آپ کی امانت'' اٹھائی اور مالک کو حاضر و ناظر جان کر ایک بار کلمے سچے دل سے دہرایا، مقدمے کی تاریخیں لگیں، فیصلہ میری بیوی کے حق میں ہوا، مجھے پر ایک لاکھ روپیہ جرمانہ اور ماہانہ خرچہ ہوا، عید کے بعد میں سونی پت مدرسے گیا، وہاں کے پرنسپل صاحب سے ملا اور اپنا دین بدلنے کی خوشی میں بچوں اور اسٹاف کی دعوت کی اور مٹھائی بھی تقسیم کی۔ مجھے موت سے بہت ڈر لگتا تھا۔ ایک روز دفتر میں تھا کہ میرے سینے میں درد شروع ہوا اور درد اتنا بڑھا کہ میں بے ہوش ہوگیا۔ مجھے ہسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹروں نے ہارٹ اٹیک بتایا۔ میں ۲۴ روز ایمرجنسی .I.C.U میں رہا۔ کچھ طبیعت سنبھلی، چار پانچ مہینے آرام کے بعد دفتر جانے لگا۔ ان چار پانچ مہینوں میں میں گھر پر رہا۔ مجھے موقع ملا کہ میں اسلام کو پڑھوں۔ میں نے تلاش کیا تو مولوی صاحب کے بھیجے ہوئے ہمارے قریب میں دوجانہ میں ایک حافظ صاحب امام تھے، ان کے پاس جانے لگا۔ ان سے میں نے نماز سیکھی اور نماز پڑھنے لگا۔ دہلی سے ''اسلام کیا ہے؟''، ''مرنے کے بعد کیا ہوگا؟'' وغیرہ کتابیں منگا کر پڑھیں۔ مولوی صاحب سے ملنے کو میرا دل بہت چاہتا تھا، ایک روز دوجانہ کے ایک صاحب نے بتایا کہ مولوی صاحب کا پروگرام آج باغپت میں ہے اور مجھے ملنے جانا ہے۔ میں نے کہا: میرے ساتھ چلیں، میرا دل بھی ملنے کو بہت چاہ رہا ہے۔ ہم لوگ باغپت پہنچے۔ مسجد میں پروگرام شروع ہو چکا تھا، تقریر کے بعد میں مولوی صاحب سے ملا۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے کہ اتنے دنوں میں ملاقات ہوئی۔ مجھے اتنا کمزور دیکھ کر پریشان بھی ہوئے۔ میں نے بتایا کہ مجھے سخت ترین دل کا دورہ ہوا تھا اور ۲۵ روز میں ایمرجنسی میں رہا۔ پروگرام کے بعد ایک صاحب کے یہاں دعوت تھی، میزبان ہمیں بھی زور دے کر ساتھ لے گئے۔ مولوی صاحب نے معلوم کیا کہ چوپڑا جی! آپ کا تو پرہیز چل رہا ہوگا؟ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ حضرت! آپ تو مجھے اب چوپڑا نہ کہیں، آپ نے خود میرا نام عبداللہ رکھا ہے۔ مولوی صاحب نے کہا اچھا عبداللہ صاحب! آپ کے لئے پرہیز کا انتظام کریں؟ میں نے کہا: مولوی صاحب! آپ کے ساتھ کھاؤں گا، وہ مجھے بیمار کرنے کے بجائے اچھا ہی کرے گا۔ مولوی صاحب سے میں نے بتایا کہ میں نے ''آپ کی امانت آپ کی سیوا میں'' پڑھی۔ اصل تو میں آپ کے ساتھ رہ کر ہی کافی حد تک مسلمان ہوگیا تھا مگر ''آپ کی امانت'' پڑھنے کے بعد تو مجھے اندر سے اطمینان ہوگیا اور میں نے تنہائی میں مالک کو حاضر و ناظر جان کر دوبارہ کلمہ پڑھا اور پھر عدالت میں سرٹی فیکٹ بھی جمع نہیں کیا اور اللہ کے فضل و کرم سے یہ حافظ صاحب جانتے ہیں، پانچوں وقت نماز پڑھتا ہوں اور آپ میری نماز سن لیجئے۔ جب میں نے نماز اور جنازے کی دعا سنائی تو مولوی صاحب نے مجھے گلے لگایا اور میرے ہاتھ کو خوشی اور پیار سے چوما۔ بار بار مبارک باد دی اور بتایا کہ میرے اور میرے ساتھیوں نے بہت دل سے دعا کی تھی کہ میرے مالک! زبان سے کہلوانے والے ہم ہیں۔ آپ دل میں ڈالنے والے ہیں۔ ان کو سچا مسلمان بنادیجئے۔ اللہ کا شکر ہے میرے مالک نے ان گندے ہاتھوں کی لاج رکھ لی۔

جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ میرا گارڈ مہندر بہت دھارمک (مذہبی) آدمی تھا۔ وہ جاٹ فیملی سے تعلق رکھتا تھا۔ پھلت سے آکر تو بس اس کے آگ سی لگ گئی۔ اس نے ''آپ کی امانت'' پڑھی تو پڑھ کر

میرے پاس آکر کہنے لگا: سر! آپ نے وہ کتاب پڑھی؟ میں نے کہا ابھی تو نہیں پڑھی۔ اس نے کہا کہ سر! آپ نے بڑی ناقدری کی۔ دو روز سورگ (جنت) میں رہ کر بھی آپ کو وہاں کا مزا نہ لگا۔ سر! آپ وہ کتاب ضرور پڑھیں۔ میں اب سچا مسلمان ہوں۔ میں نے اپنا نام محمد کلیم رکھا ہے۔ سر! آپ تو اب مجھے محمد کلیم ہی کہا کریں۔ اس کے بعد اس کو دین سیکھنے کا شوق لگ گیا۔ روہتک میں چوراہے پر ایک مسجد ہے، اس کو لال مسجد کہتے ہیں۔ یہ بڑی اتہاسک (تاریخی) مسجد ہے۔ یہاں پر ایک بہت بڑے پیر اور مولوی صاحب رہتے تھے، جنہوں نے پورے ہندوستان میں دین پھیلایا۔ ان کا نام ولی اللہ تھا۔ وہ اس مسجد کے امام کے پاس روز جاتا تھا، پھر چار مہینے کی چھٹی لے کر جماعت میں چلا گیا۔ داڑھی رکھ کر آیا۔ ایک دن میں کسی کام سے دہلی گیا تھا۔ وہ مجھ سے جمعہ کی نماز پڑھنے کی اجازت لے کر گیا۔ دفتر سے وضو کر کے گیا، سڑک پار کر رہا تھا کہ ایک موٹر سائیکل والے نے ٹکر ماردی۔ سر کے بل گرا اور سر میں چوٹ آئی۔ بے ہوش ہوگیا۔ ڈرائیور نے مجھے بتایا۔ ہم اسے اسپتال لے کر گئے۔ آٹھ روز تک ہاسپٹل میں رہا، مگر ہوش نہیں آیا، گھر والے علاج کرتے رہے۔ پندرہ روز کے بعد میں اس کو اسپتال میں دیکھنے گیا۔ وہ بے ہوش تھا۔ اچانک اس کے پاؤں ہلے، میں نے آواز دی، اس نے آنکھ کھول دی۔ مجھے اشارہ سے قریب کیا اور آہستہ سے بولا: سر! میرا سرٹی فیکٹ قبول ہوگیا اور زور سے ایک بار کلمہ پڑھا اور چپ ہوگیا۔ وہ مجھ سے بہت آگے نکل گیا۔ واقعی بہت سچا آدمی تھا۔

پھر وہ ہمیشہ کے لئے چپ ہوگیا۔ ہاں اس کی زبان چپ ہوگئی، مگر وہ آج بھی ہمیشہ میرے کان میں کہتا ہے: سر! میرا سرٹی فیکٹ قبول ہوگیا، لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اس دن سے میں روزانہ اپنے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! آپ نے ایک سچے کا سرٹی فیکٹ تو قبول کرلیا۔ مجھ فراڈ کا سرٹی فیکٹ بھی قبول کرلیجئے۔

پانچ وقت کی نماز کے ساتھ میں نے ایک زمانے سے تہجد پڑھنی شروع کی تھی۔ پھلت میں اس آدھی رات کی عبادت میں، میں نے بڑا مزا پایا۔ ایک رات میں نے اپنی بیوی کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک کٹہرے میں بند ہے اور مجھ سے فریاد کر رہی ہے، میں جیسی بھی ہوں، آپ مجھے اس کٹہرے سے نکال لیں۔ میرے گھر والوں نے مجھے کتنا کہا کہ میں دوسرے سے شادی کرلوں، مگر میں نے کبھی گوارا نہیں کیا۔ جب میں آپ کی ہوں تو آپ کے علاوہ مجھے کون اس کٹہرے سے نکالے گا۔

میں نے دیکھا کہ وہ بہت رو رہی ہے، مجھے ترس آ گیا۔ میں نے دیکھا، ایک بڑا تالا لگا ہوا ہے، چابی میرے پاس نہیں ہے۔ میں بہت پریشان ہوا کہ تالے کو کیسے کھولا جائے۔ اچانک میرا گارڈ کلیم (مہندر) آگیا اور جیب سے چابی نکال کر بولا: سر! یہ لا الٰہ الا اللّٰہ کی چابی ہے۔ آپ اپنی میڈم کو کیوں نہیں نکالتے؟ میری آنکھ کھل گئی۔ صبح کے تین بجے تھے۔ میں نے وضو کیا۔ نماز پڑھی، مجھے خیال آیا کہ اس عورت نے ساری جوانی میرے لئے گنوادی، حتی کہ خرچ بھی مجھ سے لیا۔ میکے والوں کے یہاں رہنا بھی گوارا نہ کیا۔ مجھے بہت یاد آئی، اکیلے رہتے رہتے میں بھی تنگ آ گیا تھا۔ ٹوٹے ہوئے دل سے میں نے اپنے بے کس ہاتھ اللہ کے آگے پھیلا دیئے۔ میرے مولا! میرے کریم! میرے رب! میں نے اب سارے جھوٹے خداؤں کو چھوڑ کر آپ کی بندگی کا عہد کیا ہے اور کون سا در ہے، جو میرا سوال پورا کرے گا میرے اللہ! جب اس نے میری رہ کر ساری جوانی گنوادی، تو پھر آپ اس کو میرا سوال پورا کرے گا؟ میرے اہ! جب اس نے میری رہ کر ساری جوانی گنوادی، تو پھر آپ اس کو میرے پاس بھیج دیجئے۔ آپ کے لئے کچھ مشکل نہیں، جب آپ ایک گنگا رام اور مہندر کا دل پھیر کر عبداللہ اور کلیم بنا سکتے ہیں تو آپ ایک سریتا دیوی کو فاطمہ یا آمنہ بنا کر میری مسلمان بیوی کیوں نہیں بنا سکے! میں نے بہت دعا کی، میرا رواں رواں میرے ساتھ دعا میں شریک تھا۔ میرے خواب کی وجہ سے مجھ پر توحید کی ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔

ایک گندے بھکاری بندے نے کریم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ دوازہ نہ کھلتا، دو روز گزر رہے تھے، تیسرے روز میں اپنے گھر میں، دوپہر کو بیٹھا تھا کہ گھنٹی بجی، مے نے نوکر سے دروازہ کھولنے اور دیکھنے کے لئے کہا۔ میری آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، جب میں نے دیکھا کہ بجائے اس کے کہ نوکر آکر مجھے بتاتا کہ فلاں صاحب آئے ہیں۔ دونوں بچوں کے ساتھ سریتا میرے سامنے تھی۔ وہ آکر مجھ سے چمٹ گئی۔ دس سال کے بعد میں نے اس کو دیکھا تھا، وہ جوانی کھو چکی تھی۔ بلک بلک کر دیر تک روتی رہی۔ بیٹا، بیٹی! جواب بڑے ہوگئے تھے، وہ بھی رونے لگے۔ جب آپ نے میرے ساتھ پھیرے پھیرے ہیں تو میری عزت میرا دل آپ کے علاوہ کون رکھے گا۔ میں نے اس کو تسلی دی اور میرے دل میں چوں کہ یہ بات تھی، کہ میرے اللہ نے میرے گندے ہاتھوں کو بھیک دی ہے، اس لئے یہ آئی ہے، مگر میں نے پھر بھی اس سے کہا کہ اب بات ہاتھوں سے نکل گئی ہے۔ اس نے کہا:

کیوں؟ میں نے کہا: میں اب مسلمان ہوگیا ہوں۔ اس نے کہا: میں نرک (جہنم) میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گی۔ میں آپ کی بیوی ہوں۔ آپ کے ساتھ رہوں گی۔ میں آپ کی رہوں گی۔ میں نے اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے کہا۔ وہ فوراً تیار ہوگئی۔ میں نے کلمہ پڑھوایا اور اس کا نام آمنہ رکھا، بچوں کا نام حسن اور فاطمہ رکھا۔ اصل میں ہوا یہ کہ وہ اپنے میکے میں الگ کمرے میں رہتی تھی، بچوں کی لڑائی میں اس کی بھابھی کے ساتھ اس کی لڑائی ہوگئی۔ اس کی بھابھی نے اس کو بہت برا بھلا کہا اور یہ بھی کہا کہ اگر تو کسی لائق ہوتی تو پتی (شوہر) کے در کو کیوں چھوڑتی؟ اگر اصل کی ہوتی تو پتی (شوہر) کے ساتھ ستی ہوجاتی۔ جیس پتی (شوہر) نے دھتکار دیا، وہ عورت نہیں ڈائن ہے۔ بس اس کے دل کو لگ گئی، یہ تو بہانا ہوگیا، ورنہ میرے رب کو تو مجھے بھیک دینی تھی۔ الحمدللہ ڈیڑھ سال سے وہ میرے ساتھ ہے۔ ہم خوشی خوشی اسلامی زندگی گزار رہے ہیں۔

اس واقعے کے بعد میرا، اپنے اللہ کے ساتھ ایک دوسرے ہی قسم کا خاص تعلق پیدا ہوگیا۔ میرا اب یہ حال ہے کہ مجھے ایسا یقین سا ہوگیا ہے کہ اگر میں اپنے اللہ سے ضد کروں کہ آج سورج پچھم سے نکالئے تو میرے اللہ ضرور اسے پورا کریں گے۔

میری سب لوگوں سے درخواست ہے کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ میرا ایمان اور سجدے کی حالت میں خاتمہ فرمائیں۔ میں نے اپنی بیوہ کو وہ سرٹی فیکٹ دیا ہے، کہ مرجاؤں تو وہ میری قبر میں میرے کفن کے ساتھ وہ سرٹی فیکٹ رکھ دے اور دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کا یہ جعلی سرٹی فیکٹ قبول کرلے، بلکہ میرے لئے کیا، ساری دنیا کے لئے بھی میری یہی دعا ہے اور سب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ایمان کے ساتھ موت عطا کردے۔

بے روزگاری دور کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص بے روزگار ہو اور کسی ملازمت کے لئے درخواست دے تو تین روز تک سات ہزار مرتبہ روزانہ کل اکیس ہزار مرتبہ کسی بھی نماز کے بعد پڑھیں، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ "نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَاءُ وَ فَوۡقَ كُلِّ ذِىۡ عِلۡمٍ عَلِيۡمٌ۔"

(سورہ یوسف آیت ۷۶)

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون ساعدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ــــــ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

قسط نمبر: ۱۳

واقعات القرآن

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند پیدا ہوئے ایک حضرت ہاجرہ کے بطن سے جن کا نام اسمٰعیل تھا، اور ایک فرزند حضرت سارہ کے بطن سے اس وقت پیدا ہوئے جب حضرت سارہ زمانۂ یاس کو پہنچ گئی تھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اولاد سے مایوس ہو چکے تھے لیکن اللہ نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا اس وقت حضرت سارا کے حمل قرار پایا جب انہیں یہ یقین ہو چکا تھا کہ وہ کبھی ماں نہیں بن سکتیں۔ حضرت سارہ کے بطن سے جو فرزند پیدا ہوئے ان کا نام اسحاق تھا۔ حضرت اسحاقؑ نے اپنے چچا کی بیٹی رفقا سے شادی کی اور ان کے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک کا نام عیسو تھا اور دوسرے کا نام یعقوب، دوسرے بیٹے یعقوب اپنے والدین کو خاص طور پر عزیز تھے۔ یوں تو ہر ماں باپ کو ساری اولاد عزیز ہی ہوتی ہے لیکن کچھ بچوں پر ماں باپ کی خاص نظر ہوتی ہے، چنانچہ حضرت اسحاق اور ان کی زوجہ اپنے بیٹے یعقوب پر اپنی جان نچھاور کرتے تھے، انہیں عمر طویل کی اور عزت وعظمت کی دعاؤں سے ہمیشہ نوازا کرتے تھے۔ ماں باپ کا یہ رجحان اور ہر وقت کی یہ عنایات اور دعائیں ان کے بھائی عیسو کے لئے جلن اور حسد کا سبب بن گئیں اور عیسو حضرت اسحاق کے درپئے آزار ہو گئے، انہیں دھمکانے لگے اور ان کی راہوں میں رکاوٹیں ڈالنے لگے، ان دھمکیوں اور نازیبا حرکتوں سے بددل ہو کر حضرت اسحاق علیہ السلام اپنے والدین کی اجازت سے اپنے وطن سے ہجرت کر کے اپنے ماموں لابان کے پاس چلے گئے، ماموں کی خدمت کو انہوں نے اپنا وظیفہ بنا لیا، ماموں بھی ان سے بے حد پیار کرتے تھے اور انہیں اپنی سگی اولاد کی طرح چاہتے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی خواہش ہوئی کہ ماموں کی بیٹی راحیل سے ان کا نکاح ہو جائے، ماموں بھی انہیں بہت عزیز رکھتے تھے لیکن انہوں نے حضرت یعقوبؑ کی اس خواہش کو اہمیت نہیں دی البتہ انہوں نے انہیں دوسری بیٹی لیاہ کو حضرت یعقوبؑ کے نکاح میں دیدیا۔ لابان نے حضرت یعقوبؑ اور اپنی بیٹی کی خدمت کے لئے ایک کنیز بھی بخش دی۔ اس کے بعد حضرت یعقوبؑ نے ماموں سے رخصت ہونے کی اجازت چاہی اور واپس فلسطین واپس آگئے۔ لابان نے حضرت یعقوبؑ کے ہاتھوں عیسو کے لئے بھی کافی تحفے بھیجے جو حضرت یعقوبؑ نے اپنے بھائی کی خدمت میں پیش کر دیئے، عیسو نے ان تحفوں کو دل سے قبول کر لیا اور اس طرح عیسو کے دماغ سے وہ نفرت بھی نکل گئی جو دونوں بھائیوں کے درمیان کسی فلک بوس عمارت کی طرح کھڑی ہوئی تھی۔

حضرت یعقوبؑ نے کنعان میں سکونت اختیار کر لی اور خدا نے انہیں ۱۲ بیٹے عطا کئے جو بعد میں اسباط کے نام سے مشہور ہوئے۔

ان تاریخی داستانوں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو مختلف آزمائشوں سے گزارا ہے، تقریباً ہر نبی کو جلن، حسد، ظلم اور ستم کا مقابلہ کرنا پڑا اور نبیوں کی مخالفت ان کے اپنے خاندان ہی میں ہوئی اور اکثر نبیوں کو برے لوگوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے اپنے وطن سے ہجرت بھی کرنی پڑی۔ یہ تاریخی واقعات یہ بھی بتاتے ہیں کہ اللہ کے نیک بندوں نے ہر حال میں ثابت قدم ہونے کا ثبوت دیا اور شکر وصبر کے ذریعہ اپنے رب کو راضی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی، نبیوں کی زندگی ان تمام صاحب ایمان لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہے، جو اپنے رب کی رضا میں راضی رہنا چاہتے ہیں اور جو ہر غم کو خندہ پیشانی کے ساتھ اس کو قبول کر لیتے ہیں کہ یہ بھی ان کی عطا ہے۔

حضرت ابراہیم کے دو بیٹے ہوئے ایک حضرت ہاجرہ کے بطن سے جن کا اسم گرامی اسماعیل تھا اور ایک حضرت سارہ کے بطن سے جن کا اسم گرامی اسحاق تھا، بعد میں تمام نبیوں کا سلسلہ ان ہی دونوں بیٹوں سے چلا۔ حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں تمام انبیاء بنی اسرائیل پیدا ہوئے اور حضرت اسماعیل کی اولاد میں رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جو تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

☆☆☆☆

علاج بذریعہ صدقات

حسن الہاشمی

بروقت صدقہ دیجئے اور آسمانی آفتوں سے نجات حاصل کیجئے

علاج کے ساتھ ساتھ اگر ان صدقات کا لحاظ رکھیں تو مریض جلد از جلد شفایاب ہوسکتا ہے

مریض کے نام مفرد عدد دیکھیں کیا ہے، اگر مفرد عدد ایک ہو تو اور مرض معمولی ہو تو اس کی طرف سے سو روپے صدقہ کردیں، اگر مرض بڑا ہو تو اس کی طرف سے ایک ہزار روپے صدقہ کریں، یہ صدقہ اگر اتوار کو کریں تو بہتر ہے، لیکن اگر مرض بڑھا ہوا تو اور اتوار آنے میں دیر ہو تو پھر کسی بھی دن صدقہ کردیں، صدقہ کی ادائیگی کا افضل ترین وقت سورج نکلنے کے بعد زوال تک ہے۔

اگر مریض کے نام کا مفرد عدد ۲ ہو، مریض کی طرف سے ۲ کلو آٹا، گیہوں کا صدقہ کریں، اگر مرض بڑا ہو یا خطرناک ہو تو پھر ۲۰ کلو آٹا خیرات کریں، اگر یہ صدقہ پیر کے دن کریں تو بہتر ہے، ورنہ کسی بھی دن کردیں۔

اگر مریض کا عدد ۳ ہو تو اس کی طرف سے کوئی بھی اناج خیرات کردیں، اناج کم سے ۳ کلو اور زیادہ سے زیادہ ۳۰ کلو ہونا چاہئے، یہ اناج اگر منگل کے دن خیرات کریں تو افضل ہے ورنہ کسی بھی دن خیرات کردیں۔

اگر مریض کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے اس کی طرف سے ۴ میٹر کپڑا سفید یا سبز رنگ کا خیرات کریں، زیادہ سے زیادہ ۴۰ میٹر کپڑا خیرات کریں، اگر یہ صدقہ وخیرات بدھ کے دن کریں تو افضل ہے ورنہ کسی بھی دن خیرات کردیں۔

اگر مریض کا عدد ۵ ہے تو اس کی طرف سے ایک بکرا صدقہ کریں، صدقہ کا گوشت کم سے کم ۵ غریبوں کو دیں، یہ صدقہ اگر جمعرات کے دن کریں تو بہتر ہے ورنہ کسی بھی دن کردیں۔

اگر مریض کے نام کا مفرد عدد ۶ ہو تو اس کی طرف سے ۶ طرح کی سبزیاں صدقہ کریں، سبزی کا وزن سوا کلو ہونا چاہئے، یہ خیرات جمعہ کے دن کریں، ورنہ کسی بھی دن کردیں۔

اگر مریض کے نام کا مفرد عدد ۷ ہو، اس کی طرف سے ۷ طرح کے پھل خیرات کریں، پھلوں کا وزن فی پھل ایک کلو ہونا چاہئے، یہ صدقہ ہفتے کے دن کریں تو افضل ہے، ورنہ کسی بھی دن کردیں۔

اگر مریض کے نام کا مفرد عدد ۸ ہو تو اس کی طرف سے گوشت خیرات کریں، گوشت کسی بھی جانور کا ہو لیکن کم سے کم ۸ کلو گوشت کرنا ہے اور زیادہ سے زیادہ ۱۷ کلو، یہ صدقہ اتوار کے دن کریں تو افضل ہے ورنہ کسی بھی دن کردیں۔

اگر مریض کا مفرد عدد ۹ ہو تو اس کی طرف سے چاندی خیرات کریں، چاندی کم سے کم ۹ گرام اور زیادہ سے زیادہ نو۹۰ گرام ہونی چاہئے یہ خیرات اتوار کے دن کریں تو بہتر ہے ورنہ کسی بھی دن کردیں۔

صدقات مریض کے اوپر سے اُتارنے ضروری نہیں ہیں لیکن اگر مریض کے کسی بھی ایک حصے کو چھولے تو افضل ہے، مثلاً اگر پھل صدقہ کرنے ہیں تو کم سے کم ایک پھل کو مریض ہاتھ لگالے ورنہ صرف نیت ہی کافی ہے۔ علاج معالجہ اپنی جگہ ہے، لیکن علاج کے ساتھ ساتھ اگر صدقہ کا بھی اہتمام ہوگا تو انشاء اللہ جلد شفاء نصیب ہوگی۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ صدقہ اور خیرات اپنی بساط اور حیثیت کے مطابق کرنی چاہئے، اس لئے ہم نے صدقہ کا ذکر کرتے وقت کم وبیش کی سہولت کی طرف اشارہ کردیا ہے، اگر اللہ نے دولت سے نواز رکھا ہو تو پھر صدقہ زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے ورنہ اس کی مقدار اگر کم سے کم ہوگی تب بھی فائدہ ہوگا، اللہ بندے کی نیت کو دیکھتے ہیں، ان کی نظر مقدار پر نہیں ہوتی، بیمار اور تیماردار حضرات کو اپنی حیثیت کے مطابق صدقہ کرنا چاہئے اور اللہ سے اچھی امیدیں رکھنی چاہئیں۔

☆☆☆☆☆

طب وصحت

ایک نیا سلسلہ

حکیم امام الدین ذکائی

قبض
(CONSTIPATON)

قبض میں جتنے لوگ مبتلا ہیں، اتنے کسی اور بیماری میں نہیں، قبض کا مطلب ہے کہ وقت پر فضلہ (پاخانہ) کا اخراج نہ ہونا، فضلہ کا اخراج کم ہونا، فضلہ میں گانٹھیں نکلنا، متواتر پیٹ صاف نہ ہونا، روزانہ فضلہ نہ آنا، کھانا ہضم ہونے کے بعد پیدا فضلہ پوری طرح سے صاف نہ ہونا اور پیٹ ہلکا نیز صاف ہونے کا احساس نہ ہونا وغیرہ۔

قبض کیسے ہوتا ہے

بار بار مختلف اوقات میں کھائے گئے کھانے سے مختلف اوقات پر تیار ہونے والا فضلہ ایک بار بیت الخلا جانے پر مکمل طور پر خارج نہیں ہوتا، کچھ فضلہ نکل جانے کے بعد بقایا فضلہ آنتوں میں جمع ہوتا رہتا ہے، اس طرح پیٹ میں ہمیشہ فضلہ بھرا رہتا ہے، جب کوئی روزہ، فاقہ کرتا ہے، تب نیا فضلہ تو پیٹ میں نہیں بنتا، لیکن فطری طور سے فضلہ کا اخراج یا اینمیا لینے پر بھی بہت کم نکلتا ہے۔

قبض سے پیدا ہونے والی بیماریاں

قبض رہنے سے پیٹ میں جمع ہوا فضلہ آنتوں کی گرمی اور نمی کی وجہ سے سڑتا ہے، گندی ہوا پیدا ہوتی ہے، جمع فضلے کے گندے رس کو آنتوں کے ذریعہ جذب ہوئے اور خون میں شامل بیماریاں ہو جاتی ہیں، جس طرح سے پڑے فضلے کے پاس سے گزرنے پر بدبو کے باعث سر بھاری ہو جاتا ہے، سانس لینا مشکل ہوتا ہے، اسی طرح آنتوں میں پڑا فضلہ اپنی سڑیلی بدبو سے جسم کی چستی، حوصلے کو ختم کر دیتا ہے، دل میں غلاظت، سستی، منہ سے پانی اور بدبو آنا، بخار سا معلوم ہونا، کسی کام میں دلچسپی نہ ہونا، سر درد وغیرہ کئی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ لگاتار قبض رہنے سے بواسیر اور عرق النساء (Seiatica) پیدا ہوتے ہیں۔

قبض کی وجوہات

(۱) کھانے کی خرابیاں

کہیں دعوت ہوتی ہے، دعوت میں چٹپٹا، لذیذ کھانا ہوتا ہے، لوگ زیادہ کھاتے ہیں، زیادہ کھانا اچھا لگتا ہے، جتنا کھائیں اتنی ہی بھوک، جتنا سوئیں، اتنی ہی نیند زیادہ آتی ہے، کھاتے وقت کھانا تو دعوتوں میں دوسروں کا ہوتا ہے لیکن پیٹ تو اپنا ہے۔ پیٹ کا خیال نہ رکھ کر چٹپٹی میدے کی بنی چیزیں بغیر بھوک کے کھانا، لذت میں زیادہ کھانا، کھانے کے بعد ٹھنڈے مشروبات پینا، جلدی جلدی بغیر چبائے کھانا، وقت پر نہ کھانا قبض پیدا کرتا ہے، کھانے پر کنٹرول رکھنا چاہئے۔ کھانا اپنی مرضی کا کھائیں۔ کپڑے دوسروں کی مرضی کے مطابق پہنیں۔

(۲) فضلہ روکنے کی عادت

فضلہ کے اخراج کی عادت ہوتے ہی بیت الخلا چلے جانا چاہئے، بچے کو مائیں پاخانہ کرنے کے لئے سی سی کی آواز دیتی ہے، اور بچہ پاخانہ کرنے لگتا ہے، یہ تیزی دلانے کا طریقہ ہے، صبح تو عموماً سب فضلے کا اخراج کر لیتے ہیں، لیکن اس کے بعد کام کی مصروفیت، تفریح میں مشغول ہونے سے فضلے کے اخراج کی حاجت کو روک لیتے ہیں، حاجت روکنے سے دوبارہ پاخانہ نہیں آتا، اس سے قبض بنتا ہے اور پرانا ہو جاتا ہے۔ پیٹ ہوا بھرنے سے پھولنے لگتا ہے۔

(۳) جسمانی محنت کا فقدان

امیر اور بیکار لوگ محنت نہیں کرتے، اس سے قبض ہو جاتا ہے۔

(۴) آرام کی کمی

زیادہ بھاگ دوڑ میں مصروف رہنے سے اندرونی اعضاء کو آرام کرنے کا موقع نہیں ملتا، اس سے قبض ہو جاتا ہے، جو لوگ آرام نہیں کرتے، نیند کے بعد جب وہ فضلے کا اخراج کرتے ہیں، تو کافی مقدار میں فضلے کا اخراج کرتے ہیں، وقت پر بھرپور سونا قوت دیتا ہے، خوبصورتی عطا کرتا ہے اور چستی پیدا کرتا ہے، بھوک کو تیز کرتا ہے، سستی دور کرتا ہے۔

(۵) ذہنی تناؤ

تفکرات، گندے خیالات، جنسی خیالات میں رہنا، مسلسل سوچتے رہنے سے اندرونی اعضاء میں تناؤ قائم رہتا ہے، اس سے قبض ہوتی ہے۔

(۶) آنتوں کی کمزوری

قبض دور کرنے کے لئے بار بار جلاب، دست آور دوائیاں، چورن لینے سے آنتیں اپنا قدرتی کام کرنا بند کر دیتی ہیں، آنتوں میں ڈھیلا پن، کمزوری، ٹھہراؤ اور خشکی پیدا ہوتی ہے، دست آور دوائیاں گرم اور ہیجان پیدا کرنے والی ہوتی ہیں، ان کے استعمال سے بواسیر، احتلام وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

(۷) پاخانہ جانے میں جلدی

ایک بار بیٹھتے ہی پاخانہ آجاتا ہے، پھر آنے میں دیر لگتی ہے، کچھ دیر روکنے، کوشش کرنے، پیٹ کے بائیں حصے کو ہاتھوں سے دبانے سے پاخانہ پھر آنے لگتا ہے، اس لئے پاخانہ کرتے وقت جلدی نہیں کرنی چاہئے۔

پانی کی کمی

پانی کم پینے سے قبض ہوتا ہے، پیاس لگنے پر تو سب ہی پانی پیتے ہیں، لیکن صبح رفع حاجت سے پہلے، رات کے چار بجے، دوپہر کے کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے اور دو گھنٹے بعد، رات کو سوتے وقت بھی ہم کو پانی پینا چاہئے۔

(۹) جگہ کی صفائی

کتنے بھی جگہ صاف کر کے پاخانہ کرتے ہیں، اگر پاخانہ جانے کی جگہ گندی ہے، بدبو آتی ہے، تو فضلہ پوری طرح سے باہر نہیں آتا، فضلہ صاف جگہ پر آسانی سے آتا ہے۔

(۱۰) منشیات کا استعمال

تمباکو، سگریٹ، چائے، افیون اور منشیات کے استعمال سے جسم کے اعضاء میں ٹھہراؤ آجاتا ہے، جو قبض کرتا ہے، اس لئے ان سے دور رہیں۔

قبض کیسے دور کریں؟

قبض بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے، بلکہ روز مرہ معمول کی مصروفیات کے نتیجے میں فضلے کی رکاوٹ ہے، یعنی فضلہ پورا نہیں نکلتا، اس کے علاج کے لئے کبھی بھی دست آور دوا نہیں لینی چاہئے، دل سے قبض رہنے کا احساس بالکل نکال دینا چاہئے، جو وجوہات قبض رہنے کی بتائی گئی ہیں، ان سب کو دور کرنا چاہئے، کچے پھل، سبزیاں زیادہ کھانی چاہئیں۔ جتنی بار کھانا کھائیں، اتنی بار رفع حاجت کی خواہش نہ ہونے پر بھی بیت الخلا جائیں، باقاعدہ ایسا کرنے کرنے پر پاخانہ آنے لگے گا، جن لوگوں کو جسمانی محنت کرنے کا وقت نہیں ملتا، انہیں ورزش، سیر کرنی چاہئے، صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے انہیں، کھانے کے بعد کچھ آرام کرنا چاہئے، کچھ بھوک رکھ کر کھانا کھانا چاہئے، کھانا خوش ہو کر کھائیں، روزانہ ٹھیک وقت پر رفع حاجت کی عادت ڈالنی چاہئے، ہفتے میں ایک دن پھلوں اور ان کے رس پر رہنا چاہئے اس سے آنتوں کو آرام ملتا ہے۔

غذا سے علاج

علاج میں سب سے پہلے غذا میں سدھار کر کے سب بیماریوں کو دور کیا جا سکتا ہے، قرآن مجید کی سورۂ اعراف میں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں، ''کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو'' اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ کھانے پینے کی مقدار اور کیفیت ایسی ہو، جو بدن کو نفع

پہنچا سکے، اس سے آگے بڑھا، تو اسراف کا شکار ہوا اور یہی دونوں چیزیں صحت کے لئے مضر اور بیماری کا باعث ہیں، یعنی بالکل نہ کھانا نہ پینا، یا کھانے پینے میں زیادتی اور اسراف۔

کھانے میں ایسی چیزیں لیں، جس سے پیٹ خود ہی صاف ہو جائے، چھلکے سمیت دالیں، زیادہ مقدار میں اُبلی ہوئی سبزیاں، ہرے پتوں والی سبزیاں، سلاد وغیرہ کھانے میں باقاعدہ لینا چاہئے۔ پانی زیادہ سے زیادہ پئیں، پالک کا کچا رس، بیل کا شربت، نارنگی، موسمی، لیموں، آم، پپیتا، امرود کھائیں، یہ سب چیزیں قبض دور کرتی ہیں۔

ہرڑ

تندرست رہنے کے لئے صحت مند کو ہرڑ اور بیمار کو ''فاقہ'' کرنا چاہئے۔ روزانہ رات کو سوتے وقت ہرڑ کے چورن کا ایک چمچ، سردیوں میں گرم پانی سے اور گرمیوں میں عام پانی سے پھانک لینے سے قبض دور ہو جاتی ہے۔ ہرڑ دست آور دوا نہیں ہے، یہ کھانے کا ہی جزء ہے۔ ہرڑ ایک کیمیا ہے، جس کے استعمال سے دست صاف آتا ہے اور جلد کا مرض نہیں ہوتا۔ ہرڑ کا چورن (پھنکی) بے فکر ہو کر لیں اور قبض سے نجات پائیں۔

تیل : صبح اور رات کو سوتے وقت روزانہ سرسوں کے تیل کی پیٹ پر مالش کریں۔

گاجر : 250 گرام کچی گاجر اچھی طرح چبا چبا کر روزانہ بھوکے پیٹ کھائیں، اس سے قبض دور ہوگا اور بھوک اچھی لگے گی۔

لیموں : لیموں کا رس گرم پانی کے ساتھ رات کے لینے سے پاخانہ کھل کر آتا ہے، 12 گرام لیموں کا رس، اور 12 گرام شکر ایک گلاس میں ملا کر رات کو پینے سے کچھ ہی دنوں میں پرانی سے پرانی قبض دور ہو جاتی ہے۔

نارنگی : صبح ناشتے میں نارنگی کا رس کئی دنوں تک پیتے رہنے سے پاخانہ فطری طور سے آنے لگتا ہے، یہ قوت انہضام کو بھی بڑھاتی ہے۔

میتھی : میتھی کے پتوں کی سبزی کھانے سے قبض دور ہوتا ہے۔

گیہوں : گیہوں کے پودوں کا رس لینے سے قبض نہیں رہتا۔

سونف : سوتے وقت آدھا چمچ پسی ہوئی سونف گرم پانی کے ساتھ لینے سے قبض میں فائدہ ہوتا ہے۔

دال چینی : دال چینی میں سونٹھ، الائچی تھوڑی سی ملا کر کھاتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ٹماٹر : ٹماٹر قبض دور کرنے کی بہترین دوا کا کام کرتا ہے، معدے آنتوں میں جمع فضلہ باہر نکالنے میں اور اعضاء کو چست بنانے میں بڑی مدد دیتا ہے۔

آنولہ : رات کو ایک چمچ پسا ہوا آنولہ، گرم پانی یا گرم دودھ کے ساتھ لینے سے صبح پاخانہ صاف آتا ہے، قبض نہیں رہتا، آنتیں اور پیٹ صاف رہتا ہے۔

پالک : کچی پالک کا رس صبح پیتے رہنے سے قبض کچھ ہی دنوں میں ٹھیک ہو جاتی ہے۔ پالک اور بتھوا کی سبزی کھانے سے بھی قبض دور ہوتی ہے۔

کریلے : کا مدر ٹنکچر جو ہومیوپیتھی میں ''کالن سونیا Q'' پانچ قطرے دن میں دو مرتبہ دینے سے قبض دور ہو جاتی ہے۔

شلغم : شلغم کو کچا کھانے سے فضلہ صاف آتا ہے۔

سیب : بھوکے پیٹ سیب کھانے سے قبض دور ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد سیب کھانے سے قبض ہوتی ہے۔ سیب کا چھلکا دست آور ہوتا ہے۔ قبض والوں کو سیب چھلکے سمیت کھانا چاہئے اور دست والوں کو بغیر چھلکے کے۔

منقی : قبض میں منقی گرم دودھ میں اُبال کر لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

امرود : امرود کھانے سے آنتوں میں تراوٹ آتی ہے اور قبض دور ہوتی ہے، اسے کھانا کھانے سے پہلے ہی کھانا چاہئے، کیونکہ کھانا کھانے کے بعد کھانے سے قبض کرتا ہے۔ قبض والوں کو ناشتے میں امرود لینا چاہئے۔ پرانی قبض کے مریضوں کو صبح وشام امرود کھانا چاہئے، اس سے پاخانہ صاف آئے گا۔

پپیتا : قبض میں پختہ پپیتا کھانا مفید ہے۔

چھوہارا : صبح دو چھوہارے پانی میں بھگو دیں، رات کو انہیں چبا چبا کر کھائیں۔ کھانا کم کھائیں، رات کو دو چھوہارے دودھ میں اُبال کر بھی لے سکتے ہیں، اس سے قبض دور ہوگا۔

پیاز : ایک کچا پیاز روزانہ کھانے کے ساتھ کھانے سے قبض ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مولی : مولی پر نمک، کالی مرچ ڈال کر کھانے کھاتے وقت روزانہ دو پھانکیں تک کھائیں، اس سے قبض دور ہو جائے گی۔

چاول : ایک حصہ چاول، دو حصے مونگ کی دال کی کھچڑی میں گھی ملا کر کھانے سے قبض دور ہوتا ہے۔

دودھ : گرم دودھ کے ساتھ دو چمچ گلاب کا گلقند یا اسبغول کا چھلکا رات کو لینے سے پاخانہ کھل کر آتا ہے۔

گھی : تین دن میں گھی میں کالی مرچ ملا کر پئیں، اس سے آنت ملائم ہو (فضلہ پھول جاتا ہے، پھر گرم دودھ میں گھی ملا کر پینے سے فضلہ نرم، ڈھیلا اور صاف آتا ہے)

انجیر : دائمی قبض ہو تو انجیر کھانے سے دور ہو جاتا ہے، پختہ انجیر کھائیں، یا پانچ خشک انجیر دودھ میں اُبال کر رات کو سوتے وقت کھائیں۔

بند گوبھی : بند گوبھی کے پتے روزانہ کھانے سے پرانی قبض دور ہوتی ہے، جسم سے گندے مادّے باہر نکل آتے ہیں۔

پھول گوبھی : رات کو سوتے وقت اس کا آدھا گلاس رس پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

خربوزہ : پختہ خربوزہ کھانے سے قبض دور ہو جاتی ہے۔

باتھو ساگ : یہ معدے کو طاقت دیتا ہے، قبض دور کرتا ہے، قبض والوں کو بتھوے کا ساگ روزانہ کھانا چاہئے۔ کچھ ہفتے روزانہ بتھوا کی سبزی کھانے سے ہمیشہ رہنے والی قبض دور ہو جاتی ہے، اس سے جسم میں طاقت اور پھرتی آتی ہے۔

چولائی : قبض میں چولائی کی سبزی کھانا مفید ہے۔

مونگ : چاول، مونگ کی دال کی کھچڑی کھانے سے قبض دور ہوتی ہے، دو حصے مونگ کی دال میں ایک حصہ چاول ڈال کر کھچڑی بنائیں، گھی ڈال کر کھائیں، اس سے قبض دور ہوگی، فضلہ صاف آئے گا۔

مسور کی دال : مسور کی دال کھانے سے قبض میں فائدہ ہوتا ہے۔

چھاچھ : چھاچھ سے قبض دور ہوتا ہے۔

نیم : نیم کے پھول خشک کر پیس کر رکھ لیں، یہ چورن چٹکی بھر روزانہ رات کو گرم پانی سے پھانک لیں، اس سے قبض میں فائدہ ہوتا ہے۔

صابن : پاخانہ آتا ہی نہ ہو، تو صابن کے پتلے ٹکڑے کو تیل یا ویزلین لگا کر مقعد (Rectum) میں داخل کریں اس سے پاخانہ آجائے گا۔

تربوز : کچھ دن روزانہ تربوز کھانے سے قبض دور ہو جاتا ہے۔

ہرڑ : ایک مربے کی ہرڑ رات کو کھا کر دودھ پینے سے پاخانہ صبح کھل کر آتا ہے۔

پانی : ایک گلاس گرم پانی (جتنا گرم پیا جا سکے) کھانا کھانے کے بعد لگاتار پیتے رہنے سے قبض دور ہوتا ہے، جن کو قبض رہے، ان کو کھانے کے ساتھ گھونٹ گھونٹ پانی پیتے رہنا چاہئے، صبح اٹھتے ہی ایک گلاس پانی پئیں۔

تل : 62 گرام تل کوٹ کر اور چینی ملا کر کھانے سے قبض دور ہوتی ہے، تل، چاول اور مونگ کی دال کھچڑی بھی قبض دور کرتی ہے۔

ارنڈ کا تیل : سوتے وقت دو چمچ ارنڈ کا تیل پینے سے قبض دور ہوتی ہے، اسے دودھ میں ملا کر بھی پی سکتے ہیں۔

شہد : یہ قدرتی طور سے ہلکا دست آور ہے، صبح اور رات کو سونے سے پہلے 50 گرام شہد تازہ پانی اور دودھ ملا کر پئیں۔

مٹی : پیٹ پر گیلا کپڑا بچھائیں، اس پر گیلی مٹی کا لیپ کریں، اس پر پھر کپڑا باندھیں، رات بھر اس طرح پیٹ پر گیلی مٹی کی پٹی رکھنے سے قبض دور ہوگی، پاخانہ بندھا ہوا صاف آئے گا۔

چولائی کا ساگ، مسور کی دال، تربوز، خشک پھل، چھاچھ وغیرہ کا استعمال قبض دور کرتا ہے، ان خوردنی اشیاء کا زیادہ سے استعمال کرنے سے قبض ٹھیک ہو جاتی ہے، اس طرح کی خوراک کے ذریعے علاج آسان اور مفید ہے۔ قبض دور کرنے کے لئے دوائیاں نہیں لینی چاہئے، اگر کہیں دوائی ضروری ہو تو ہومیو پیتھک علاج خاص طور سے مفید ہے۔

یہ سلسلہ قارئین کی تندرستی بحال رکھنے کے لئے شروع کیا گیا ہے، یہ سلسلہ آپ کو کیسا لگا؟ اپنی رائے اور خیالات سے ہمیں مطلع کریں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

ہمارے جسم کے کل پرزے روزانہ کام کرتے کرتے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اوران کے کئی حصے زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور بعض حصے گھس جاتے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بدن کے کچھ ٹکڑے زیادہ موٹے اور مضبوط ہو جاتے ہیں اور بعض اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں۔ مطب میں آنے والے بعض مریض ایسے نظر آتے ہیں کہ ان کے ہاتھ اور ڈولے موٹے اور خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ کھلاڑی، لوہے لکڑی اور اینٹوں کا کام کرنے والی اس جماعت میں شامل ہیں۔ اس قسم کے کاری گر اور کھلاڑی حضرات کھانسی، نزلہ، زکام میں بعض دفعہ اس لئے مبتلا پائے جاتے ہیں کہ گرد وغبار، گیس، لکڑی اور چونے کے اجزاء کام کرتے وقت اڑ اڑ کر ان کے گلے، ناک، ہوائی نالی اور پھیپھڑوں میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ موجودہ دور میں پچیس سے پچاس تک کی عمر کے ایسے مرد اور عورتیں روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں جو بال بچوں کی پڑھائی اور نت نے فیشن کے بوجھ تلے دب کر بدن، پیٹ بڑا ہونے، بدن پھولا ہوا اور دماغی پریشانی سے عاجز ہو کر اپنی خوبصورتی کھو جانے کے غم میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ تین چار سو روپیہ ماہوار آمدنی والے درجنوں ایسے مریضوں سے واسطہ پڑتا ہے جن کا دل پھیلنا شروع ہو جاتا ہے، خون کی نالیوں میں کولیسٹرول جمنی شروع ہو جاتی ہے، خون کا دباؤ ستر فیصد مریضوں میں اونچا اور تیس فی صدی نیچے گرا ہوا پایا جاتا ہے۔ ایسے مریض تو اب کثرت سے آتے ہیں جن کے خوبصورت ہاتھ پاؤں سوجھے ہوئے، آنکھیں اور پلکیں پھولی ہوئیں، گردوں کے مقام پر کمر میں درد اور تناؤ کم وبیش موجود رہتا ہے۔ گیس، اپھارہ اور عصابی بوجھ تو اب ہماری قومی بیماری شمار ہونے لگی ہے۔ اگر ہم سنجیدگی اور ٹھنڈے دل سے غور کریں تو عموماً یہ بیماریاں ہماری ناقص خوراک اور پھر وقت بے وقت پانی اور برف سے ٹھنڈے کئے ہوئے رنگ برنگے مشروبات پینے سے پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ غور کیجئے کہ ہمارے کھانے پینے کے پکوان، سالن، روٹی، توس اور سویٹ ڈش ہماری غذا کی نالی میں جا کر اپنی شکل تبدیل کر کے یہ خون اور بدن کی مشین چلاتے ہیں، ضروری ہارمون بنائیں گے۔ جب حلق میں غذا جاتی ہے تو وہاں کے نیچے اوپر والی ننھی غدودوں سے لعاب جاری ہو کر غذا کے نوالے کو تر کر کے غذا ہضم کرنے والی گلٹی کو پار کر کے معدہ میں داخل ہونے کے قابل بنا دیا جاتا ہے۔

یہ تو آپ رات دن سنتے رہتے ہیں کہ معدہ میں دانت نہیں، وہاں تو غذا بلوائی جاتی ہے، غذا کے رڑ کنے کے لئے معدہ کے میدان کو کسی حد تک گرم ہونا چاہئے، پھر اس بلونے اور رڑ کنے کی خاطر اس میں وقع گلٹیوں سے پیپ سین اور گیسٹرک جوس نکلنا ضروری ہے۔ معدہ سے خارج ہونے والے یہ ہارمونز چربیلے اجزاء کو کھولا کر کے نرم اور خون چھوڑنے پر آمادہ کریں گے۔ نشاستہ دار اجزاء کو کھولا کر کے نرم اور خون چھورنے پر آمادہ کریں گے۔ نشاستہ دار اجزاء کو شکر میں تبدیل کر کے اس کی گلائیکوجن کو جگر میں ذخیرہ کرنے کا راستہ بنائیں گے۔ گوشت کے عضلات، پٹھوں اور تاروں کو جدا جدا کر کے خشخاش کے دانوں سے بھی باریک پیس دیں گے۔ اب آپ بخوبی سمجھ لیں گے کہ معدہ کو کچھ حد تک گرم رکھنا ضروری ہے۔ اسی لئے پرانے سائنس دان حکیموں نے غذا کے ساتھ زیادہ پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ معدہ کے بعد غذا کو بارہ انگشتی آنت میں جانا ہے، وہاں لبلبہ کی پنسلین اور مرارہ (پتہ) کا صفرا باقی ماندہ نہ قابو میں آنے والی غذا کو اور توڑ پھوڑ اور دھر ادھر آگے پیچھے دھکیل کر اسے کارآمد بدنی تعمیر کرنے والے اجزاء جدا کریں گے۔ پرانے یونانی حکیموں نے ہدایت کی ہے کہ غذا کھاتے وقت پانی کم مقدار میں استعمال کریں۔ جب ایک ڈیڑھ گھنٹہ میں معدہ کے ہاضم جوہر غذا کو تار تار کر کے خمیر بنا دیں تو اس وقت ضرورت ہوتی ہے کہ پانی مل کر یہ معدہ سے آنتوں کی طرف جانے کے قابل ہو جائیں۔ اب ضرورت اور موسم کے مطابق پانی کا ایک آدھا گلاس پینا مناسب ہوتا ہے۔ نوجوان، گرم مزاج اور گرم ماحول میں کام کرنے والوں کو زیادہ ٹھنڈے پانی پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلغمی طبیعت، لاغر اور کمزور اعصاب والوں کو زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی پینا نقصان دہ ہے۔ پرانے حکیموں نے کھانے کے ساتھ اور بعد میں مکھن نکلی دہی کی پتلی پینی تجویز کر کے اپنی بدنی مشینری سے کمال واقفیت کا ثبوت پیش کیا ہے۔

☆☆☆☆

اپنے برج کے مطابق ماہِ اپریل ۲۰۱۲ء میں پیش آنے والے حالات کا اندازہ کیجئے

برج حمل

فائدہ کم رہے گا، کوئی نیا دوست بنے گا جو کام آئے گا اور اچانک ڈر بھی پیدا ہوگا، اولاد کو تکلیف ہوگی، اس ماہ کی ۵، ۶، ۹، ۱۴ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

برج سرطان

دشمن ہر وقت تکلیف دینے کی تاک میں رہیں گے، خرچ بھی زیادہ ہوگا، جسم میں گیس کا مرض ہوجائے گا، اس ماہ کی ۱۴، ۱۵، ۱۶ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

برج میزان

اس ماہ اچانک کوئی خطرہ درپیش ہوگا، اولاد کی طرف سے دل خوش رہے گا، سفر بھی درپیش آئے گا۔

برج جدی

کچھ جسمانی بیماریاں سامنے آئیں گی، کسی سے جھگڑا بھی پیدا ہوگا، کاروبار میں فائدہ ہوگا، اس ماہ کی ۲، ۹، ۲۴ تاریخ غیر مبارک ہیں۔

برج ثور

کاروبار میں فائدہ ہوگا، مذہبی کاموں میں دل لگے گا، عورت کی طرف سے سکھ ملے گا۔ اس ماہ کی ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۳۰ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

برج اسد

اس ماہ میں زیادہ خرچ ہوگا، کاروبار میں تبدیلی کرنی پڑیگی، زمین، مکان کی تبدیلی ہوگی۔

برج عقرب

اس ماہ کئی قسم کی رکاوٹیں پیدا ہوں گی، مگر جیت آپ کی ہوگی، کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کریں، خرچ زیادہ ہوگا۔

برج دلو

اس ماہ عزت ووقار بڑھے گا، کسی رشتہ دار کا ملاپ بھی ہوگا، آمدنی اچھی ہوگی، اور سفر بھی درپیش ہوگا، اس ماہ کی ۶، ۹، ۲۰، ۲۱ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

برج جوزا

اس ماہ خرچ زیادہ ہوگا، کی فکر بھی بنی رہے گی، دل کو سکون نہیں ملے گا اور کسی سے پیار بی ملے گا، اس ماہ کی ۹، ۱۰ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

برج سنبلہ

پچھلے مہینہ کی طرح آپ کا یہ مہینہ بھی اچھا فائدہ دینے والا ہے، اولاد اور بزرگوں کی طرف سے فکر رہے گی، اس ماہ کی ۳، ۱۲، ۱۴، ۱۵ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

برج قوس

کاروبار کی حالت سدھرے گی، کسی دوست سے ملاقات ہوگی، عزت ووقار میں اضافہ ہوگا، سفر بھی پیش آئے گا۔ اس ماہ کی ۴، ۹، ۱۱، ۲۱ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

برج حوت

کاروبار کی حالت اچھی رہے گی، کسی دوست سے فائدہ پہنچے گا عزت ووقار میں اضافہ ہوگا، اس ماہ کی ۱۴، ۱۹، ۲۰ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔

☆☆☆

روزنامہ انقلاب میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے ''ازدواجی زندگی میں خاموشی کی دیوار کھڑی نہ کریں'' غالباً یہ مضمون ان میاں بیوی کے لئے لکھا گیا تھا جو کسی مصلحت سے کسی باہمی ناچاقی کے بعد ایک دوسرے سے کلام نہیں کرتے اور دونوں ہی فریق یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ غیرت اور انا ہمارے اندر موجود ہے اور ہم خواہ مخواہ یا پھر محبت اور حسن اخلاق کی وجہ سے اپنی گردن جھکانے کی غلطی نہیں کرسکتے، غیرت اور خودداری اور انانیت جب دونوں طرف برابری ہوتی ہے بقول شاعر مطلق دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔ تو پھر بڑی مشکل پیش آتی ہے، بہر کیف اس طرح کی طویل ترین خاموشی کا ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار نے اپنے مضمون کی شروعات بایں الفاظ کی ہے۔

''شوہر اور بیوی میں نوک جھونک یا معمولی باتوں پر ایک دوسرے سے ناراض ہوجانا معمولی بات ہے اور یہیں سے روٹھنے اور منانے کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے جو ازدواجی رشتے کو مضبوط بناتا ہے لیکن کئی مرتبہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر فریقین ایک دوسرے سے بات کرنا بند کردیتے ہیں جس سے ان کے رشتے میں خاموشی کی دیوار حائل ہوجاتی ہے اور بات بننے کے بجائے بگڑ جاتی ہے۔''

حقیقت یہ ہے کہ میاں بیوی کی لڑائی میں جب دونوں بولتے ہیں تو گھر میں غدر سن ستاون برپا ہوتا ہے اور پھر لفظوں کی میزائل بازی سے گھر میں ایک کہرام مچ جاتا ہے اور پھر کان پڑی آواز بھی سنائی نہیں دیتی ایسے ماحول میں اگر کوئی مصالحت کرانے کے لئے میدان میں آجائے تو وہ خود دونوں کے تابڑ توڑ حملوں کا شکار ہوجاتا ہے اور اس کی آبرو بھی اس ازدواجی رشتے کی نذر ہوکر رہ جاتی ہے جو عراق وایران کی جنگ کا نقشہ پیش کررہا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں صلح کرانے کی کوشش ایک حماقت ہی ہوتی ہے کیونکہ دونوں محاذوں پر دونوں فریق لفظوں کے ہتھیاروں سے پوری طرح لیس ہوتے ہیں اور کوئی بھی فریق نرمی اور ہلکے پن کا ثبوت دے کر سرنگوں ہونے کی غلطی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، ایسے میں صلح کیسے ممکن ہے، لیکن کچھ لوگ جنہیں صلح کرانے کا مراق ہوتا ہے وہ ایسے گرما گرم ماحول میں بھی میدان کارزار میں آکر کود جاتے ہیں اور خود بھی اس جنگ کا نشانہ بن کر رہ جاتے ہیں، بے شک لڑائی اس لئے بھی بڑھتی ہے جب دونوں طرف سے حملے ایک جیسے ہورہے ہوں اور طنز وتحقیر کے نشتر دونوں سائڈ سے پوری ذمہ داری کے ساتھ اُچھالے جارہے ہوں، ایسے حالات میں دور اندیشی کا تقاضہ تو یہ ہے کہ دونوں بجاروں کے درمیان آنے کی حماقت نہ کرے، کیونکہ خود اس میں زخمی ہونے کا اندیشہ ہے لیکن جن لوگوں کو صلح کرانے کی ایک بیماری سی لاحق ہوجاتی ہے انہیں اس بیماری سے کون بچا سکتا ہے اور دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ صلح کرانے کی کوشش جنگ کو اور بڑھادیتی ہے اور شعلہ وبارود اور زیادہ فضاؤں میں اُچھلنے لگتے ہیں، چنانچہ میں اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں کہ ایک بار میرے خاندان میں ایک میاں بیوی کے درمیان تصادم ہوگیا تھا اور یہ تصادم فرقہ وارانہ فساد کی صورت اختیار کرگیا تھا، کیونکہ اس تصادم میں بچے بھی دو گروپ میں تقسیم ہوگئے تھے، میں نے نیکی سمجھ کر اس باہمی مخالفت کے الاؤ میں چھلانگ لگادی، بس پھر کیا تھا پہلے تو حضرت شوہر ہی اپنی آنکھیں نکال کر مجھ پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے کہ یہ ہمارا نجی معاملہ ہے تم کیوں اس معاملے میں ملوث ہونے کی کوشش کررہے ہو اور ہم فرضی صاحب بہت اچھی طرح جانتے ہیں تم دوسروں کی پھٹی میں ٹانگ اڑانے کے عادی ہو، اگر تم اس وقت میرے گھر سے

نہیں گئے تو میں تمہاری داڑھی میں آگ لگادوں گا، اس وقت میرا موڈ بہت خراب ہے اور میں اس وقت کسی کی بھی آبروریزی کرسکتا ہوں ان کے یہ تیور دیکھ کر میرے سر سے آسمان کھسک گیا اور مجھے مجبوراً ان کی بیوی کی طرف دیکھنا پڑا، میں اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ ان کی بیوی میرے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرے گی اور مجھے اپنا خیر خواہ سمجھ کر بے اختیار یہ بولے گی کہ اَھلاً وَّسھلاً وَمَرحَبا لیکن اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ! اس نے تو بیلن اُٹھا کر اس طرح مجھے دیکھا کہ جیسے میں نے اس کی جائیداد پر حملہ کردیا ہو پھر چیختے ہوئی بولی، تم کو شرم نہیں آتی اتنی بڑی داڑھی لٹکا کر میاں بیوی کی لگی ہوئی آگ میں اپنے ہاتھ تاپنے کی کیا کوشش کررہے ہو، تمہاری مائیں بہنیں نہیں ہیں، یہ صلح صفائی کے تجربات وہاں جاکر کرو، چلو نکلو یہاں سے ورنہ میں دوسرے ہاتھ میں پھکنی بھی اُٹھالوں گی، بس پھر کیا تھا مجھے اندیشہ ہوگیا کہ کہیں میری دونوں رومالیاں تر نہ ہوجائیں اور میں پتلی گلی سے باہر نکل گیا، سوچئے کہ میاں بیوی کی گھمسان میں گھسنا کس قدر قیامت خیز ہوتا ہے، دراصل یہ وہ لڑائی ہے جو دونوں فریق اپنے بوتے پر لڑتے ہیں اور اسی میں خیر بھی ہوتی ہے اور ہم نے تو یہ بھی تجربہ کیا ہے کہ اس لڑائی کا زیادہ تر فائدہ بیوی کو پہنچتا ہے کیونکہ یہ لڑائی لفظوں کے ہیر پھیر سے لڑی جاتی ہے اور لفظوں کا ہیر پھیر کرنے میں عورتیں بہت مشاق ہوتی ہیں وہ رائی کا پربت تو بنا ہی لیتی ہیں لیکن چنگاری کو شعلہ بنادینے میں بھی یدطولیٰ ہوتی ہیں، مردفی سکینڈ ایک کلومیٹر دوڑنے والی زبان کا مقابلہ کیسے کرسکتا ہے، مرد اتنے میں کوئی موضوع سوچتا ہے عورت اتنی دیر میں پورا افسانہ بیان کردیتی ہے اس کے بعد مرد کو رفع یدین کرنا پڑتا ہے جو اس کا آخری ہتھیار ہے پھر عورت بھی اپنا آخری ہتھیار استعمال کرنے پر مجبور ہوتی ہے وہ اپنی چھوٹی سی آنکھوں سے بڑے بڑے سمندر تخلیق کردیتی ہے اس قدر روتی ہے کہ آنسوؤں کے سیلاب میں شوہر کے سارے حقوق تنکۂ بے جان کی طرح بہہ جاتے ہیں۔

میرے پیارے قارئین میاں بیوی کی جنگ بس ایسی ہی ہوتی ہے اس میں لفظوں کی کشتیاں چلتی ہیں اور شام کو پھر رونا دھونا ہوتا ہے پھر میاں بیوی حسب عادت رات آنے سے پہلے شرمندگی اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک دوسرے کے درمیان تقسیم کرتے ہیں۔

مضمون نگار نے لکھا ہے کہ میاں بیوی ہلکی پھلکی لڑائیوں اور روٹھ قدم آگے بڑھ کر ضد بازی اور ہٹ دھرمی کے سارے مراحل سے گزر جاتے ہیں تو پھر وہ ایک دوسرے کو زچ کرنے کے لئے اپنے اپنے منہ پر تالا لگالیتے ہیں، شوہر کی زبان پر تالا اور بغیر چابی ہی کے لگ جاتا ہے، البتہ بیوی کو اپنی زبان بند رکھنے کے لئے چابی لگانی پڑتی ہے اس کے بعد گھر میں کئی دن تک سناٹا رہتا ہے اور بچے بھی سہمے سہمے نظر آتے ہیں، یہ خاموشی اور یہ سناٹا بقول مضمون نگار ازدواجی زندگی کی لذت کو ختم کردیتا ہے کیونکہ اتنی لمبی خاموشی اور اتنا طویل سکوت تعلقات میں جان لیوا سا بن جاتا ہے، دراصل یہ خاموشی بھی ہٹ دھرمی اور انانیت کی ایک قسم ہے اور یہ مشرقی معاشرے میں بیروت سے طلب کی گئی ہے، سنا ہے کہ پھر رات میں خاموشی کے ساتھ جنگ ہوتی ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کو صرف منہ چڑانے اور آنکھیں دکھانے کی کرتب بازی کرتے ہیں، زبان شریفوں کی طرح خاموش رہتی ہے اور اسی خاموشی میں ہار جیت کا فیصلہ بھی ہوجاتا ہے، بے شک یہ خاموشی مصیبت بن جاتی ہے لیکن اگر فریقین خاموش نہ رہیں تو اُس غارت گری کے سلسلے کو کون روک سکتا ہے جس سے خاندان کا خاندان تباہی کے دہانے پر آکر کھڑا ہوجاتا ہے۔

یہاں تک شوہر کا معاملہ ہے تو وہ چونکہ خود کو مجازی خدا سمجھتا ہے لیکن اس کی مجبوری یہ ہوتی ہے کہ یہ ایک ایسا خدا ہوتا ہے جس کی پوری کائنات میں صرف ایک ہی بندی ہوتی ہے جب وہ بھی اس کی نہیں سنتی تو اس کی خدائی فرط غیرت کی وجہ سے آپے سے باہر ہوجاتی ہے اور اس کا منہ اس وقت پورا پورا کھل جاتا ہے، رہی بیوی تو وہ بھی جب ایک بار زبان کو حرکت دیتی ہے تو پھر اس کو روکنا بیوی کے اپنے بس میں نہیں ہوتا، ارباب تجربہ کا دعویٰ ہے کہ عورت کی زبان آٹو میٹک ہوتی ہے جو خود بخود چلتی ہے اور صحیح رفتار کے ساتھ چلتی ہی رہتی ہے۔ عورت کی زبان کے سامنے شوہر پانی بھرتے نظر آتے ہیں وہ بے چارے ایک دو تین سے زیادہ کا کلمہ نہیں پڑھ سکتے اور بس شوہر کا ایک دو تین کہنا ہی عورت کے لئے خطرناک بن جاتا ہے تو بھائیہ یہ وہ لڑائی ہے جہاں بولنا بھی خطرناک اور خاموش رہنا بھی خطرے سے خالی نہیں ہے، ہاں اگر ایک فریق بولے اور دوسرا فریق نہ بولے تو پھر اس کا امکان نظر آتا ہے کہ لڑائی حد میں رہے اور حد سے زیادہ تجاوز نہ کرے لیکن سائنس اور آزادی کے موجودہ دور میں میاں بیوی میں سے کوئی بھی خود کو کم اور کمتر سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے، لہٰذا عافیت تو بس اسی میں ہے کہ لڑائی شروع ہی نہ ہو، لڑائی شروع

ہوجاتی ہے تو نہ شوروغل سے کم ہوتی ہے نہ وحشتناک سناٹے سے۔

آگے چل کر مضمون نگار لکھتے ہیں:

''کئی مرتبہ ازدواجی رشتوں میں خاموشی اس لئے بھی آجاتی ہے کہ کیونکہ ساتھ رہنے کے باوجود بات چیت کی کڑی جڑ نہیں پاتی کبھی اعتماد متزلزل ہوجاتا ہے تو کبھی خود کو قصوروار سمجھنا بھی مشکل لگتا ہے۔''

اصل بات تو یہ ہے کہ ایک بار جب لڑائی شروع ہوجاتی ہے تو پھر ختم ہونے کا نام نہیں لیتی اور میاں بیوی کی لڑائی میں جب دوسرے بولنے لگتے ہیں تو پھر بولنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی کیونکہ دونوں سائڈ سے دونوں کا ساتھ دینے والے لوگ بول بول کر اور دونوں کو چڑھا چڑھا کر اتنا فضیتہ کردیتے ہیں کہ پھر میاں بیوی کے بولنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی، جب آگ بجھانے والے آگ کو اور بھڑکا دیتے ہیں تو میاں بیوی کو اسی میں اپنی عافیت نظر آتی ہے کہ بس چپ سادھے رہیں، اور اس فلسفے پر عمل کرتے ہیں کہ ایک چُپ سو کو ہرادے، ہمیں میاں بیوی کی اس دور اندیشی کو سمجھنا چاہئے، حالانکہ اس ہوش ربا خاموشی میں کافی نقصان بھی ہوتے ہیں اور عقل مندی کی صورت میں کئی حماقتیں بھی سرزد ہوتی ہیں، مثلاً ایک میاں بیوی جب ایک دوسرے سے بات نہ کرنے کی ٹھان چکے تو بہت اہم کاموں میں انہوں نے بذریعہ تحریر ایک دوسرے کو آگاہ کرنے کی ٹھان لی، ایک دن شوہر کو صبح سویرے اٹھ کر کہیں جانا تھا اور بیوی سے کہنا خودداری کے خلاف تھا تو انہوں نے ایک پرچے پر یہ عبارت لکھی، آج صبح کو مجھے ۸ بجے اٹھادیں، مجھے کہیں جانا ہے اور یہ پرچہ انہوں نے بیوی کے تکیہ کے نیچے رکھ دیا، بیوی نے دوران شب یہ پرچہ دیکھ لیا اور پڑھ لیا اس نے بھی اپنی ذمہ داری بذریعہ تحریر نبھائی اور جواباً ایک پرچے پر لکھا ۸ بج گئے ہیں، اُٹھ جائیے اور جہاں جانا ہے چلے جائیے۔ شوہر صاحب جب ۹ بجے اٹھے اور انہوں نے اپنا تکیہ ٹٹولا تو وہاں جواب موجود تھا لیکن انہیں ۹ بجے یہ جواب دستیاب ہوا، میاں بیوی کی ایک دوسرے سے نہ بولنے کی رسم اس طرح کی مشکلوں سے بھی دوچار کرتی ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں:

''کچھ لوگ خاموشی کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو لگتا ہے کہ اگر وہ کچھ نہیں بولیں گے تو عورت کو اپنی غلطی کا احساس خود بخود ہوجائے گا اور اسے شرمندگی ہوگی۔''

بات صحیح ہے لیکن یہ ہتھیار جب کام کرتا ہے جب اس کا استعمال ایک فریق کررہا ہو، جب دونوں ہی فریق کے ہاتھوں میں یہ ہتھیار ہوتا ہے تو پھر بات نہیں بنتی، دونوں ہی اس چکر میں لگے رہتے ہیں کہ خاموشی کی چھری سے سامنے والے کی گردن کٹ جائے اور جب یہ چھری دونوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے تو پھر گردن دونوں ہی کی محفوظ رہتی ہے، کبھی کبھی یار دوست بھی یہ مشورہ پکڑادیتے ہیں کہ اپنی خودداری اور غیرت کو برقرار رکھنے کے لئے زبان کو بند رکھنا، ورنہ شریک حیات کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے گرجاؤ گے، چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک لڑکا اور لڑکی جب ازدواجی بندھن میں بندھ رہے تھے تو لڑکے کے دوستوں نے لڑکے کو سمجھایا کہ شادی کی رات بات چیت کی شروعات خود مت کرنا اور یہ ثابت کرنا کہ تمہیں عورت کے جسم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور سلام کرنے کے بعد اس بات کا انتظار کرنا کہ بیوی ہی محو کلام ہو، تمہاری اس خاموشی سے وہ تمہیں بردبار سمجھے گی اور تمہارا رعب ہمیشہ کے لئے قائم ہوجائے گا، لڑکی بھی اسی سماج کی تھی اس کی سہیلیاں بھی ماہر نفسیات تھیں، انہوں نے بھی لڑکی کو یہ مشورہ دیا کہ اگر شوہر پر اپنا رعب رکھنا چاہتی ہو تو بات چیت کرنے میں شروعات مت کرنا، شرمانے کی ایکٹنگ تو کرنی ہے ہی اپنی زبان پر بھی تالا چڑھالینا بس پھر شوہر یہ سمجھ جائے گا کہ تم شرم وحیا کی پتلی ہو اور مرد سے بات کرتے ہوئے جھجکتی ہو، دونوں ہی نے اس فارمولے پر عمل کیا اور شادی کی پوری رات خاموشی میں گزرگئی، صبح صادق کے وقت دونوں کو یہ احساس ہوا کہ یہ فارمولہ تو نقصان دہ ہے بس یہ احساس ہوتے ہی دونوں کی زبان ایک ساتھ کھل گئی اور پھر ان دونوں نے ایک ہی منٹ میں وہ سب کچھ بول دیا جو ساری رات نہ بول پائے تھے تو بھائی میاں بیوی کی محبت اور لڑائی میں جو مشورے ارباب شوریٰ کی طرف سے پکڑائے جاتے ہیں وہ بھی کم ستم نہیں ڈھاتے ان سے بھی طرح طرح کے فساد جنم لیتے ہیں۔

مضمون نگار فرماتے ہیں:

''جن کے مزاج میں غصہ شامل ہے ایسے لوگ جب غصے میں ہوتے ہیں تو ان کے اندر سے کچھ بھی نکل جاتا ہے ایسے لوگ اس ڈر سے جھگڑے کے دوران یا تو خاموش رہنا

بہتر سمجھتے ہیں کہ ان کے منہ سے کوئی بات نہ نکل جائے“

ایسے لوگوں کو یہ سمجھانا چاہئے کہ زبان تو کھولیں لیکن بولیں وہی جو انہیں بولنا چاہئے، لیکن مشکل تو یہ ہے کہ مردوں کے پاس غصے کی حالت میں بولنے کے لئے ایک دو تین کے سوا کچھ نہیں ہوتا، اس لئے ان کو خاموشی ہی میں اپنی عافیت نظر آتی ہے اور بیوی بولنے کے لئے الفاظ کا ایک اسٹاک اپنے منہ میں رکھتی ہے وہ اس لئے چپ ہو جاتی ہے کہ الفاظ کے گودام میں سے اگر سارا سامان نکلنے لگا تو شام تک خالی نہیں ہوگا اور ازدواجی زندگی اتھل پتھل کا شکار ہو کر رہ جائے گی، خاموش رہنے کے مقابلے میں بولنا ہی بہتر ہے لیکن پہلے تو لو اور پھر بولو کے مصداق اگر زبانیں کھولی جائیں تو حالات اچھے بنتے ہیں، اگر دونوں ہی بند کتاب کی طرح گم سم بیٹھے رہیں گے تو نہ بات چلے گی نہ بات بنے گی، مگر مشکل تو یہ ہے کہ موجودہ دور میں میاں بیوی پڑھ لکھ کر بھی جہالت کی پگڈنڈیوں پر صبح شام گھومتے نظر آتے ہیں اور علم ومعرفت کا روڈ انہیں نظر ہی نہیں آتا، اگر اس روڈ پر اپنا سفر شروع کریں تو پھر لڑائی میں بھی لذت رہے اور ملاپ میں بھی۔ وہ خاموشی جو جہالت، ضد اور ہٹ دھرمی کا پیش خیمہ ہو وہ کسی کو بھی منزل مقصود تک نہیں پہنچاتی، بلکہ وہ گفتگو جو دانش مندی، حکمت عملی اور سوجھ بوجھ سے مرصع ہو وہی میاں بیوی کو راستوں کی ڈگر تک پہنچا سکتی ہے، خاموشی بھی اچھی بات چیت کی طرح ایک نعمت ہے بشرطیکہ اس خاموشی نے جہالت اور ہٹ دھرمی کی کوکھ سے جنم نہ لیا ہو، ورنہ پھر خاموشی کا یہ ہتھیار دودھاری تلوار بن جاتا ہے اور اس سے دونوں ہی کی گردن بغیر وار کئے ہوئے بھی کٹ جاتی ہے، کیا سمجھے؟ کچھ نہیں سمجھے تو بھائی پھر سمجھنے کی کوشش بھی نہ کریں، پے در پے دو چار شادیاں کر لیں بات خود بخود سمجھ میں آجائے گی، ہمارے سمجھانے سے سمجھ میں نہیں آئے گی۔ کیا سمجھے؟

مضمون نگار رقم طراز ہیں:

”ازدواجی زندگی میں شوہر اور بیوی کو لگتا ہے کہ اگر اب گھر میں جھگڑا ہوا ہے تو اس کی مخالفت کرنی ہی ہے اور اس کے لئے مخالفت کا طریقہ منہ پھلانے سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے“

منہ پھلانے کا فائدہ بھی جب ہی ہے جب پھولا ہوا منہ پُرکشش لگتا ہو، بہت سے منہ پھولنے سے پہلے بھی اچھے نہیں لگتے اور جب یہ پھول جاتے ہیں تو بند گوبھی کی طرح ہر طرح کی لذت سے ماوریٰ ہوتے ہیں ان کے پھولنے سے فریق ثانی کو کوئی کیف نہیں ملتا، اس لئے وہ اس پھولے ہوئے منہ کا ورم اتارنے کی جدوجہد بھی نہیں کرتا بس جو اباً وہ اپنا منہ بھی پھلا لیتا ہے، اس طرح ازدواجی زندگی گیس کا غبارہ بن کر رہ جاتی ہے، جو بہت اونچا اُڑتا ہے لیکن پھر کسی نالے میں جا کر گر جاتا ہے۔ دور اندیش قسم کے میاں بیوی جنہوں نے اپنے بچپن میں اسکولوں اور مدرسوں کے منہ دیکھے ہوں، منہ پھلانے کی رسم سے خود کو محفوظ رکھتے ہیں اور منہ پھلائے بغیر ہی جنگ کو ختم کر دیتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اچھی زندگی گزارنے کے لئے محبت کرنا ناگزیر ہے اور یہ مختصر سی زندگی محبت کے لئے قطعاً ناکافی ہے پھر نفرت اور عداوت میں وقت ضائع کرنا کہاں کی سمجھداری ہے؟ ازدواجی زندگی میں منٹوں اور سیکنڈوں کی روٹھ منائی سالن میں نمک کا مزا دیتی ہے اور جب یہ ہفتوں اور مہینوں کی صورت اختیار کر جاتی ہے تو پھر اس ہنڈیا کی طرح کڑوی ہو جاتی ہے جس میں نمک کے سوا کچھ نہ ہو۔

صاحب مضمون فرماتے ہیں:

”صحت مند رشتے کے لئے شریک حیات سے ہر بات کا اظہار ضروری ہے، ساتھ ہی ایک دوسرے سے جھوٹ بولنے سے بچیں، کیونکہ جھوٹ کی بنیاد پر رشتہ کبھی مضبوط نہیں ہوتا، شریک حیات سے ہر بات بے جھجک کہیں اس سے آپ دونوں میں اچھی دوستی برقرار رہے گی اور آپ دونوں کے رشتے مضبوط بھی رہیں گے“

اللہ ہی جانے کہ یہ مشورہ ہے یا سازش، اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے سچ بولنے کی غلطی کریں گے تو ان کی ازدواجی زندگی کی کھوکھلی عمارت تو برسات سے پہلے ہی ڈھے جائے گی، آج کے معاشرے میں منگنی کے وقت سے جو جھوٹ شروع ہوتے ہیں وہ بچوں کا قافلہ بن جانے کے بعد تک برقرار رہتے ہیں۔ حضرت شوہر شادی کی رات سے جو ڈینگیاں مارتے ہیں وہ سچ بول کر نہیں ماری جاسکتی اور زوجہ محترمہ اپنی مائیکہ کی تعریف میں زمین وآسمان کے جو قلابے ملاتی ہے وہ بھی سچ بول کر نہیں ملائے جاسکتے۔ آج کے دور میں ازدواجی زندگی اور جھوٹ تو بالکل ہی لازم وملزوم بن کر رہ گئے ہیں، اس پر کسی کا یہ مشورہ دینا کہ جھوٹ سے بچیں، بھلا بتاؤ کیسے ممکن ہے، جھوٹ تو ازدواجی زندگی کا ایک حصہ بن چکا ہے، جھوٹ صرف ضرورت اور منفعت کی وجہ سے نہیں بولا جاتا بلکہ

جھوٹ وہاں بھی بولا جاتا ہے جہاں جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، شادی کے ابتدائی دنوں میں ایک شوہر شیخی مارنے کے دوران فرمار ہے تھے کہ میرا چچازاد بھائی ابوظہبی میں شیخ کا آفس سنبھالتا ہے اور ۲۵ ملازمین اس کے انڈر میں کام کرتے ہیں، حالانکہ سچ یہ ہوتا ہے کہ وہ شیخ کے گھر کا چوکیدار ہے اور درجنوں ملازمین اس کے سر پر مسلط رہتے ہیں، ایسے شوہر کی بیوی بھی دودھ کی دُھلی ہوئی نہیں ہوتی ہے وہ بھی جھوٹ بولنے میں پوری مشاق ہوتی ہے، وہ جواباً کہتی ہے کہ میرا ماموں زاد بھائی برطانیہ میں ہوائی سروس میں ملازم ہے اور اتنا کمار ہا ہے کہ اس سے آدھے خاندان کی پرورش ہورہی ہے جب کہ وہ کسی فرم میں جھاڑو پونچا لگانے پر مامور ہوتا ہے اس طرح کے جھوٹ جو بلاوجہ بولے جاتے ہیں ان سے نجات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ہم جھوٹی شان سے اپنا پیچھا نہ چھڑالیں، میاں بیوی کے آنگن میں جب بچے پرورش پاتے ہیں وہ بھی اپنی آنکھیں کھولتے ہی یہ دیکھتے ہیں کہ ماں باپ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہیں، باپ کے دفتر چلے جاتے ہیں اور بیوی بازاروں میں مٹرگشت کرتی ہے اور اپنے بچوں سے کہتی ہے کہ پاپا کومت بتانا کہ ممی بازار گئی تھی، اُدھر پاپا کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ موبائل پر بچوں کی موجودگی میں بات کرتے ہوئے کسی سے کہتے ہیں کہ میں اس وقت بنارس میں ہوں واپسی پر آکر تم سے ملتا ہوں، حالانکہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں، ماں باپ کی اس نوعیت کی باتوں سے بچوں کا جو ذہن بنتا ہے اس کا اندازہ سبھی کو ہے وہ بھی جھوٹ کو نعمت غیر مترقبہ سمجھنے لگتے ہیں اور اس طرح جھوٹ چھوٹوں اور بڑوں میں رائج ہوکر رہ جاتا ہے، رہا بے چارہ سچ وہ تو اس دور میں اُس یتیم کی طرح ہوکر رہ گیا ہے جس کے تن پر صحیح سالم لباس بھی موجود نہ ہو، جب کہ جھوٹ فیشن ایبل ہوکر دندناتا نظر آتا ہے، ایسے حالات میں جب جھوٹ ہی میاں بیوی کو دلائل گھڑنے کی ترغیب دیتا ہے اور جھوٹ ہی کو لوگ قیمتی ہتھیار سمجھ کر استعمال کرتے ہیں، یہ مشورہ دینا کہ جھوٹ سے بچیں ایک عجیب سا مشورہ ہے جس پر عمل کرنا قطعاً ناممکن ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سچ اور جھوٹ کی آنکھ مچولی میں بے چارہ سچ نہ جانے کہاں جاکر چھپ گیا ہے کہ اب اس کو تلاش بھی کرو تو ہاتھ نہیں لگتا اور جھوٹ سینہ تانے ہوئے سماج کی ہر منڈیر پر کھڑا ہوا ہے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زبان درازیوں میں مصروف ہے۔ اب رہی یہ بات کہ میاں بیوی ہر بات ایک دوسرے سے بے جھجک ہوکر کہیں یہ بھی اچھا مشورہ نہیں ہے اگر میاں بیوی بے جھجک اپنا ہر راز اپنی شریک حیات کو بتادے تو پھر ماسوا بدگمانیوں کے اور کیا ہوگا، ہمارے خاندان میں ایک بار ایسا ہوا کہ ایک میاں بیوی نے آپس میں یہ فیصلہ کرلیا کہ ہم ایک دوسرے سے کوئی بھی بات نہیں چھپائیں گے اور ایک دوسرے کو اس کی خامیوں سے بھی خبردار کیا کریں گے، اس کے بعد آپ کو بتاؤں کہ پھر کیا ہوا، پھر یہ ہوا وہ ایک دوسرے سے متنفر ہوگئے اور ایک دوسرے کے لئے ۳۶ کا آنکڑا بن کر رہ گئے کیونکہ جب انہوں نے ایک دوسرے کو اس کی خامیوں سے آگاہ کیا تو آپس میں جھگڑے ہوئے اور ایک دوسرے کے عیب کھلے اور پھر ایک دوسرے پر الزام تراشیاں شروع ہوئیں تو بھائی میاں بیوی اگر کھل کر بے جھجک باتیں کرنے لگیں گے اور ایک دوسرے سے کچھ بھی نہیں چھپائیں گے تو نئے نئے فتنے جنم لیں گے اور اختلافات کی نئی نئی شرحیں مرتب ہوں گی۔

مضمون نگار نے اپنے مضمون کے اختتام پر میاں بیوی کو کچھ مشورے بھی عطا کئے ہیں، وہ بھی قابل قدر ہیں۔

پہلا مشورہ، جب شریک حیات اپنی بات بتانا چاہے تو بغیر کسی روک ٹوک کے اس کی بات سنیں اور اس کے جذبات کو سمجھتے ہوئے اہمیت دیں۔ اس مشورے سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ مشورہ شوہر کو دیا جارہا ہے یا بیوی کو؟ اگر یہ مشورہ بیوی کو دیا جارہا ہے تو بطور خاص مشورہ قابل قدر ہے، کیونکہ اس نئے دور میں شوہروں کے جذبات ناقدری کا نشانہ بن رہے ہیں اور شوہروں کا چہرہ صبح ۶ بجے بھی دن کے بارہ بجانے لگتا ہے۔

دوسرا مشورہ یہ ہے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو مساوی درجہ دیں، یہ مشورہ بھی مکمل ایک سازش کی طرح ہے، کیونکہ اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو مساوی درجہ دیں گے تو شوہروں کے وہ اضافی حقوق سلب ہوجائیں گے جن کی بنا پر وہ ''مجازی خدا'' بنتا ہے اور آنکھیں نکالنے کا اسے قانونی حق حاصل ہوتا ہے۔

تیسرا مشورہ یہ ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کو وقت دیں، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وقت کہاں سے لائیں، سارا دن ملازمت اور روزگار کے سلسلے میں گھر سے باہر رہتے ہیں، کچھ وقت بچتا ہو تو یار دوستوں کا بھی کچھ حق ہے، ان کے ساتھ کٹ جاتا ہے، گھر میں جب داخل ہوتے ہیں تو تھکن اتنی ہوجاتی ہے کہ بستر پر لیٹنے کے لئے بھی ہمت کرنی پڑتی ہے، ایسے حالات میں بیوی کو وقت کس وقت دیں، لیکن اس بارے میں ہماری

اپنی رائے بھی یہی ہے کہ بیوی کو کچھ دو نہ دو تو کم سے کم کچھ وقت تو دینا چاہئے، وقت دینے میں خرچ ہی کیا ہوتا ہے۔

ایک مشورہ یہ بھی دیا گیا ہے کہ اپنے وعدوں کو نبھائیں، یہ تو بہت ہی مشکل معاملہ ہے کیونکہ ہم اپنی بیویوں کو خوش رکھنے کے لئے ایسے ایسے وعدے کرگزرتے ہیں کہ کراماً کاتبین کو بھی حیرانی ہوتی ہوگی، اگران وعدوں کو پورا کرنے کی بات چل پڑی تو شوہروں کو اپنی زندگی میں کئی کئی بار ہارٹ فیل ہونے کے مرحلوں سے گزرنا پڑے گا اور پھر اس کے سوا کیا ہوگا کہ شوہر حضرات وعدے کرنا ہی چھوڑ دیں گے، کیونکہ شوہر روز اول سے اس بات کے قائل ہوتے ہیں کہ وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہوگیا۔

ایک مشورہ یہ بھی کہ شریک حیات کے کاموں کی تعریف کریں، یہ مشورہ مجھے بہت پسند آیا میں کئی بار بانو سے یہ کہہ چکا ہوں کہ دنیا اذان بت کدہ پڑھ کر میری تعریفوں کے پُل باندھتی ہے، لیکن تم کبھی میری تعریف نہیں کرتیں، میں نے بانو سے کئی بار یہ بھی کہا ہے کہ جب بیویاں شوہروں کے کارناموں کو نظر انداز کردیتی ہیں تو نکاح میں کمزوری پیدا ہوجاتی ہے، اس بندھن کو مضبوط رکھنے کے لئے شوہر کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اور کمرے میں ہوتے ہوئے ایک دو بار کمر بھی تھپتھپادینی چاہئے، اس سے جذبات جوان رہتے ہیں اور شوہر کو شوہر ہونے کا احساس زندہ رکھتا ہے اور اسے مایوسیوں کے غاروں تک نہیں پہنچنے دیتا۔

مضمون پڑھ کر مجھے یہ اندازہ ہوا کہ صاحب مضمون کو بیوی سے کوئی خاص انصاف نہیں مل رہا ہے کیونکہ ان کے مضمون کی ایک ایک سطر ان کی محرومیوں کی چغلی کھارہی ہے، جب کہ ان کی صلاحیتیں کس قدر عیاں بیاں ہے کہ مجھ جیسا قلم کار بھی ان کی ایک ایک سطر کو غور سے پڑھ رہا ہے، ان کا مضمون پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ہائے یہ بیویاں کھاگئیں بے زباں کیسے کیسے؟ (یار زندہ صحبت باقی)

آج صبح سے ممی گھر سنوارنے میں مصروف تھیں۔ میں بھی ممی کا ہاتھ بٹارہی تھی۔ ممی کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا۔ میں بھی بے حد خوش تھی۔ پاپا اچانک دہلی جانے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ جب کہ کل اُن کی رائے یہ تھی کہ اس سال دہلی جانے کے بجائے شملہ، مسوری یا کسی اور ٹھنڈے مقام پر گرمیوں کی چھٹیاں گزاری جائیں۔ البتہ ممی اس بات پر بضد تھیں کہ اس سال بھی دہلی میں چلیں۔ ہر سال کی طرح ایک مہینے پہلے ہی دہلی سے خالہ نجمہ کا خط بھی آچکا تھا اور انہوں نے ہمیشہ کی طرح یہ اصرار بھی کیا تھا کہ چھٹیاں شروع ہوتے ہی ایک دن بھی ضائع کئے بغیر دہلی آجائیں۔
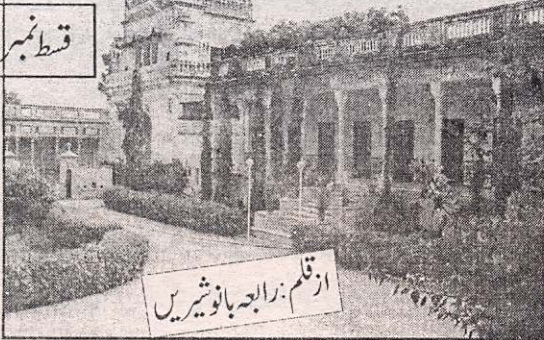
ممّی اور پاپا ایک دوسرے کو دل کی گہرائی سے چاہتے تھے اور ایک دوسرے کے جذبات وخواہشات کا لحاظ رکھنا فرض عین سمجھتے تھے۔ ممی نے زندگی میں کبھی پاپا کے حکم کی عدمِ تعمیل نہیں کی تھی اور پاپا نے بھی ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا جو ممّی کے لئے باعث تکلیف ہو۔ میاں بیوی میں جو مثالی محبت ہونی چاہئے وہ ممّی اور پاپا میں تھی۔ ایک دوسرے کا خیال، ایک دوسرے کے جذبات اور رجحانات کا احساس ایک دوسرے کے لئے قربانی دینے کا جذبہ، ایک دوسرے کو خوش رکھنے کی دھن ـــــــ ہمارا گھر درحقیقت خدا کی جنت تھا۔ اس گھر میں ہر وقت خوشیاں برستی تھیں اور ہر وقت پیار کی ہوائیں چلتی تھیں۔ پاپا اور ممّی میں میری یادداشت کے مطابق کبھی معمولی سی رنجش بھی نہیں ہوئی تھی۔ وہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے لمحہ بھر کے لئے بھی خفا نہیں ہوئے تھے۔ ہر فریق دوسرے فریق کی چاہتوں کا خیال رکھتا تھا اور ہر فریق ہر وقت اس بات کے لئے فکر مند نظر آتا تھا کہ میں کس طرح دوسرے فریق کا دل جیتوں اور کس طرح اس کی روح میں سماؤں۔ ایسے پاکیزہ ماحول میں اختلاف اور رنجش جیسی گندی چیزوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن پاپا اور ممی کے درمیان تو میں نے کبھی وہ روٹھ منائی بھی نہیں دیکھی تھی جو میاں، بیوی کی ازدواجی زندگی کا جزو ہوتی ہے اور جسے ہمارے سماج میں کبھی حرام اور معیوب نہیں سمجھا گیا ـــــــ بہرکیف ہمارے گھر کی چہاردیواری پاپا اور ممّی کی چاہت اور ایک دوسرے کی اطاعت وفرماں برداری کی وجہ سے جنت الفردوس کا ایک ٹکڑا محسوس ہوا کرتی تھی۔

پاپا پندرہ دن سے اس بات پر مصر تھے کہ اس سال دہلی جانے کے بجائے کسی ٹھنڈے مقام پر گرمی کی چھٹیاں بتائیں گے لیکن کل رات اچانک انہوں نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور یقیناً انہوں نے یہ فیصلہ ممّی کی خوشی کے لئے بدلا تھا۔ کیوں کہ ممّی دنیا کے کسی بھی علاقے میں گھومنے پھرنے کے مقابلے میں خالہ نجمہ کے گھر جانے کو پسند کیا کرتی تھیں ـــــــ اور ایک ہماری ممّی ہی کیا دنیا کی ہر عورت اپنے مائکہ والوں سے مل کر جس قدر خوش ہوتی ہے اتنی خوش وہ پیرس اور لندن جا کر بھی نہیں ہوسکتی۔

یوں تو میری ممی پاپا کی رضا میں راضی ہی رہتی تھیں۔ لیکن اب تو ممّی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا کیوں کہ پاپا نے ممّی ہی کی خوشی کی خاطر اپنے فیصلے کو بدلا تھا۔ ممی کے ہونٹوں پر ہلکی سی گنگناہٹ تھی۔ ان کا چہرہ گل گلاب کی طرح کھلا ہوا تھا اور اسی خوشی اور مسرت کے عالم میں وہ کام میں مصروف تھیں۔ میں بھی اس تصور سے مگن تھی کہ خالہ کے گھر جائیں گے نانی سے ملیں گے۔ ماموں کی گود میں بیٹھیں گے اور صاعقہ اور روبینہ کے ساتھ گھومیں پھریں گے۔ آنکھ مچولی، چورسپاہی، کوڑا جمال،

شاہی اگلی ڈگلی کتنے کھیل تھے جن کے لئے پورے ایک سال کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ گرمیوں کی چھٹیاں ہوتیں اور ہم لوگ دہلی جاتے اور پھر تیس دن تک خوب دل لگا کر ارمان نکالتے اور دن رات اتنا کھیلتے کہ تھک کر چور ہو جاتے۔

آج پھر مجھے اس بات کی خوشی تھی کہ صاعقہ اور روبینہ کے ساتھ جو میری ہم عمر تھیں۔ آنکھ مچولی کھیلوں گی۔ آئس کریم کھاؤں گی، جھولا جھولوں گی، ہنڈکلیا پکاؤں گی، دل تھا کہ سینے سے نکلا جا رہا تھا اور بس نہیں چل رہا تھا کہ پر لگ جائیں اور میں پھر سے اڑ کر پل بھر میں دہلی پہنچ جاؤں اور اپنی حسرتیں پوری کرلوں۔

گڈو ابھی چھوٹا تھا۔ پانچ سال کی عمر ہی کیا ہوتی ہے لیکن خالہ کے گھر جانے کی اسے بھی خوشی تھی۔ خالو اس سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ اس کو گود میں لئے پھرا کرتے تھے۔ گزشتہ سال جب ہم لوگ دہلی گئے تھے تو خالو نے گڈو کو ایک ہزار روپے کے کھلونے دلائے تھے۔ ممی پاپا کو انہیں کانپور منتقل کرنے کے لئے الگ سے بکس خریدنا پڑا تھا۔ سب کو حیرت ہوا کرتی تھی کہ اپنے بچوں کو گود میں نہ اٹھانے والا شخص ہر وقت گڈو کو لئے پھرتا تھا اور اپنے کاموں کی مصروفیت کے باوجود وہ گڈو کو اپنی گاڑی میں گھمانے لے جاتے۔ خالو نہ جانے گڈو سے اس قدر محبت کیا کرتے تھے کہ اس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔

اگرچہ پاپا کی مرضی اس سال کسی تفریحی مقام پر جانے کی تھی لیکن ممی کی خوشی کی وجہ سے وہ بھی خوش بخوش نظر آرہے تھے اور روزانہ کچھ رشتے داروں کے لئے شاپنگ کر رہے تھے۔ ہزاروں روپے کا سامان وہ خرید کر لے آئے تھے اور اب بھی تحفے خریدنے سے انہیں فرصت نہ تھی۔ صبح و شام مارکیٹ کے چکر لگ رہے تھے اور خوب خریداری ہو رہی تھی۔ گھر میں عجیب طرح کی خوشی اور انبساط کا ماحول تھا۔ آج گھر میں دو فرد ایسے بھی تھے جو اداس اور افسردہ نظر آرہے تھے۔ ایک ہماری بوا اور ایک بسمل۔

بوا ہمارے گھر میں ملازمہ تھیں۔ برتن دھوتیں۔ جھاڑو لگاتیں اور اسی طرح کے دوسرے کام کاج کیا کرتی تھیں۔ وہ بظاہر ایک ملازمہ ہی تھیں لیکن پاپا اور ممی ان کی عزت کیا کرتے تھے۔ مختلف کاموں میں ان سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ ان کی ہر ضرورت کو پورا کیا کرتے تھے اور وہ بھی ہم سب سے بالکل اس طرح محبت کیا کرتی تھیں جیسے وہ ہماری سگی دادی ہوں۔ ہماری سگی دادی کبھی کی مر چکی تھیں لیکن ہمیں بوا کے حسن سلوک سے دادی کے پیار کی بو آیا کرتی تھی۔

بسمل بھی ہمارے گھر کا ایک ملازم تھا۔ یہ گھر سے باہر کے کام انجام دیتا، گوشت ترکاری اور ہر طرح کا سودا سلف لانا بسمل ہی کی ذمہ داری تھی۔ اپنی ذمہ داریوں سے فارغ ہونے کے بعد بسمل ہمارے ساتھ کھیلتا تھا اور خوب مزے مزے کی باتیں کرنا اس کی خاص عادت تھی۔ کہانیاں اسے بہت یاد تھیں اور کہانی سنانے کے لئے وہ ہر وقت بے تاب رہا کرتا تھا۔ ہم نے ذرا سا اشارہ کیا اور اس نے کھٹ سے کہانی سنانی شروع کردی ــــــ ظالم کو نہ جانے اتنی ڈھیر ساری کہانیاں کیسے یاد ہوگئی تھیں۔ عمر اس کی زیادہ نہیں تھی مجھ سے دو تین سال بڑا رہا ہوگا ــــــ لیکن تھا بڑا باتونی۔

بہرحال یہ دونوں فرد۔ بوا اور بسمل آج بہت خاموش اور اداس تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم لوگ ایک ماہ کے لئے اُن سے جدا ہونے والے تھے اور ہم ان دونوں کا سب کچھ تھے۔ ان بے چاروں کا تو کوئی رشتہ دار بھی نہیں تھا۔

بوا اور ممی سامان سمیٹ رہے تھے اور میں گڈو کے کپڑے بدل رہی تھی کہ اچانک میرے پاپا گھر میں داخل ہوئے اور انہوں نے میری طرف مخاطب ہو کر کہا۔

بیٹا۔ ممی کہاں ہیں؟

میں نے بڑے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

پاپا۔ ممی اندر ہیں۔

میری بات سن کر بڑے کمرے کی طرف چلے گئے اور چند منٹ کے بعد ممی اور پاپا مجھے باہر جاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ میں نے بوا سے پوچھا کہ ممی پاپا کہاں جا رہے ہیں؟ بوا نے بتایا کہ تمہاری خالہ کے لئے کوئی تحفہ لینے کے لئے جا رہے ہیں۔

پاپا کی یہ عادت تھی کہ جب دہلی جاتے ہر ہر فرد کے لئے کچھ نہ کچھ لے کر جاتے اور خالہ جان کے لئے تو وہ ہر سال گولڈ کی چیز لے کر جاتے تھے۔ خالہ جان کے پاس ایک درجن سے زائد زیور ہماری ممی اور پاپا کے دیئے ہوئے تھے ایک بار خالہ جان نے از راہ مذاق کہا تھا۔

اعجاز! تمہارے تحفے میں دیئے ہوئے زیورات بیس تولہ سے زائد ہو چکے ہیں۔ ان کی زکوٰۃ کی ذمہ داری تم ہی لو۔ خالہ کی یہ بات سن کر

سب ہنس دیئے تھے۔

اعجاز میرے پاپا کا نام تھا۔ میری ممی کا نام اسماء تھا لیکن وہ اسماء اعجاز کے نام سے مشہور تھیں۔

پاپا اور امی کے بازار جانے کے بعد میں پھر تصورات کی دنیا میں کھو گئی تھی۔ خالہ جان کے گھر کے ساتھ ساتھ پورا دہلی ہی میری نظروں میں گھوم رہا تھا۔ جامع مسجد، لال قلعہ، قطب مینار، اپو گھر، بھول بھلیاں اور وہ سب علاقے جہاں ایک، ایک بار ہر سال ہم سب مل کر پکنک منانے جاتے تھے۔ میری نگاہوں میں گردش کرنے لگیں۔ صاعقہ اور روبینہ سے ملنے کے لئے دل بے تاب تھا۔ خیال آرہا تھا کہ جیسے ہی ہم لوگ تانگے سے اتر کر گھر میں داخل ہوں گے نانی اماں ہمیں لپٹ جائیں گی، ماموں جان حسب عادت مجھے گود میں اٹھا لیں گے۔ خالو یٰسین اپنی سنجیدہ مسکراہٹ کے ساتھ ہمیں پیار کریں گے اور ہمارے پاپا سے بغل گیر ہوں گے۔ صاعقہ گڈو کو چاٹنا شروع کردے گی۔ روبینہ میرے ہاتھ سے سامان چھیننے کے لئے دوڑے گی۔ خالہ جان ممی سے لپٹ جائیں گی پھر خالو یٰسین پچھلے سال کی طرح کہیں گے۔

بہار بیگم! اسے برقعہ تو اتار لینے دو۔ یہ لپٹنے لپٹانے کے فرائض تو کچھ دیر بعد بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں ـــــ اور اس کے بعد خالہ جان ممی کو آزاد چھوڑ دیں گی ـــــ اور پھر نانی اماں ممی کے قریب آکر انہیں سینے سے لگا کر پوچھیں گی سفر میں کوئی دقت تو نہیں ہوئی؟ اور بنو یوں پوچھوں ریل میں جگہ بھی مل گئی تھی؟ پھنس پھنس کر تو بیٹھنا نہیں پڑا اور پھر نانی اماں کے سوالوں کی پوری گردان شروع ہو جائے گی اور جب تک وہ تحقیقات کا پورا ایک سپارہ نہیں پڑھ لیں گی انہیں صبر ہی نہیں آئے گا۔

پھر خالو یٰسین نانی سے مخاطب ہو کر بولیں گے ـــــ اے جی اماں جی ان لوگوں کو نہانے دھونے دو۔ ذرا نہا دھو کر اور کپڑے تبدیل کر کے انہیں سکون ملے گا یہ سی بی آئی انکوائری تو آپ بعد میں کرتی رہنا اور نانی اماں چھینپ جائیں گی۔

خیالات کے اُڑن کھٹولے پر بیٹھ کر میں کافی دیر تک ماضی اور مستقبل کی فضاؤں میں اڑتی رہی اور پھر نہ جانے کس وقت میری آنکھ لگ گئی۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد شور وغل سے میری آنکھ کھلی ـــــ گھر کے باہر ایک زبردست کہرام مچا ہوا تھا۔ کچھ جانے ان جانے لوگ ہمارے گھر میں گھسے ہوئے تھے۔ ایک صاحب گڈو کو گود میں لئے کھڑے تھے اور بے تحاشہ اسے چوم رہے تھے۔ بسمل پتھر کی طرح ساکت دروازے کے قریب کھڑا تھا۔ ایک محترمہ جنہیں ہم "چاچی" کہہ کر پکارا کرتے تھے بوا کو لپٹ کر رو رہی تھیں۔ میرے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون سی مصیبت ٹوٹ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ رونا دھونا اور چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ اسی اثناء میں میری نظر کچھ پولیس والوں پر بھی پڑی جو میرے پاپا کے جگری دوست سلطان انکل سے بہت سنجیدگی کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ پولیس والوں کو دیکھ کر میں گھبرا گئی اور میں نے بوا کو آواز دی ـــــ بوا یہ سمجھ رہی تھیں کہ شاید میں سو رہی ہوں۔ میری آواز سن کر وہ میری طرف لپکیں اور انہوں نے مجھے سینے سے لگا کر رونا شروع کر دیا۔ روتے روتے ان کی ہچکیاں بند گئیں۔ میری آنکھوں سے بھی آنسو نکل پڑے ـــــ بوا کو روتا اور بلکتا دیکھ کر میں اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکی۔ میں نے رندھی ہوئی آواز میں بوا سے پوچھا۔

بوا جی۔ آخر سب رو کیوں رہے ہیں اور گلی میں ہنگامہ کیسا ہو رہا ہے؟

بوا نے میرا سوال سن کر مجھے خوب زور سے بھینچا ـــــ میرے گالوں کے کئی بوسے لئے اور پھر اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے بولیں ـــــ بیٹا صبر کرنا ـــــ تم تو بہت سمجھدار بچی ہو ـــــ گڈو کا خیال کرنا ـــــ وہ تم سے چھوٹا ہے۔

آخر ہوا کیا ـــــ اب "مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔"

میری پیاری ربو! تمہارے ممی پاپا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔

ایکسیڈنٹ ـــــ نہیں ـــــ نہیں بوا نہیں ـــــ کہاں ہیں میری ممی پاپا ـــــ میں مسہری سے کود پڑی اور باہر کی طرف بھاگنے لگی۔ اچانک مجھے سلطان انکل نے گود میں اٹھا لیا اور پھر وہ ایک پولیس والے سے میرا تعارف کرانے لگے۔

یہ اعجاز صاحب کی بڑی بچی ہے ـــــ بس ان کے دو ہی بچے تھے ایک گڈو جو ابھی آپ کی گود میں تھا اور ایک یہ۔

انکل ـــــ میرے ممی پاپا کہاں ہیں؟ میں نے روتے ہوئے سلطان انکل سے پوچھا۔

بیٹے ـــــ تمہارے ممی پاپا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ ان کے کافی چوٹ آئی ہے لیکن تم فکر نہ کرو وہ انشاء اللہ جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔ میں

تمہیں..........

میں نے سلطان انکل کی بات کاٹ کر کہا ـــــ مجھے آپ فوراً ان کے پاس لے چلیں ورنہ میں مرجاؤں گی۔

اُس وقت کی ساری گفتگو تو اب مجھے یاد نہیں ـــــ بس مختصر یہ کہ چند لمحوں کے بعد مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ ممّی پاپا کی گاڑی کسی بس سے ٹکرا گئی تھی اور جائے حادثہ ہی پر ممّی اور پاپا نے دم توڑ دیا تھا اور ان کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لئے گئی ہوئی تھیں۔

اُف میرے اللہ ـــــ آج بھی وہ گھڑی یاد آتی ہے جب مجھ پر مصیبت کا یہ پہاڑ ٹوٹا تھا تو میں بعد میں ملنے والے تمام غموں اور دکھوں کو ہلکا سمجھنے لگتی ہوں ـــــ حالاں کہ بعض مصائب، مجھ پر اس مصیبت سے بڑے گزرے ہیں۔ اس دنیا کی قیامت تو نہ جانے کب آئے گی ـــــ لیکن میری قیامت تو اس دن آگئی تھی جس دن میری ممّی اور پاپا اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے ـــــ اور مجھے اور گڈو کو مایوسیوں کے پرہول اندھیروں میں روتا چھوڑ کر خدا کی جنت میں جا بسے تھے ـــــ ہم دونوں کو چھوڑ کر۔ جن دونوں کے بغیر ان کا ایک دن بھی نہیں گزرتا تھا۔

اس حادثہ کے اگلے ہی روز خالو اور خالہ دونوں کانپور آگئے تھے اور پھر وہ ہمیں کار، ساز و سامان کے ساتھ دہلی لے آئے ـــــ دہلی آنے کی کس قدر خوشی ہوا کرتی تھی ـــــ صاعقہ اور روبینہ سے ملنے کے لئے دل کس قدر بے تاب رہا کرتا تھا۔ ماموں زبیر اور نانی اماں کی گود میں سمٹ جانے کے لئے کتنے خواب دیکھے جاتے تھے۔ لال قلعہ، جامع مسجد اور جنتر منتر دیکھنے کی کیسی کیسی آرزوئیں دل میں مچلا کرتی تھیں لیکن ممّی پاپا کی موت کے بعد جب ہم کانپور کی گلیوں سے ہمیشہ کے لئے نکل کر دہلی کے لئے روانہ ہو رہے تھے تو میرے، دل کی دنیا بالکل سونی تھی مجھے اس سال اپنے امتحان میں فرسٹ آنے کی بھی کوئی خوشی نہیں ـــــ تھی۔ صاعقہ، روبینہ زریں اور گڑیا کے گھر جاتے ہوئے بھی میری روح اداس تھی اور دل ـــــ دل تو تمناؤں اور آرزوؤں کا قبرستان بن چکا تھا ـــــ جہاں صرف وحشت خیز سناٹے کے سوا اب کچھ باقی نہیں تھا ـــــ ہر طرف غم کی دھول اڑتی دکھائی دیتی تھی۔ یہ دنیا بھی کیا چیز ہے ـــــ یہاں کسی بھی چیز کو دوام نہیں اور خوشیوں کی عمر تو بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

ناسپاسی ہوگی اگر میں یہ نہ بتاؤں کہ ممّی پاپا کی موت کے بعد میرے خالو مرحوم اور خالہ نجمہ نے کبھی میری دل شکنی نہیں کی۔ انہوں نے اپنی اولاد کی ناجائز تمنائیں پوری نہیں کیں۔ بلکہ بعض تمناؤں پر بھی دھیان نہیں دیا لیکن میری تو جائز اور ناجائز تمنائیں وہ پوری کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہا کرتے تھے۔ میں نے جو کچھ بھی زبان سے نکال دیا بس وہ پورا ہو گیا۔ انہوں نے بے شک مجھے اولاد سے زیادہ چاہا ـــــ اور خدا کی قسم انہوں نے ممّی اور پاپا کی طرح مجھے ہمیشہ والدین کا پیار عطا کیا لیکن نہ جانے کیوں آج تک نہ میں اپنے پاپا کو بھول سکی نہ میں اپنی ممّی کو فراموش کر سکی ـــــ جب بھی ۲۹ مئی آتی ہے میرے دل و دماغ پر قیامت سی گزر جاتی ہے اور ممّی اور پاپا کی لاشیں کفن میں لپٹی ہوئی میری نظروں کے سامنے گھومنے لگتی ہیں اور میرا دل سینے سے باہر نکلنے کے لئے اچھلنے لگتا ہے اور سینے میں ایک ہائے ہائے سی مچ جاتی ہے اور میں ایک بار پھر مر جاتی ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

انسان اور

قسط نمبر: ۱۱۸

یوناف نے بھی عزازیل ہی کے ہولناک انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ''اے عزازیل جب تک میرے رب کی مشیت میرے حق میں ہے جب تک میرے رب کی رضامندی میرے شامل حال ہے، میں اپنے رب کے نام کا نعرہ بلند کرکے تیرے سامنے ایک کڑی چٹان ثابت ہوتا رہوں گا اور تو جب بھی مجھ پر حملہ آور ہوا میں اپنے رب کا نام لے کر تیرے سامنے آگ کا شعلہ، تیری قسمت کی زنجیر، پیاس کا صحرا اور تیرے خلاف نفرتوں کا ارادہ بن کر کھڑا ہوتا رہوں گا، اے عزازیل! اب میں تیری ساری شعلہ فشانی اور تیری ساری برق سامانی کو خوب سمجھ چکا ہوں، اب تو میں تیرے ہر وار، تیرے ہر گناہ اور تیری ہر بدی کے خلاف طاقت اور جبروت کی چٹان اور نفرتوں کی آگ بن کر کھڑا ہوتا رہوں گا، اے عزازیل! اے کائنات کے اندر مردود کی حیثیت سے بسر کرنے والے میں تکبیر کے تند طمانچوں سے تیرے گریبان کو چاک اور تیرے پیراہن کو دریدہ کرتا رہوں گا، اے بددین و بدکردار! تو نے عارب، بیوسا اور نبیطہ کے ساتھ بھی مجھ پر حملہ کرکے دیکھ لیا، پر اے عزازیل تیری قسمت تیرے مقدرات میں کہیں اور نامرادی ہی لکھی ہوئی ہے، اے عزازیل! میرے دست طلب، میرے حروفِ دوا، میرے نصیب، اور میرے فیصلوں کی عبارتیں میرے رب کے ہاتھ میں ہیں، اب میں جب چاہوں گا، اپنے رب کا نام لے کر تجھ پر طوفانی زقند لگایا کروں گا۔

''اے عزازیل کچھ بول تیری زبان پتھر کی کیوں ہوگئی ہے، تو وحشیت کے پت جھڑ کی طرح خاموش اور دیمک آلود در و بام کی طرح چپ کیوں ہے؟ کیا تیری سماعت پر پہرے لگ گئے ہیں؟ بول عزازیل! ابھی تو تجھے جالوت کی بے بسی کا تماشا بھی دیکھنا ہے، جس کی خاطر میں یمن سے یہاں پہنچا ہوں اور جس کی حمایت میں تم سب یہاں جمع ہوئے ہو۔''

یوناف جب خاموش ہوگیا تو فضاؤں میں عزازیل کی آواز بے عکس ہیولوں کی طرح بلند ہوئی۔ ''اے یوناف!...... عنقریب وہ وقت آئے گا جب تیری صداقت کی امانت، سوچوں کے بوجھ اور اظہار کی طغیانی پر اوہام کے زنگار، طیش کے انگاروں اور وحشت کے پت جھڑ کی ضرب لگاؤں گا، اس روز تو میرے سامنے گونگا و بہرہ ہو کر رہ جائے گا۔''

عزازیل کی اس گفتگو کے دوران سیاہ رنگ کا وہ ہولناک چیتا یوناف کے پہلو میں کھڑا رہا اور اپنی دُم اس نے یوناف کی پنڈلی کے ساتھ لپیٹ رکھی تھی، پھر اس چیتے نے اچانک ایک انگڑائی لی اور اس کے ساتھ ہی اپنی ہیئت بدل کر وہ ارسیہ کی صورت میں نمودار ہوا اور پھر ارسیہ اس چٹان پر یوناف کے پہلو سے پہلو ملا کر کھڑی ہوگئی، عزازیل جب خاموش ہوا تب یوناف نے اس چٹان پر کھڑے ہی کھڑے ہولناک قہقہہ لگایا، جس کی گونج اطراف میں سنائی دی اور فتح کے جذبوں سے بھرپور قہقہہ عزازیل، عارب، بیوسا اور نبیطہ کی رگوں میں زہر گھول گیا تھا، پھر اس قہقہے کے بعد یوناف کی بھی آواز گونجی۔ ''اے عزازیل! ایسی گفتگو کر کے تو اپنے نفس امارہ اور اپنے ساتھیوں کی تسلی کا باعث تو بن سکتا ہے پر مجھ پر کسی طرح کا خوف اور خدشہ طاری نہیں کرسکتا۔ میں ہر جگہ، ہر مقام پر تیری گمراہ بوڑھی سوچوں سے اپنے جوان اور خیر سے بھرپور جذبوں کو ٹکراتا رہوں گا، میرے غیر فانی جذبے ہمیشہ تیری سفلی خواہشات کے تعاقب میں رہیں گے۔'' عزازیل نے یوناف کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے غائب ہوگیا۔

ابلیکا نے عزازیل کے جانے کے بعد یوناف کی گردن پر تیز لمس دیا، پھر اس نے شہد و شیریں لہجے اور مسکراتے کھلکھلاتے انداز میں پوچھا۔ ''یوناف! یوناف! دیکھا تم نے عزازیل کو میں نے کیسے مار بھگایا، میں نے اس کی ساری حلیت کو محدود کر کے رکھ دیا اور کس طرح وہ بے بس

ولا چار کی طرح اِدھر اُدھر ہٹ کر اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا، تم نے بھی عاربب پر خوب ہڈیوں میں خوف بھر دینے والی ضربیں لگائیں اور اس ٹکراؤ میں تو ارسیہ نے بھی کمال کر دیا ہے، اس نے اپنی ہیئت بدل کر بوسا اور نبیطہ کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور وہ بڑی مشکل کے ساتھ ارسیہ سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو رہی تھیں" ابلیکا ذرا رکی، پھر دوبارہ اس کی آواز یوناف کے کانوں میں رس گھولنے لگی تھی۔ "یوناف! یوناف! عزازیل اور اس کے ساتھیوں نے یہاں ان چٹانوں پر ہمارے سامنے زندگی کے اندھیروں کے اندر روشنی کے ستون ثابت ہونے کی سازش کی تھی، پر ہم نے ان کی منزلوں کو رواں اور ان کے پاؤں کو جامد کر دیا اور اب وہ اپنی ناکامی پر دانت کچکچاتے ہوئے یہاں سے چلے گئے ہیں، ان چٹانوں کے اوپر ہم تینوں نے انہیں کیا خوب، بست وکشاد کے عمل سے گزارا ہے۔"

ابلیکا ذرا رکی، پھر دوبارہ یوناف کو مخاطب کر کے اس نے پوچھا۔

"یوناف! یوناف! میرے حبیب اب تمہارا اگلا قدم کیا ہوگا؟"

"اب میں یہاں سے بنی اسرائیل کے لشکر میں شامل ہوں گا اور اپنے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق میں فلستیوں کے پہلوان جالوت سے مقابلہ کروں گا اور اسے زیر کروں گا، جالوت کو اپنے سامنے مغلوب کرنے کے دو بڑے فائدے ہیں، اول یہ کہ ہم خیر کا ساتھ دے کر بنی اسرائیل کے لشکری حوصلہ افزائی کا باعث بنیں گے، دوم یہ کہ عزازیل کی شہ پر فلستی بنی اسرائیل پر حملہ آور ہوئے ہیں، لہٰذا اگر ہم جالوت کو زیر کرتے ہیں تو جالوت کے ساتھ ساتھ یہ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی بھی شکست ہوگی اس طرح ایک روز میں عزازیل دوبار ہمارے ہاتھوں شکست خوردہ ہو جائے گا۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف نے حسین ارسیہ کا ریشمی اور نرم و نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا "ارسیہ! ارسیہ! آؤ اب بنی اسرائیل کے لشکر کی طرف کوچ کریں۔" اس کے ساتھ ہی یوناف اور ارسیہ اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے وادی ایلہ کی اس چٹان سے غائب ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆

بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل نے اپنا جنگی لباس داؤد علیہ السلام کو پہنایا، تا کہ وہ جالوت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں اتریں، تب خیمے کے اندر چند قدم چلنے کے بعد داؤد نے ساؤ کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے بادشاہ! میں اس جنگی لباس کو پہن کر ٹھیک طرح سے چل نہیں سکتا اور اس لباس میں اپنے آپ کو تنگ اور کھنچا کھنچا سا محسوس کرتا ہوں، میں اس جنگی لباس کے بغیر ہی اتروں گا اور میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس لباس کے بغیر ہی میں فلستی پہلوان جالوت کو آپ کے زیر کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"

داؤد علیہ السلام کی اس گفتگو سے ساؤل پریشان ہو گیا، اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس موقع پر وہ کیا کرے، پھر دیکھتے ہی دیکھتے داؤد نے اس کا جنگی لباس اتار کر دوبارہ اپنا چرواہوں کا سا لباس پہن لیا، پھر انہوں نے اپنی لاٹھی سنبھال لی اور چرواہوں والا تھیلا اپنے گلے میں لٹکا لیا اور اس تھیلے سے اپنا گوپھن نکال کر انہوں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا، ساتھ ہی انہوں نے ساؤل کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے بادشاہ! میں اب جالوت کے مقابلے پر جاتا ہوں۔"

ساؤل نے جواب میں تو کچھ نہ کہا۔ تاہم وہ اپنے بیٹے یونتن، چچازاد بھائی امیز اور داؤد علیہ السلام کے ساتھ اپنے خیمے سے نکلا تب ان سے رخصت ہو کر داؤد، جالوت سے مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں اترے، عین اسی وقت بنی اسرائیل کے لشکر میں اگلی صفوں کی ایک چٹان کے قریب یوناف اور ارسیہ نمودار ہوئے، اسی لمحے ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور خوشیاں برساتی آواز میں اس نے کہا۔ "یوناف! یوناف جس کام کو کرنے تم یمن سے آئے تجھے خداوند قدوس وہ اپنے نبی داؤد سے لے رہے ہیں۔ تم دیکھتے ہو وہ جو نوجوان بنی اسرائیل کے لشکر سے نکل کر میدان میں للکارنے والے پہلوان کی طرف جا رہے ہیں وہی اللہ کے نبی داؤد ہیں اور ان کے سامنے جو اسرائیلیوں کو للکار رہا ہے وہ فلستیوں کا پہلوان جالوت ہے۔ واہ یہ مقابلہ بھی خوب رہے گا، ایک طرف فلستی پہلوان اور دوسری طرف ایک نبی ہیں۔"

اس موقع پر یوناف ارسیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلکے سے دباتے ہوئے بولا۔ "ارسیہ! ارسیہ! ادھر دیکھو فلستی پہلوان کے مقابلے میں اللہ کے نبی داؤد میدان میں اتر رہے ہیں، یہ مقابلہ یقیناً قابل دید ہوگا، جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فلستیوں کا پہلوان پوری طرح اپنے جنگی لباس میں ہے جب کہ داؤد چرواہوں کے لباس میں اپنی لاٹھی لئے اور گلے میں اپنا تھیلا ڈالے اس کی طرف بڑھ رہے ہیں۔" پھر یوناف

خاموش ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اور ارسیہ دونوں بڑے غور اور انہماک سے داؤد کو فلستیوں کے پہلوان جالوت کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

جالوت کی طرف بڑھتے ہوئے داؤد نے اپنے چکنے چکنے پتھر اُٹھا کر اپنے چرواہوں والے تھیلے میں ڈال لئے تھے، پھر ایک بار انہوں نے بڑے عاجزانہ انداز میں آسمان کی طرف دیکھا اور انتہائی رقت آمیز آواز میں اپنے رب کے حضور دعا مانگنے لگے۔

''اے خداوند! اے آدم کو بن باپ کے پیدا کرنے والے یہ بتوں کی پوجا کرنے والے فلستی، شب کے سوداگر اور بے شرف و بے توقیر لوگ، اُجالوں کا لہو کرنے والے، حق کی رگوں کے اندر باطل کا زہر گھولنے والے، سیل وقت اور لمحوں کے طوفان کی طرح قرطاس وقت پہ بنی اسرائیل کے لئے غلامی زیست کی بدترین دُھند پھیلانا چاہتے ہیں، اے خداوند! اے دلوں کے نہاں خانوں اور شعور ولاشعور کے اسرار سے آگاہی رکھنے والے! بنی اسرائیل کو فلستیوں کے فنا کے آنچل، گرداب یورش، اضطراب وکرب اور محکومیت کی قید سے بچا۔ اے سارے جہانوں کے کے رب! مجھے توفیق دے کہ میں فلستیوں کے اس سیل سحر، مقاصد کی حیوانیت، اوہام کے بھنور اور سفلی خواہشات سے بنی اسرائیل کو بچا کر انہیں فلستیوں کی قید محکومیت سے بچاؤں۔ اے کائنات کو پیدا کرنے والے مجھے اس قابل بنا کہ اس میدان کے اندر میں فلستیوں کے لئے محرومیوں کی داستانیں رقم کروں۔''

یہاں تک کہنے کے بعد داؤد خاموش ہو گئے، پھر وہ ایک نیا عزم لئے دریا کی موجوں کی طرح آگے بڑھے، جب وہ جالوت کے قریب گئے تو جالوت نے انہیں غور سے دیکھنے کے بعد کہا۔ ''اے میرے مقابلے پر اترنے والے! کیا میں کتا ہوں جو تو یوں غیر مسلح ہو کر اور ہاتھ میں لاٹھی لئے بے دھڑک، میری طرف بڑھتا چلا آرہا ہے، اب جب کہ بنی اسرائیل نے تجھے میرے مقابلے پر بھیج ہی دیا ہے تو میرے قریب آ تا کہ میں تیرا کام تمام کردوں اور ان ویرانوں کے اندر میں تیرا جسم پرندوں اور درندوں کی خوراک بننے کو چھوڑ دوں، اب جب کہ تو اس میدان میں اتر ہی آیا ہے، تو اپنے دل میں یہ بات پختہ کر کے رکھ کہ موت کے اس میدان سے تو واپس نہ جا سکے گا اور آج کا دن تیرے لئے منحوس اور زندگی کا آخری دن ہوگا۔''

جالوت جب خاموش ہوا تب داؤد نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''اے ملعون انسان! تو اپنے آپ کو تلوار ڈھال، اور زرہ اور خود سے مسلح کر کے میرے سامنے آیا لیکن دیکھ میں بھی غیر مسلح نہیں ہوں، میں اپنے آپ کو اپنے رب کے نام سے مسلح کر کے اس رزم گاہ میں اترا ہوں، اے جالوت! تو نے خداوند اور اس پر ایمان رکھنے والوں کی فضیحت کی ہے۔ سن! میرا خدا تجھے میرے سامنے زیر کرے گا اور میں تیرا سر تیرے دھڑ سے اُتار کر رکھ دوں گا، دیکھ آج کا دن اس رزم گاہ میں فلستیوں کی ان گنت لاشیں پرندوں اور جنگلی جانوروں کی خوراک بننے والی ہیں اور زندہ لوگ اور آنے والی نسلیں جان لیں گی کہ خداوند پر ایمان لانے والوں کی مدد ومعاونت کے لئے خداوند تعالیٰ موجود ہے، اے جالوت! یہ تیری تلوار، یہ تیرا بھالا کسی کام نہ آئے گا۔ اے جالوت سن! اس میدان کے اندر تیری موت کا رقص شروع ہونے والا ہے۔''

داؤد جیسے نوجوان سے ایسی گفتگو سن کر فلستیوں کا پہلوان جالوت تاؤ کھا گیا، اس نے کوئی جواب دینے کے بجائے آگے بڑھنا شروع کیا، تا کہ داؤد پر حملہ آور ہو کر ان کا خاتمہ کردے۔ داؤد نے جب دیکھا کہ جالوت ان پر حملہ آور ہونے کے لئے آگے بڑھ رہا ہے تو انہوں نے اپنے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے ایک پتھر نکالا، پھر اسی پتھر کو گوپھن میں رکھا اور جالوت کا نشانہ لے کر چلا دیا، وہ پتھر بڑے زور کے ساتھ جالوت کی پیشانی پر لگا اور جالوت منہ کے بل اس پتھریلی زمین پر گر گیا تھا، جالوت کے زمین پر گرتے ہی داؤد بھاگ کر آگے بڑھے، اپنا عصا انہوں نے ایک طرف رکھ دیا، لپک کر انہوں نے جالوت سے اس کی تلوار لے لی اور جالوت ہی کی تلوار سے انہوں نے اس کی گردن کاٹ کر رکھ دی، اس طرح فلستیوں کا وہ سرکش اور طاقت ور پہلوان جو گزشتہ کئی دنوں سے میدان میں اترتا اور بنی اسرائیل کو مقابلے کے لئے للکار کر ان کی رسوائی کا باعث بنتا تھا، داؤد کے ہاتھوں مارا گیا۔

جالوت کی موت کو فلستیوں نے اپنے لئے ناموافق اور منحوس جانا، لہٰذا وہ لڑے بغیر ہی جنگ کے میدان سے بھاگنے لگے، بنی اسرائیل نے جب دیکھا کہ فلستی رزم گاہ سے بھاگ کر اپنی جانیں بچانے کی فکر میں

ہیں تو انہوں نے پوری قوت سے فلستیوں کا تعاقب کیا اور یہ تعاقب ایسا خوفناک اور خونریز تھا کہ بنی اسرائیل فلستیوں کو عقردن کے پھاٹکوں اور شعریم تک روندتے اور گھیرتے چلے گئے تھے، خونریزی سے بھرپور اس تعاقب میں فلستیوں کا صفایا کرنے کے بعد بنی اسرائیل کا لشکر بھی رزم گاہ واپس آیا اور فلستیوں کے پڑاؤ اور خیمہ گاہ پر قبضہ کرلیا گیا۔

لشکر گاہ میں واپس آنے کے بعد ساؤل نے داؤد کو بلایا، جب داؤد ساؤل کے خیمے میں داخل ہوئے تو ساؤل ان کی پیشوائی کو اُٹھا اور آگے بڑھ کر استقبال کیا، پھر ساؤل نے داؤد کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور انہیں مخاطب کرکے کہا۔ ''اے بیت لحم کے فرزند! اے لیسی کے بیٹے! تو نے ناممکن کو ممکن بنا دیا ہے، تو جب میدان میں اُترا تو میں نے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں، کیونکہ مجھے یقین ہوگیا تھا کہ فلستیوں کا پہلوان جالوت تیرا خاتمہ کردے گا لیکن اے لیسی کے بیٹے! تیری ہمت لاجواب اور تیری جرأت مندی بے مثل ہے، تم اکیلے نے فلستیوں کی سفلی خواہشات اور تمناؤں کے سراب پر قابو پاکر ان کے لئے دکھ اور غم کے پاتال کھول کر رکھ دیئے، تو نے سناٹوں کی گونج اور صبر کی چٹان بن کر فلستیوں کے جسم وجان کو زخمی کرکے اجل کے سیاہ خانوں میں اُتار دیا ہے، آہ جس وقت تو جالوت کی طرف پیش قدمی کررہا تھا تو تیرے ہر نفس میں طوفان، تیرے ہر قدم میں زلزلہ اور تیرے ہر ارادے میں آگے کے شعلے تھے۔

''اے لیسی کے بیٹے! کیا خوب تو نے فلستیوں کے فاسد تمدن کے سیلاب کو ریت پر لکھی تحریروں کی طرح ختم کرکے رکھ دیا، وہ ملعون ومذموم جالوت خوفناک اندھی قوت اور جنگلی سانڈ کی طرح تیری طرف بڑھا تھا، پر تو نے فطرت کے اس باغی کو دھنکتی ہوئی اون کی طرح اڑا کر رکھ دیا، وہ تو کیا خوب وحشت کی پت جھڑ بن کر اس پر نازل ہوگیا، اے لیسی کے بیٹے تیری اس ہمت، تیری جواں مردی کو میں عبث اور رائیگاں نہ جانے دوں گا، میں آج سے تمہیں اپنے لشکر کا سالار مقرر کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ آئندہ اگر کسی قوم نے بنی اسرائیل کے خلاف سر اُٹھانے کی کوشش کی تو تو ان کے لئے بھی ایسے ہی انجام کا باعث بن جائے گا، جیسا انجام تو نے اس رزم گاہ میں فلستیوں کا کیا ہے، تیرے باعث بنی اسرائیل اس قابل ہوئے ہیں کہ وہ فلستیوں کا تعاقب کرکے انہیں عقردن کے پھاٹکوں، شعریم تک روندتے اور رگیدتے ہوئے چلے جائیں۔

''لیسی کے بیٹے! سن! جس وقت اس وادی ایلہ کے اندر دونوں لشکر ایک دوسرے کے آمنے سامنے پڑاؤ کئے ہوئے تھے اور جالوت میدان جنگ کے وسط میں آکر بنی اسرائیل کو مقابلے کے لئے للکارا کرتا تھا تو میں نے اس وقت اپنے لشکر کے اندر یہ منادی کرائی تھی کہ جو اسرائیلی جوان میدان میں اُتر کر جالوت کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کرے گا، میں اس سے اپنی بیٹی بیاہ دوں گا، اے داؤد! میری دو بیٹیاں ہیں، بڑی کا نام میرب اور چھوٹی کا نام میکل ہے، اپنی بڑی بیٹی میرب کو تو میں نے ایک جوان محولاتی عداری کے ساتھ منسوب کررکھا ہے اور عنقریب ان دونوں کی شادی ہوجائے گی، دیکھ میری چھوٹی بیٹی میکل حسن وخوبصورتی، اخلاق وکردار اور عمدہ سیرت وصورت میں اپنا ثانی نہیں رکھتی، سو میں اپنی اس چھوٹی بیٹی میکل کو تم سے بیاہ دوں گا، دیکھ اب تک میں ہی بولتا رہا ہوں، اب تو بھی کچھ بول۔''

داؤد نے ایک بار بڑے غور سے ساؤل کی طرف دیکھا، پھر کہا۔'' مجھ پر میرے خداوند کا بڑا کرم ہے کہ آپ نے مجھے اپنے لشکر کا سالار بنانے کے علاوہ اپنی بیٹی میکل مجھ سے بیاہنے کا عزم کیا ہے۔

''اے بادشاہ! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ لشکر کے نگراں کی حیثیت سے میں بنی اسرائیل کا خوب دفاع کروں گا، میکل کو خوش رکھنے کی کوشش کروں گا اور ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔''

ساؤل نے آگے بڑھ کر داؤد کو گلے لگایا اور بولا۔ ''اے لیسی کے بیٹے! قسم خداوند کی مجھے تم سے ایسی ہی جواب کی توقع اور امید تھی۔''

جب ساؤل خاموش ہوا تو اس کا بیٹا یونتن آگے بڑھا، پہلے داؤد کو گلے لگایا، پھر کہنے لگا۔ ''اے داؤد! آج سے آپ میرے بھائی ہیں، جس طرح میں اپنے نفس کا خیال رکھتا ہوں، ایسے میں آپ کا بھی خیال رکھوں گا اور جس طرح میں اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوں اس طرح آپ کی حفاظت کیا کروں گا، قوموں کے اس ہجوم کے اندر آپ نے بنی اسرائیل کا قد بلند اور عظمت کو دوبالا کرکے رکھ دیا ہے۔ بنی اسرائیل کی حفاظت اور دفاع میں آپ کا آج کا کردار آنے والی نسلوں کے اندر بے کراں وقت تک زندہ وتروتازہ رہے گا۔''

اور پھر ایسا ہوا کہ ساؤل کے بیٹے یونتن نے اپنی قبا، اپنی پوشاک، اپنی تلوار، اپنی کمان اور کمربند داؤد کے حوالے کردیا اور کہا۔'' آپ ہی ان چیزوں کے قابل ہیں، آج سے آپ ریوڑ نہیں چرائیں گے بلکہ جلجال شہر

میں شاہی محل کے اندر رہا کریں گے اور پھر میری عزیز بہن میکل سے شادی ہو جانے کے بعد آپ کی عزت و تکریم میں اور اضافہ ہو جائے گا۔“

یونتن جب خاموش ہوا تو ساؤل نے اپنے چچا زاد بھائی ابلیز سے کہا کہ لشکر کو کوچ کا حکم دیں، یونتن اور ابلیز نے باہر نکل کر کوچ کی منادی کرادی اور تھوڑی دیر بعد بنی اسرائیل کا لشکر اپنے بادشاہ ساؤل کی سرکردگی میں وادی ایلہ کی رزم گاہ سے واپس جانے کے لئے کوچ کر رہا تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ اپنے مرکزی شہر جلبعال کی طرف جانے کے لئے ساؤل ارض فلسطین کے جس جس قصبے اور شہر سے بھی گزرا وہاں کے مرد، عورتوں، بچوں، بوڑھوں نے گھروں سے نکل کر اس کا اور اس کے لشکریوں کا خوب استقبال کیا، ایسا لگتا تھا کہ ارض فلسطین کے سب لوگوں کو فلستیوں کے مقابلے پر بنی اسرائیل کی فتح و کامرانی کی خبریں مل گئی تھیں، جس وقت ساؤل اپنے لشکر کے ساتھ ایک شہر سے گزر رہا تھا اس وقت شہر کی عورتیں دفیں اور دوسرے ساز بجاتی ہوئی نکلیں اور لشکر کے استقبال کے لئے ان میں سے بہت سی عورتیں ناچ اور گارہی تھیں، کچھ عورتوں کا گیت اس موقع پر بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کے کانوں میں پڑا وہ گارہی تھیں۔ ”ساؤل نے ہزاروں کو پر داؤڈ نے تو لاکھوں کو مار کر رکھ دیا۔“

اس موقع پر ساؤل نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا داؤڈ کے لئے تو لاکھوں اور میرے لئے فقط ہزاروں ہی ٹھہرائے گئے، پس ان عورتوں کے وہ بول ساؤل کے ذہن میں بیٹھ گئے، جہاں وہ داؤڈ سے جاں نثاری کے ساتھ شفقت کرنے لگا وہاں اب ان الفاظ سے اس کے دل میں ایک گانٹھ اور گرہ پڑ گئی، داؤڈ کے سلسلے میں وہ بداعتمادی اور بدگمانی میں مبتلا ہو گیا، لیکن ساؤل نے اپنی اس بدگمانی کو دبا کر رکھا اور اس کا بیٹا یونتن چونکہ داؤڈ سے بے پناہ محبت کرنے لگا تھا، لہٰذا داؤڈ کو ساؤل نے نہ صرف یہ کہ اپنے محل میں رکھا بلکہ اپنی بیٹی میکل کی شادی بھی ان سے کردی۔

دن گزرتے رہے، ساؤل کے دل میں داؤڈ کے سلسلے میں جو گرہ اور بدگمانی سی ہو گئی تھی وہ دبی دبی رہی، پھر ایسا ہوا کہ فلستیوں نے اپنی شکست کا بدلہ لینے کی خاطر بنی اسرائیل پر چڑھائی کردی، ساؤل کے کہنے پر داؤڈ نے بنی اسرائیل کے لشکر کے ساتھ فلستیوں سے جنگ کی اور انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کے بعد میدان جنگ سے مار بھگایا،

فلستیوں کی اس دوسری شکست سے داؤڈ بنی اسرائیل کے اندر بے حد ہر دلعزیز ہونے لگے اور لوگ ہر وقت ان کی تعریف کرنے لگے تھے کہ ان کی وجہ سے دوبار فلستیوں کو اسرائیلیوں کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا، داؤڈ کے لئے بنی اسرائیل کی تعریف ساؤل کو انتہائی ناگوار گزری، لہٰذا اس نے داؤڈ کو اپنے رستے سے ہٹانے کا فیصلہ کرلیا، اپنے اس ارادے کی تکمیل کے لئے ایک روز ساؤل نے اپنے بیٹے یونتن اور اپنے کچھ خادموں کو طلب کیا اور انہیں مخاطب کر کے کہا۔ ”تم لوگ دیکھتے ہو کہ بنی اسرائیل کے اندر میری نسبت لیسی کا بیٹا زیادہ ہر دلعزیز اور نامور ہو گیا اور اگر اس کی شہرت میں اضافے کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو بہت جلد وہ دن آجائے گا جب بنی اسرائیل مجھے اپنی حکمرانی سے معزول و محروم کر کے داؤڈ کو اپنا بادشاہ بنالیں گے اور وہ دن میرے اور تم سب کے لئے نحوست و بربادی کا دن ہوگا، لیکن میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس بربادی کے آنے سے قبل ہی میں داؤڈ کا کام تمام کر کے رکھ دوں گا اور اے یونتن! میرے بیٹے! دیکھ میں یہ کام تیرے ذمے لگاتا ہوں، تو محل سے باہر جو کھلا اور وسیع میدان ہے وہاں داؤڈ کو کسی بہانہ بلا اور وہاں اسے قتل کر کے وہیں اسے دفن بھی کر دیا جائے گا، اس کی رہائش گاہ پر حملہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے گھر میری بیٹی ہے اور اگر میری بیٹی کو خبر ہو گئی کہ میں اس کے شوہر کے قتل کے درپے ہوں تو وہ داؤڈ کی خاطر مجھ سے نفرت کرنے لگے گی کیونکہ وہ داؤڈ کو پسند کرتی ہے اور میں نہیں چاہتا میری بیٹی مجھ سے نفرت کرنے لگے۔

”سنو اے یونتن! تو ابھی اور اسی وقت داؤڈ کے پاس جا، تھوڑی دیر تک اسکے پاس بیٹھ کر اس سے شیریں گفتگو کر اور پھر اسے کسی بہانے محل سے بیرونی میدان میں لے آنا، تھوڑی دیر بعد ان خدام کے ساتھ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا اور جب داؤڈ تیرے ساتھ اس میدان میں داخل ہوگا تو یہ خدام اسے قتل کردیں گے اور اے یونتن تو جانتا ہے کہ اس میدان میں بہت سے گڑھے ہیں، بس ان گڑھوں میں سے کسی ایک میں داؤڈ کو قتل کرنے کے بعد دفن کردیں گے، بس یہی ایک طریقہ ہے جسے کام میں لاکر ہم داؤڈ سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں، ورنہ یاد رکھو آنیوالے دنوں میں بنی اسرائیل کے اندر داؤڈ ایسی شہرت اور ناموری اختیار کرلے گا کہ تم لوگوں کو اس محل اور اس کے سارے تعیشات سے محروم ہونا پڑے گا۔ اے یونتن! تو ابھی اُٹھ داؤڈ کی طرف جا اور اپنے کام کی ابتدا کر۔ یونتن نے جواب میں کچھ بھی نہ کہا اور اٹھ کر باہر نکل گیا۔

یوناف اور ارسیہ نے جلجال کی ایک سرائے میں قیام کر رکھا تھا، جس روز صبح ہی صبح ساؤل اپنے محل میں اپنے بیٹے یونتن اور اپنے خدام کے ساتھ داؤد کے قتل کی گفتگو کر رہا تھا اسی صبح یوناف اور ارسیہ صبح کا کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور فکرمند سی آواز میں اس نے کہا۔ ''یوناف! یوناف! میرے حبیب! دیکھ اس جلجال شہر میں بدی کے گماشتے نیکی کے عناصر پر غالب آنے کی کوشش کرنے لگے ہیں، دیکھو داؤد کی شہرت سے بنی اسرائیل کا بادشاہ حسد کرنے لگا ہے اور وہ اپنے بیٹے یونتن اور اپنے خدام کے ساتھ داؤد کے قتل کا منصوبہ بنا رہا ہے، ایسے موقع پر ہمیں ضرور حرکت میں آنا چاہئے اور ساؤل کے مقابلے میں اللہ کے نبی داؤد کا ساتھ دینا چاہئے''

یوناف نے کچھ سوچا پھر اس نے ابلیکا کو مخاطب کرکے کہا۔ ''ابلیکا! ابلیکا! میں ایک کمتر انسان! داؤد کی کیا مدد کر سکتا ہوں، تم جانو! وہ اللہ کے نبی ہیں اور خداوند اپنے نبیوں، اپنے رسول اور اپنے پیغمبروں کی حفاظت و نگہبانی آپ کرتا ہے، ساؤل لاکھ کوشش کرے، داؤد کو اپنے سامنے زیر کرنے کی مگر وہ ایسا کرنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا، اے ابلیکا! تم تو صدیوں سے میرے ساتھ ہو، تم نے دیکھا نہیں دجلہ و فرات کے دوآبہ میں خداوند نے نوحؑ کی قوم کو غرق آب کیا، پر اپنے نبی اور صاحب ایمان لوگوں کو محفوظ رکھا، قوم عاد پر عذاب طاری ہوا، پر ہودؑ محفوظ رہے، ثمود کو تباہ و برباد کیا، صالحؑ امان میں رہے، ابراہیمؑ کو آگ سے نجات دی، سدوم و عمورہ کی سرزمین کا نیچے کا حصہ اوپر اور اوپر کا حصہ نیچے کرکے رکھ دیا، پر خداوند نے لوطؑ کو وہاں سے نکال لیا، فرعون جیسے سرکش اور باغی کو بحر میں غرق کرکے موسیٰ و ہارونؑ اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات اور امان دی، یہاں بھی اے ابلیکا! بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل ختم ہو جائے گا پر اللہ کے نبی حکم خداوندی کے مطابق اپنا کام جاری رکھیں گے۔

☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

شہر میں کتوں پر تیزاب ڈال کر زخمی کرنے والا گروہ سرگرم

میرٹھ: شہر کے لاوارث کتوں کو کچھ نامعلوم افراد تیزاب ڈال کر زخمی کررہے ہیں۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے یہ بے زبان جانور تکلیف کے سبب جا بجا کراہتے ہوئے پھرتے ہیں لیکن کوئی بھی انسان یا تنظیم ان کا پرسان حال نہیں ہے۔ گزشتہ روز اس سلسلے میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مقررین نے اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس کام کو انجام دینے والے افراد سے ان بے زبان جانوروں پر رحم کرنے کی اپیل کی۔ اپنی تقاریر کے دوران مقررین نے کہا کہ یوں تو جتنے بھی مذاہب ہیں سبھی انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں پر بھی رحم کرنے کا درس دیتے ہیں اور کسی بھی جانور یا انسان پر ظلم وزیادتی کو قابل نفرت قرار دیتے ہیں لیکن مذہب اسلام نے خصوصیت کے ساتھ تمام مخلوقات پر رحم کرنے، ان کے ساتھ ہمدردی، غم گساری، محبت کا سلوک کرنے کو سب عبادتوں سے افضل کہا ہے۔ اس کے برخلاف ظلم وجبر کرنے کو گناہ عظیم قرار دیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ فاحشہ خاتون کو اس لئے معافی مل گئی اور وہ جنت کی مستحق ہوگئی کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلا دیا تھا، جبکہ ایک دیگر عبادت گزار خاتون اس لئے خالق کائنات کی نظر میں ذلیل ہوکر جہنم کی مستحق ہوگئی کہ اس نے ایک بلی کو بھوکا پیاسا باندھ کر رکھا، جس کے سبب بلی ہلاک ہوگئی۔ اسی طرح ایک شخص اپنے جانور سے اس کی وسعت سے زیادہ کام لیتا تھا اور کھانے کے لئے کم دیتا تھا، یہ دیکھ کر پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ ان بے زبان جانوروں پر رحم کرو، اور ان پر ظلم نہ کرو، کیوں کہ اگر تم زمین والوں پر رحم کروگے تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ مقررین نے مزید کہا کہ اس طرح کے بے شمار وقعات اور احکام ہیں جن میں سبھی جانداروں کے ساتھ خیر خواہی کا حکم دیا گیا ہے۔

مقررین نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ شہر کے مختلف علاقوں میں کچھ نامعلوم افراد ایسے ہیں جو لاوارث کتوں پر تیزاب ڈال کر انہیں بری طرح زخمی کررہے ہیں۔ یہ بے زبان جانور زخمی ہوکر کراہتے ہوئے ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ اگر خدا نے ان کو زبان دی ہوتی تو شاید یہ آج انتخابات کے وقت میدان میں کھڑے مختلف امیدواروں سے اپنی بات کہتے لیکن کیوں کہ نہ تو یہ ووٹ دے سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے دکھ کا اظہار کرسکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی لیڈران کے ساتھ ساتھ کوئی تنظیم یا این جی او وغیرہ بھی اس جانب توجہ نہیں دے رہی ہے۔ مقامی لوگ ان زخمی جانوروں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور ان کے لئے دوائیاں وخوراک کا بندوبست کررہے ہیں۔ زخمی کتوں کی اکثریت گولہ کنواں روڈ پر زیادہ دیکھنے کو مل رہی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے میدان انتخابات میں حصہ لے رہے سبھی امیدواروں کا گذر تقریباً روزانہ ہوتا ہے لیکن کوئی بھی سیاسی لیڈران کی جانب توجہ دینے کے لئے تیار نہیں ہے کیوں کہ امیدواروں کو ان سے ووٹ حاصل ہونے والے نہیں ہیں۔ اگر انسانوں کا کوئی گروہ اس تکلیف میں مبتلا ہوتا تو شاید یہ سیاسی لیڈران فوراً ان کے پاس پہنچتے کیوں کہ انہیں ان سے ووٹ حاصل ہوسکتے تھے۔ مزید یہ کہ انتظامیہ و پولیس بھی ان زخمی کتوں کی جانب کوئی دھیان نہیں دے رہی ہے اور نہ ہی یہ کام انجام دینے والے افراد کے خلاف تفتیش کرکے ان پر قابو پانے کی کوشش کررہی ہے۔ اب سے قبل تو کوئی عاشق اپنی معشوقہ کی بے وفائی کے سبب اس کے چہرہ پر تیزاب ڈالتا تھا لیکن اب نہ جانے ان کتوں کا کون عاشق پیدا ہوگیا ہے جو ان کے چہروں پر بھی تیزاب ڈال کر انہیں زخمی کررہا ہے۔

مقام نبوت و رسالت اس امر کا متقاضی ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ کمال ادب سے پیش آیا جائے اور مکمل توقیر و تعظیم کا معاملہ کیا جائے۔ یہ امت پر اس کے نبی محترم ﷺ ایک کا تاکیدی حق ہونے کے ساتھ واجبات دین میں سے بھی ہے۔ تعظیم و توقیر، علم و معرفت کے تابع ہوتی ہے، جس کو نبی رحمت ﷺ کی بابت جس قدر زیادہ معلومات و معرفت تامہ حاصل ہوگی وہ اسی قدر آپ سے سچی محبت اور آپ کے شایانِ شان آپ کی عزت کرے گا۔ سی بنا پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ زندگی بسر کی اور آپ کو قریب سے دیکھا، دنیا کے تمام انسانون کے مقابلہ میں سب سے زیادہ انہیں اپنے رسول سے محبت تھی اور انہوں نے شیفتگی، والہانہ عقیدت اور جاں نثاری کی جو مثالیں پیش کیں، بعد میں آنے والی امت ان کا عشر عشیر بھی پیش نہیں کر سکتی۔ نبی کریم ﷺ کی تعظیم قلبی، لسانی اور اعضاء و جوارح تینوں ذریعے سے ہونی چاہئے۔ قلبی تعظیم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے تئیں یہ عقیدہ دل میں راسخ ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور آخری رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقام کو اعلیٰ وارفع اور آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے اور تمام مخلوقات پر آپ کو فضیلت بخشی ہے۔ قلبی تعظیم کا یہ بھی لازمی تقاضہ ہے کہ آپ کی محبت بندۂ مومن کے دل میں اس کی اپنی جان اور اعلیٰ ترین رشتہ داران، والدین واولاد اور دیگر تمام انسانوں سے زیادہ ہو، چنانچہ جب بھی دو محبتوں کا ٹکراؤ ہو تو نبی اکرم ﷺ کی محبت غالب اور دوسری محبت مغلوب ہو جائے۔ لسانی تعظیم یہ ہے کہ آپ کے شایانِ شان تعریف و توصیف کے کلمات کہے جائیں، یعنی ان القاب و آداب سے آپ کو ملقب کیا جائے جن سے خود آپ نے اپنی ذات کو ملقب کیا ہے اور ان الفاظ سے آپ کی ثنا خوانی کی جائے جو رب العالمین نے آپ کی شان میں استعمال کئے ہیں۔ اس معاملہ میں مبالغہ آمیزی اور تقصیر و کوتاہی دونوں طریقوں سے پرہیز کیا جائے۔ لسانی تعظیم کے اندر آپ ﷺ پر صلاۃ و سلام پڑھنا بھی داخل ہے اور خطاب کرنے یا آپ کا نام لینے میں عمدہ اور منقول الفاظ مثلاً رسول اللہ، خاتم الانبیاء والمرسلین، امام الانبیاء، رحمۃ للعالمین وغیرہ کا استعمال کیا جائے اور اعضاء و جوارح کے ذریعہ ہونے والی تعظیم میں آپ کی خالص پیروی، ان چیزوں سے محبت جن سے نبی ﷺ کو محبت تھی اور ان چیزوں سے نفرت جن سے آپ ﷺ کو نفرت تھی، آپ کے دین کے اظہار و غلبہ کی کوشش، شریعت کی نصرت و حمایت شامل ہے۔ گویا تعظیم نبی کی اساس یہ ہے کہ آپ کی رسالت پر ایمان لایا جائے، آپ کی خبر کردہ باتوں کی تصدیق کی جائے، آپ کے اوامر کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب کو لازم جانا جائے، اللہ تعالیٰ کی بندگی اس طریقہ پر کی جائے جو طریقہ آپ ﷺ سے ثابت ہے اور آپ کی باتوں پر کسی دوسرے فرد بشر کی باتوں کو مقدم نہ کیا جائے چاہے وہ کتنا ہی بڑا اور بلند پایہ کیوں نہ ہو، اسی مذکورہ اساس اور بنیادی قاعدہ سے انحراف کے نتیجہ میں غلو یا تقصیر پیدا ہوتی ہے اور امت جادۂ تقسیم سے ہٹ کر ضلالت و گمراہی کی پگڈنڈیوں پر چلنے لگتی ہے۔

(بہ شکریہ دعوتِ خیر، بھوپال)

☆☆☆

TILISMATI DUNYA
(MONTHLY)
ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14
ABULMALI.DEOBAND-247554'U.P